عمران سیریز

دشمن جولیا

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

کافی دیر تک رہتا ہے تو سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس پر شک کیوں نہیں ہوتا۔ جبکہ کوئی بھی دوسرا ممبر دانش منزل میں سوائے خاص موقعوں کے نہیں جاتا۔ اُمید ہے آپ میری یہ الجھن ضرور دُور کریں گے"۔

محترم شیخ مظہر حسین شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی الجھن کا تعلق ہے تو یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عمران ایکسٹو کا خاص نمائندہ ہے اور عمران اس سلسلے میں ایکسٹو سے ہدایات لینے کے لئے دانش منزل آتا جاتا رہتا ہے۔ باقی عمران نے ایکسٹو کا سیٹ اپ بھی ایسا کر رکھا ہے کہ عمران کی موجودگی میں ایکسٹو کی کال آجاتی ہے اور پھر عمران کو ایکسٹو سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے بے عزت بھی کر دیتا ہے تو ایسے حالات میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اُمید ہے کہ اب آپ کی الجھن دُور ہو گئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران اپنے فلیٹ میں صوفے پر بیٹھا ایک غیر ملکی رسالے میں شائع مضمون پڑھنے میں مصروف تھا۔ کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان دیکھنا کون آیا ہے"...... عمران نے رسالے سے نظریں اٹھائے بغیر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران کی توجہ دوبارہ رسالے پر مرکوز ہو گئی۔

"کیا پڑھا جا رہا ہے"...... چند لمحوں بعد عمران کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ صفدر سٹنگ روم میں داخل ہو رہا تھا۔

"کوشش کر رہا ہوں کہ اے بی سی یاد کر لوں لیکن آج تیسرا روز ہے یاد ہی نہیں ہو رہی۔ مجھے تو لگتا ہے اس سلیمان نے [illegible] کھانے

میں چورن غائب دماغی ڈالنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے رسالہ پلٹ کر میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے سلیمان آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ تاکہ آپ غائب دماغ ہو جائیں اور فلیٹ سے باہر نکلیں تو راستہ ہی بھول جائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بھلا اپنے خلاف کیسے سازش کر سکتا ہوں"...... اسی لمحے سلیمان کی دروازے پر سے آواز سنائی دی۔

"کیوں نہیں کر سکتے۔ ہر شخص اس دنیا میں اپنے خلاف ہی سازش کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نیکی کرو اور جنت میں جاؤ لیکن انسان اپنے خلاف سازش کر کے نیکی کی بجائے برائی کرتا ہے تاکہ وہ جنت میں نہ جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لیں تو زیادہ بہتر قول ہو جائے گا۔ دوسروں کے لئے نیکی کرو اور جنت میں جاؤ اور یہی کام آپ سے نہیں ہوتا۔ ہزار دفعہ سمجھایا ہے کہ میرے ساتھ نیکی کریں لیکن مجال ہے کہ آپ کے کان پر جوں بیچاری کو رینگنے کی جگہ مل سکے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صفدر سلیمان کی گہری اور خوبصورت بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے ساتھ تو نیکی کر کر کے اس حال تک پہنچا ہوں کہ گھنٹہ ہو گیا ہے چائے کا ایک کپ ہی نہیں ملا۔ حالانکہ آج ہی مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد عطیہ برائے باورچی خانہ دیا ہے"...... عمران نے منہ

بنتے ہوئے کہا۔

"ایک ہزار روپے کے عطیے کی تو رسید بھی نہیں دی جاتی کیونکہ رسید کا کاغذ اور چھپائی بھی ایک ہزار روپے سے زیادہ مہنگی پڑتی ہے۔ آپ اس حقیر اور معمولی سے عطیے کے بل بوتے پر چائے کا کپ مانگ رہے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس جانے لگا۔

"ارے ارے چلو مجھے نہ سہی مہمان کو تو چائے دے دو۔ مہمان کے ساتھ کچھ میرا بھی بھلا ہو جائے گا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ کو علم ہے کہ مس جولیا کہاں گئی ہیں"۔ صفدر نے اچانک کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کہاں گئی ہیں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"گزشتہ تین روز سے ان کا فلیٹ لاکڈ ہے اور سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو علم ہو"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تین روز سے۔ حیرت ہے مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں تو گزشتہ ایک ہفتے سے شاید فلیٹ سے ہی باہر نہیں نکلا۔ کافی سائنسی رسائل اور کتب پڑی ہوئی تھیں جنہیں میں پڑھ نہ سکا تھا۔ اب فرصت ملی تو میں نے سوچا کہ ان سب کو پڑھ ڈالوں لیکن جولیا کہاں جا سکتی ہے۔ چیف سے پوچھ لینا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ظاہر ہے ان سے ہی پوچھنا پڑے گا۔ میں نے سوچا پہلے آپ سے معلوم کر لوں ہو سکتا ہے آپ کو علم ہو"...... صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کے برتن اور نمکو کی پلیٹیں ٹرالی سے اٹھا کر میز پر رکھنی شروع کر دیں۔

"حیرت ہے۔ جولیا کہاں جا سکتی ہے۔ آج تک تو بغیر اطلاع وہ کبھی کہیں نہیں گئی"...... عمران نے کہا۔

"مس جولیا کی بات کر رہے ہیں آپ"...... برتن رکھتے ہوئے سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ صفدر بھی چونک کر سلیمان کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا ہے انہیں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تین روز سے فلیٹ سے غائب ہے اور کسی کو کوئی اطلاع نہیں ہے میں بھی اس لئے یہاں آیا تھا کہ شاید عمران صاحب کو علم ہو"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تین روز پہلے نہیں۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے میں سودا سلف لینے مارکیٹ گیا تھا تو میں نے مس جولیا کو سرخ رنگ کی کار میں بیٹھے جاتے ہوئے خود دیکھا ہے۔ ان کے ساتھ ایک غیر ملکی نوجوان تھا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"غیر ملکی نوجوان"...... صفدر اور عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں کار وہی غیر ملکی نوجوان ہی چلا رہا تھا مس جولیا ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں سڑک کراس کرنے کے لئے کھڑا تھا میرے قریب سے کار گزری ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر اچانک رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یہ صفدر، تمہارے لئے انتہائی بے چین ہو رہا تھا۔ کہہ رہا ہے کہ جولیا تین روز سے غائب ہے۔ میں نے اسے لاکھ سمجھایا ہے کہ جولیا فلیٹ میں ہی ہو گی۔ یہ اور بات ہے کہ اسے کہیں سے چادر سلیمانی مل گئی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چادر سلیمانی کیا مطلب"...... دوسری طرف سے جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پرانے زمانے میں ایک صاحب ہوتے تھے خواجہ عمرو جو اس زمانے کے بڑے عیار سمجھے جاتے تھے۔ حالانکہ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو آج کے لوگوں کی عیاریاں دیکھ کر شرم سے خودکشی کر لیتے لیکن بہرحال اس دور کے لوگ چونکہ سیدھے سادھے ہوتے تھے اس لئے عمرو صاحب جو ذرا عقل استعمال کر لیتے تھے یا انسانی نفسیات کے مطابق دوسروں کو ڈیل کر لیتے تھے۔ اپنے آپ کو عیار زماں کہلاتے تھے ان کے پاس ایک زنبیل ہوتی تھی جس میں نجانے کون کون سی چیزیں بھری ہوتی تھیں۔ اس میں ایک چادر سلیمانی بھی تھی۔ اس

چادر کی خصوصیت تھی کہ جو کوئی اسے اوڑھ لیتا وہ دوسروں کی نظروں سے غائب ہو جاتا اور دیکھ لو میرا خیال درست نکلا۔ صفدر کہہ رہا ہے کہ تم غائب ہو جب کہ تم فون پر مجھ سے باتیں کر رہی ہو۔ اب ظاہر ہے آواز کو تو چادر سلیمانی نہیں اوڑھائی جا سکتی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میں ایک گھنٹہ پہلے آئی ہوں۔ میرا ایک دوست سوئٹزر لینڈ سے پہلی بار آیا تھا۔ ہم سکول میں اکٹھے پڑھتے رہے تھے۔ وہ مجھے ہوٹل میں مل گیا۔ وہ یہاں کے شمالی علاقوں کی سیاحت کے لئے آیا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے ساتھ وہاں جاؤں آج کل کام تو تھا نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ چلو سیر ہی ہو جائے گی۔ اس لئے اس کے ساتھ چلی گئی"...... دوسری طرف سے جولیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اپنے اس سکول فیلو کو مجھ سے تو ملوانا تھا تاکہ کم از کم مجھے یہ تو پتہ چل جاتا کہ تم لڑکپن میں کیسی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"لڑکپن میں کیسی تھیں کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن شروع میں ہی دبا دیا تھا اس لئے صفدر بھی جولیا کی باتیں سن رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ چائے بھی پیتا جا رہا تھا۔

"نفسیات دان کہتے ہیں کہ لڑکپن میں آدمی مکمل ہو جاتا ہے۔ باقی عمر تو بس وہ ویسا ہی رہتا ہے اور لڑکپن کی عادتیں ساری عمر نہیں

جاتیں۔ میں اس سے پوچھ لیتا کہ لڑکپن میں بھی تم اسی طرح ضدی ہوتی تھیں کہ بس ناں ہی ناں ہے ہاں کرتی ہی نہیں۔ یا اب مصنوعی طور پر ایسا کرتی ہو"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم اگر کہو تو میں لڑکپن کی عادتیں بھی بدل لوں گی تم کہو تو سہی"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"مطلب ہے کہ لڑکپن میں ٹافیاں کھاتی تھیں تو اب سینڈوچ کھانا شروع کر دو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے ایک بات ہے تم نے اپنے اس کلاس فیلو صاحب کو تھکا مارا ہو گا۔ یہاں سے کار میں شمالی علاقوں کی سیر کے لئے جانا واقعی تھکا دینے والا سفر ہو گا۔ اس بیچارے کی ہڈیاں کڑکڑاتی رہیں گی۔ اس نے یہ حماقت کی ہو گی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اسے بائی ایئر لے جاتیں۔ اگر تمہارے پاس رقم نہ تھی تو صفدر سے کہہ دیا ہوتا۔ اس نے تم جیسے مستحق افراد کے لئے سنا ہے کوئی ویلفیئر فنڈ کھول رکھا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے علم ہوا کہ ہم کار میں گئے تھے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ صفدر کی طرح میں بھی یہی سمجھتا رہا کہ تم

تین دنوں سے فلیٹ سے غائب ہو۔ایسی بات نہیں۔اس دنیا میں ایک میں ہی تو تمہارا بہی خواہ ہوں"...... عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں شمالی علاقوں کی سیر کے لئے گئی ہوں"...... جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"بتایا تو ہے کہ جو کسی کا بہی خواہ ہو اسے بہی کو بہرحال ہر وقت نظروں میں رکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسے لفظ بولتے ہو۔میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔یہ بہی کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہوتا نہیں۔ہوتی ہے۔بہی ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل بھی ہوتا ہے اور بہتری نیکی اور اچھائی کو بھی کہتے ہیں۔بہی خواہ کا مطلب جو دوسرے کی بہتری چاہے اب اس کا فیصلہ تم خود کر سکتی ہو کہ تم بہی کے کس مطلب پر پورا اترتی ہو۔ناشپاتی جیسے پھل یا نیکی بہتری یا اچھائی والے میں۔بہرحال تمہارا بہی خواہ ہی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم ان لفظوں کا ہیر پھیر ڈال کر اصل بات گول کر جاتے ہو۔تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اور مائیکل کار پر شمالی علاقوں کی سیر پر گئے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ کار کا رنگ سرخ تھا اور اسے مائیکل صاحب ڈرائیو کر رہے تھے"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھ

ہوئے مسکرا کر کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ تم میری نگرانی کرتے رہتے ہو۔یہ زیادتی ہے۔تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا"...... دوسری طرف سے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"محترمہ ناراض ہو گئی ہیں۔لیکن چلو تمہارا تو مسئلہ حل ہو گیا کہ جولیا غائب نہیں ہوئی"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"عمران صاحب شمالی علاقے دارالحکومت سے بہت دور ہیں اور راستے بھی انتہائی دشوار گزار ہیں۔دوسری بات یہ کہ مائیکل صاحب سوئٹزر لینڈ کے رہنے والے ہیں اور سوئٹزر لینڈ میں پاکیشیا سے الٹ ہاتھ پر ٹریفک چلتی ہے۔اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک نوجوان جو پہلی بار پاکیشیا آیا ہو۔اور یہاں سے کار چلا کر جائے"...... صفدر نے کہا۔

"زیادہ باریک بینی میں نہ جایا کرو۔اتنی باریک بینی صحت کے لئے مفید نہیں ہوتی۔ہو سکتا ہے کہ ان صاحب کے پاس انٹرنیشنل ڈرائیونگ لائسنس ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ کار کے سفر کو ہوائی سفر کی نسبت زیادہ انجوائے کرتے ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے آپ پڑھیں میں اب چلتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر کو اس مائیکل کے بارے میں نہ بتانا ورنہ ہو سکتا ہے

بیچارے کی قبر بھی پاکیشیا میں ہی بن جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ہنستا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے میز پر پلٹ کر رکھا ہوا رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

سنائی دی۔

"اوہ باس آپ"...... رچرڈ نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ راجر اس طرح اچانک فون کر سکتا ہے۔

"تمہارے مشن کا کیا ہوا۔ پارٹی نے میرا سر کھایا ہوا ہے۔ وہ بار بار پوچھ رہی ہے اور تم جب سے گئے ہو تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی"...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"باس کام آسان نہیں ہے۔ یہاں پاکیشیا میں اس قسم کا مشن مکمل کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے اس لئے انتہائی منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال آپ پارٹی کو کہہ دیجئے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں ان کا کام ہو جائے گا"...... رچرڈ نے بھی قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوکے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور رچرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"باس یہی سمجھتا ہے کہ یہاں بھی چند لڑکیوں کو رشوت دے کر اور چند کو ڈرا دھمکا کر مشن مکمل ہو سکتا ہے"...... رچرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے لیکن رچرڈ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے عقبی کمرے میں پہنچ گئے۔ مائیکل نے دروازہ بند کیا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور اسے آن کر کے چیک کرنا شروع کر دیا کہ وہ درست کام کر رہا

ہے یا نہیں ۔ جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکالا اور اسے ٹیپ ریکارڈر پر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا ۔ پوری طرح ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا ۔

"تمہارا نام" مائیکل کی آواز ٹیپ ریکارڈر سے برآمد ہوئی

"جولیانا فٹزواٹر" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لاشعوری کیفیت میں بول رہی ہے ۔

"کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" مائیکل کی آواز سنائی دی ۔

"ہاں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن اور ڈپٹی چیف ہوں" ...... جولیا کی آواز سنائی دی اور کرسی پر بیٹھے ہوئے رچرڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ پھر مائیکل مختلف سوال کرتا رہا اور جولیا جواب دیتی رہی اور رچرڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات لمحہ بہ لمحہ بڑھتے چلے گئے ۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی ۔ جب ٹیپ سے آواز آنی بند ہو گئی تو مائیکل نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا ۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز ۔ یہ تو انتہائی قیمتی معلومات ہیں ۔ صرف وہ اپنے چیف ایکسٹو کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکی باقی اس نے سب کچھ بتا دیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس قدر قیمتی معلومات پاکیشیا کے کسی بھی دشمن ملک کو انتہائی گراں معاوضے پر فروخت کی جا سکتی ہیں" رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اسی لئے تو میں نے اس ساری گفتگو کو ٹیپ کر لیا تھا ۔ مائیکل

نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیپ ریکارڈر سے ٹیپ باہر نکال لیا ۔

"تم نے مشن کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا" ...... رچرڈ نے کہا تو مائیکل مسکرا دیا ۔

"اس بارے میں بھی بات ہوئی تھی لیکن میں نے احتیاطاً اسے ٹیپ نہ کیا تھا" ...... مائیکل نے جواب دیا اور رچرڈ نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ مائیکل کے جواب کی پوری طرح تائید کر رہا ہو ۔

"مجھے بتاؤ کیا بات ہوئی ہے" ...... رچرڈ نے کہا ۔

"میں نے بتایا ہے ناں کہ جولیا ہمارے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہو چکی ہے ۔ ڈاکٹر واٹسن واقعی اپنے فن کا ماہر ہے ۔ پہلے جب جولیا کو میں اس کے پاس لے گیا اور اس نے جولیا سے بات چیت کی تو اس نے مجھے بتایا کہ جولیا کا کیس بے حد مشکل ہے ۔ یہ عورت ذہین اور اعصابی طور پر انتہائی مضبوط ہے ۔ لیکن میرے اصرار پر اس نے کہا کہ جولیا کو کام پر آمادہ کرنے کے لئے اسے کم از کم تین روز محنت کرنی پڑے گی ۔ چنانچہ میں نے جولیا کو اس بات کے لئے آمادہ کر لیا کہ وہ میرے ساتھ شمالی علاقوں کی سیر کے لئے چلے ۔ پہلے تو آمادہ نہ ہو رہی تھی لیکن میرے اصرار پر وہ تیار ہو گئی ۔ میں نے اسے ساتھ بٹھا کر ایئر پورٹ لے جاتے ہوئے ڈاکٹر واٹسن کی ہدایت کے مطابق ایک ویران سڑک پر اچانک گیس فائر کر کے بے ہوش کر دیا اور اس کے بعد اسے ڈاکٹر واٹسن کے پاس پہنچا دیا ۔ ڈاکٹر واٹسن نے اسے تین روز تک

مسلسل بے ہوش رکھا اور اسے کسی مخصوص دوا کے انجکشن لگاتا رہا۔
تین روز بعد اس نے اپنی ایجاد کردہ مخصوص مشین پر اس کے ذہن کو چیک کیا اور یہ بتایا کہ اب جولیا اس کی مشین کے کنٹرول میں آگئی ہے لیکن چونکہ ہمارے پاس صرف اطلاع ملی تھی کہ جولیا کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس اطلاع کو کنفرم کرنا ضروری تھا اس لئے اس مشین کی مدد سے میں نے جولیا کے ساتھ یہ گفتگو کی جس کا ٹیپ میں نے آپ کو سنوایا ہے۔ پھر میں نے جولیا سے اپنے مشن کے بارے میں بات کی تو اس عالم میں بھی جولیا نے مشن پر کام کرنے سے صاف انکار کر دیا لیکن ڈاکٹر واٹسن نے اس مشین کے ذریعے اسے مکمل طور پر کنٹرول کرنے کے بعد اس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی کہ اس نے ہر حالت میں ہمارا مشن مکمل کرنا ہے۔ چنانچہ جولیا تیار ہو گئی چونکہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ جولیا کا تعلق نہ صرف سیکرٹ سروس سے ہے بلکہ وہ اس کی ڈپٹی چیف ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کے ذہن کو مخصوص اشارات دے دیں جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر واٹسن نے میرے کہنے پر جولیا کے ذہن کو مخصوص سجشن دیئے اور اس کے بعد مشین ہٹا دی۔ میں جولیا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں کار میں ڈال کر وہاں سے نکال کر لے آیا اور پھر راستے میں میں نے اسے ہوش دلا دیا۔ ذہنی سجشن کی وجہ سے جولیا یہی سمجھتی رہی کہ وہ میرے ساتھ تین دن تک شمالی علاقوں کی سیر کرتی رہی ہے اور اب ہم واپس آ رہے ہیں۔ پھر میں نے اسے اس کے فلیٹ پر چھوڑا اور یہاں آگیا"۔

مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ جولیا ان تین دنوں میں کہاں رہی ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جولیا کے ساتھی اسے دیکھتے ہی سمجھ جائیں کہ جولیا کا ذہن کنٹرولڈ ہے۔ اس طرح تو ساری صورت حال بدل سکتی ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"آپ چونکہ ڈاکٹر واٹسن کی مہارت کے بارے میں پوری طرح واقف نہیں ہیں اس لئے ایسی بات کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر واٹسن نے عام ہپناٹسٹ کی طرح جولیا کو ہپناٹائز نہیں کیا۔ صرف اس کے ذہن میں اپنی مشین کے ذریعے خاص سجشن ڈال دیئے ہیں ویسے جولیا ذہنی اور جسمانی طور پر ہر لحاظ سے نارمل بھی رہے گی۔ صرف جب اس کے سامنے چند خاص لفظ بولے جائیں گے تو وہ ٹرانس میں آ جائے گی اور جب دوسرے خاص لفظ بولے جائیں تو وہ ٹرانس سے نکل جائے گی لیکن ٹرانس کے دوران بھی وہ ہپناٹزم کے عام معمول کی طرح نہیں ہو گی بلکہ بالکل نارمل انداز میں کام کرے گی"...... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے اور اب تو ویسے بھی آسانی ہو گئی ہے۔ وہ بحیثیت ڈپٹی چیف بڑی آسانی سے وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے فائل حاصل کر سکتی ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"جی ہاں میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ اس کی اس حیثیت سے فائدہ اٹھایا جائے ورنہ پہلے تو یہی خیال تھا کہ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کی رکن ہے تو اسے بحیثیت سیکرٹ سروس کے رکن کے استعمال کرتے ہوئے وہاں سے فائل اڑوائی جائے لیکن اب میرا خیال ہے کہ وہ فون کر کے بھی فائل منگوا سکتی ہے" ...... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو پھر کب کرنا ہے یہ کام" ...... رچرڈ نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جس قدر جلد یہ کام کر لیا جائے بہتر ہے۔ کیونکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ذرا بھی اس کام کی بھنک پڑ گئی تو مشن ناکام بھی ہو سکتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ باس نے صرف میری وجہ سے یہ مشن ہاتھ میں لیا ہے وہ مجھے اور میرے ساتھ آپ کو گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گا" ...... مائیکل نے کہا۔

"جیسے تم مناسب سمجھو۔ لیکن اس کے لئے انتہائی محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے کسی فائل کے باہر آنے پر بے شمار چیک رکھے گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں کوئی شبہ ہو جائے" ...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کام کرنا تھا وہ کر لیا اب منصوبہ بندی کرنا آپ کا کام ہے۔ ساری صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ جو منصوبہ بندی کریں گے میں صرف اس پر عمل کروں گا کیونکہ آپ سے بہتر منصوبہ بندی کوئی نہیں کر سکتا" ...... مائیکل نے جواب دیا تو رچرڈ نے

مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے تم اب جاؤ۔ اب تو ویسے بھی شام ہونے والی ہے۔ میں رات کو اس پر پوری طرح غور کروں گا۔ صبح تم آ جانا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم کل ہی وہ فائل حاصل کر لیں گے اور پھر خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے" ...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مائیکل اٹھ کھڑا ہوا۔ رچرڈ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا اور پھر وہ دونوں عقبی کمرے سے پہلے والے کمرے میں آئے اور پھر مائیکل دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جب کہ رچرڈ دوبارہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ مائیکل کی آمد سے پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا ذہن تیزی سے کسی طور پر منصوبہ بندی کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس قدر بے داغ ہو کر مشن مکمل ہونے کے کافی عرصہ بعد تک کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو بیٹھو۔ اب یہاں بیٹھے بیٹھے اتنے بھی موٹے نہیں ہو گئے کہ ورزش کرنا شروع کر دو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر میں روزانہ سخت ورزش کا عادی نہ ہوتا تو شاید اب تک یہ کرسی تنگ پڑ چکی ہوتی"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"کرسی تنگ نہیں ہوا کرتی۔ آدمی پھیل جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے تو محاورتاً بات کی تھی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی محاورتاً آدمی کے پھیلنے کی بات کی ہے۔ ضروری نہیں کہ آدمی صرف جسمانی طور پر ہی پھیلے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کافی عرصہ ہو گیا ہے سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس ہی نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ اب بین الاقوامی سطح پر جرائم کم ہو گئے ہیں یا پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہوا اتنا بیٹھ گیا ہے کہ اب کوئی ادھر کا رخ ہی نہیں کرتا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کوئی معقول تعداد کے ہندسوں کا چیک دینے کا وعدہ کرو تو میں روزانہ دو چار کیس تو بنا ہی سکتا ہوں لیکن تم اصل کیس میں بھی کنجوس یونیورسٹی کے وائس چانسلر بن جاتے ہو۔ بنے ہوئے کیس میں کیا کرو گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری طرف سے آپ بلینک چیک لے لیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلینک کا مطلب ہے سادہ کاغذ"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ جب آپریشن روم میں ہوتا تو فون خود اٹنڈ کیا کرتا تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

"طاہر کو طہارت خانے سے فرصت ملے گی تو بولنے کے قابل ہوگا"...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم یہاں ہو۔ میں نے پہلے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ سلیمان نے بتایا کہ تم وہاں سے جا چکے ہو۔ یہ بتاؤ کہ جولیا کب سے سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بنی ہے"...... سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کب سے بنی ہے کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی وہ ڈپٹی چیف ہے"...... سرسلطان نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ واقعی سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے لیکن آپ کو بیٹھے بٹھائے جولیا کے ڈپٹی چیف ہونے سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"۔ عمران کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"مجھے تم نے آج تک بتایا ہی نہیں کہ جولیا ڈپٹی چیف ہے اور تم نے اسے ڈپٹی چیف ہونے کا باقاعدہ سرکاری شناختی کارڈ جاری کیا ہوا ہے"...... سرسلطان کے لہجے میں تلخی تھی۔

"سرکاری شناختی کارڈ۔ کیا مطلب۔ سیکرٹ سروس کا کسی سرکاری شناختی کارڈ سے کیا تعلق۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا ہے خیریت ہے"۔ عمران کے لہجے میں واقعی انتہائی حیرت تھی۔

"اس بات نے تو مجھے حیران کر دیا تھا۔ بہرحال اب جب تم نے

خود ہی اقرار کر لیا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے تو پھر وزارت دفاع کی انتہائی اہم ترین فائل ٹرپل ایکس واپس بھجوا دو۔ دو روز ہو گئے ہیں اسے تمہارے پاس آئے ہوئے"...... سرسلطان نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"وزارت دفاع کی فائل ٹرپل ایکس بھجوا دوں۔ کیا مطلب کیا آپ اپنے حواس میں ہیں"...... اس بار عمران کے لہجے میں تلخی آ گئی تھی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ دو روز پہلے جولیا سیکرٹری وزارت دفاع کے آفس میں گئی۔ سیکرٹری وزارت دفاع اکرام صاحب سرکاری دورے پر ملک سے باہر تھے اسے ڈپٹی سیکرٹری راشد صاحب نے اٹنڈ کیا۔ جولیا نے اپنا تعارف بطور ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس کرایا اور ساتھ ہی سرکاری شناختی کارڈ بھی دکھایا اور ریکارڈ روم سے ٹرپل ایکس فائل طلب کی۔ ڈپٹی سیکرٹری سیکرٹ سروس کا نام سنتے ہی گھبرا گیا۔ اس نے فائل منگوا دی۔ جولیا نے کہا کہ یہ فائل چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو نے ہیڈ کوارٹر طلب کی ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر وہ خود یہاں آئی ہے۔ ڈپٹی سیکرٹری نے باقاعدہ جولیا سے فائل کی رسید لی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سرکاری شناختی کارڈ کا نمبر وغیرہ اور دوسری تفصیلات بھی درج کیں اور فائل اس کے حوالے کر دی۔ آج اس فائل کی ضرورت پڑی تو ڈپٹی سیکرٹری نے مجھ سے رابطہ کیا۔ کیونکہ انہیں براہ راست ایکسٹو کا نمبر معلوم نہ تھا۔ میں یہ تفصیلات سن کر

بے حد حیران ہوا۔ میں نے فوری طور پر ڈپٹی سیکرٹری کو اس رسید اور سرکاری شناختی کارڈ کی تفصیلات سمیت اپنے دفتر میں طلب کر لیا۔ رسید پر واقعی جولیا کے دستخط ہیں۔ ڈپٹی سیکرٹری کے مطابق کارڈ پر جولیا کا فوٹو بھی تھا اور اس پر سیکرٹ سروس کی سرکاری سیل بھی موجود تھی میں نے اسے تو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ میں ایکسٹو سے رابطہ کر کے اسے بتاتا ہوں لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ مس جولیا تمہاری سروس کی ممبر ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ڈپٹی چیف ہے لیکن اس سے پہلے تم نے کبھی فائل اس طرح تو نہیں منگوائی تھی"...... سر سلطان نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ گئیں۔

"میں نے یا طاہر نے تو کوئی فائل نہیں منگوائی اور نہ ہم فائل اس طرح منگوا سکتے ہیں اور نہ ہی جولیا یا کسی ممبر کو سیکرٹ سروس کا شناختی کارڈ کبھی جاری کیا گیا ہے اور نہ ہی جولیا ایسا کر سکتی ہے۔ وہ انتہائی ذمہ دار خاتون ہے۔ یہ ضرور کوئی لمبا کھیل کھیلا گیا ہے۔ اس ڈپٹی سیکرٹری کا دماغ خراب تھا کہ اس نے بغیر تصدیق کے اس قدر اہم فائل اس طرح آنے والی عورت کے حوالے کر دی"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کیا وہ جولیا نہیں تھی کوئی فرضی عورت تھی"۔ سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ جولیا کو کیا ضرورت تھی کہ ایسا کرتی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ڈپٹی سیکرٹری کے بقول جولیا کو اس نے فون کیا ہے تو جولیا نے کہا ہے کہ فائل سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ ایکسٹو سے طلب کی جائے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"جولیا کو فون کیا۔ اس کے پاس جولیا کا فون نمبر کہاں سے آگیا"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بقول اس کے جولیا اسے خود فون نمبر دے کر گئی تھی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو کوئی لمبا فراڈ ہو رہا ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں جولیا سے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ یہ فائل ہمارے دفاعی نظام کی اہم فائل ہے۔ دفاع میں شامل اہم ترین میزائلوں کے بارے میں اس میں تفصیلات درج ہیں"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا اور یہی حالت بلیک زیرو کی بھی تھی۔ وہ بھی ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تھا عمران نے کریڈل دبا کر جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے چند لمحے گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی

دی۔

"ایکسٹو"...... عمران کا لہجہ ضرورت سے زیادہ سخت تھا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سیکرٹری وزارت دفاع کے آفس میں گئی تھیں"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر دو روز پہلے کی بات ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم مار دیا ہو۔

"تم وہاں سے ٹرپل ایکس فائل لے آئی تھیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا"...... جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ فائل کہاں ہے"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے اسے دانش منزل کے رسیونگ بکس میں ڈال دیا تھا۔ لیکن آپ اس انداز میں کیوں پوچھ رہے ہیں"...... جولیا کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے جولیا کا جواب سن کر بلیک زیرو کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو بلیک زیرو نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"تم نے وہاں ڈپٹی سیکرٹری کو اپنا سرکاری شناختی کارڈ دکھایا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ڈپٹی چیف کا کارڈ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وہ کارڈ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کے مطابق فائل کے ساتھ رسیونگ بکس میں ڈال دیا تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وہ کارڈ تمہیں کیسے ملا تھا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"دانش منزل کے آؤٹ بکس سے۔ آپ نے فون کر کے کہا تھا کہ آؤٹ بکس میں کارڈ موجود ہے۔ میں وہ کارڈ وہاں سے لے لوں اور سیکرٹری وزارت دفاع کے دفتر جا کر یہ کارڈ دکھا کر ٹرپل ایکس فائل حاصل کروں اور پھر یہ کارڈ فائل سمیت دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال دوں۔ آپ نے کہا تھا کہ اس فائل کی اہمیت ایسی ہے کہ اس کے حصول کے لئے مجھے خصوصی طور پر بھیجا جا رہا ہے اور میں نے حکم کی تعمیل کر دی"...... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا حکم تمہیں فون پر دیا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم نے ڈپٹی سیکرٹری کو اپنا ذاتی فون نمبر بھی دیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر وہ فائل دینے میں ہچکچا رہا تھا۔ چونکہ آپ کا حکم تھا کہ میں نے فائل لازماً لے کر آنی ہے اس لئے میں نے اس کی تسلی کے لئے اسے

ذاتی فون نمبر دے دیا تھا۔ویسے اس نے باقاعدہ سرکاری رسید مجھ سے لے لی تھی اور کارڈ کی تفصیلات درج کی تھیں اور اب سے دو گھنٹے پہلے اس کا فون آیا تھا کہ انہیں فائل فوری چاہیئے تو میں نے اسے بتا دیا کہ فائل آپ تک پہنچا دی گئی ہے۔وہ آپ سے رابطہ کریں۔اس نے آپ کا نمبر پوچھا تو میں نے انکار کر دیا۔اس پر وہ کہنے لگا کہ وہ ایکسٹو سے کیسے رابطہ کریں تو میں نے اسے بتایا کہ سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کی معرفت رابطہ ہو سکتا ہے۔پھر اس نے فون بند کر دیا۔لیکن سر آپ یہ سب کچھ اس انداز میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔کیا کوئی گڑ بڑ ہے"۔ جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نہیں فی الحال تو کوئی گڑ بڑ نہیں ہے لیکن ایک اطلاع ابھی ملی تھی جس سے گڑ بڑ کا امکان ہو سکتا تھا اس لئے میں نے تم سے تفصیلات حاصل کرنی ضروری سمجھیں.....۔ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس وقت اس کا ذہن انتہائی پریشان ہو رہا ہے۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔میں نے تو نہ جولیا کو فون کیا۔نہ فائل مجھ تک پہنچی اور نہ میں نے اسے کارڈ بھجوایا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی۔ویسے یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی نے فون پر تمہاری آواز میں اسے حکم دے دیا ہو لیکن وہ کہہ رہی ہے کہ اس نے کارڈ دانش منزل کے آؤٹ باکس سے لیا تھا۔پھر فائل

اور کارڈ اس نے دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال دیئے اور یہ بات طے ہے کہ اگر فائل رسیونگ باکس میں ایک بار ڈال دی جائے تو اسے کسی صورت واپس نہیں نکالا جا سکتا اور جب تک اندر سے کوئی چیز آؤٹ باکس میں نہ ڈلوائی جائے آؤٹ باکس نمودار ہی نہیں ہو سکتا اور نہ کھل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جولیا یقیناً جھوٹ بول رہی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا ہے۔

"نہیں جولیا جھوٹ نہیں بول رہی۔میں جھوٹ بولنے والے کا لہجہ اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو۔تو کیا آپ کا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں"۔بلیک زیرو کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"نہیں تم بھی جھوٹ نہیں بول رہے۔یہ دراصل کوئی اور چکر ہے اور ہمیں فوراً اس چکر کو سمجھنا پڑے گا ورنہ سیکرٹ سروس کا یہ پورا سیٹ ہی ختم کرنا پڑ جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا غصے کی شدت سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کسی نے میری آواز میں اسے حکم دیا۔لیکن کسی کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ ڈپٹی چیف ہے یہ ہمارا اپنا سیٹ اپ ہے پھر شناختی کارڈ کو دانش منزل سے جولیا کا خود حاصل کرنا

اور جولیا کا یہ کہنا کہ فائل اور شناختی کارڈ اس نے دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال دیا تھا یہ سب متضاد باتیں بیک وقت کس طرح ممکن ہیں"...... بلیک زیرو کے لہجے میں مر جانے کی حد تک حیرت تھی۔ عمران بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے اور فراخ پیشانی پر اس وقت اتنی شکنیں نمودار ہو گئی تھیں جیسے اس کی عمر ہزاروں سال کی ہو گئی ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ سنگین سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی لمبی گڑ بڑ ہو چکی ہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹرپل ایکس فائل ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے اور اس کام کے لئے ڈمی جولیا استعمال کی گئی ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ڈمی جولیا...... یہ ڈمی جولیا کا کیا مطلب"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائل اصل جولیا نے حاصل نہیں کی ڈمی جولیا نے حاصل کی

ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن بقول ڈپٹی سیکرٹری جولیا نے فون پر اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اس نے فائل حاصل کر کے ایکسٹو کو پہنچا دی ہے۔ کیا ڈپٹی سیکرٹری نے غلط بیانی کی ہے"...... سر سلطان نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں اس نے غلط بیانی نہیں کی میں نے بطور ایکسٹو جولیا سے بات کی ہے۔ جولیا کا کہنا ہے کہ ایکسٹو نے اسے بطور ڈپٹی چیف سیکرٹری وزارت دفاع سے فائل لانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی سرکاری شناختی کارڈ بھی دیا۔ بقول جولیا اس نے کارڈ دانش منزل کے آؤٹ باکس سے حاصل کیا پھر جا کر اس نے فائل وصول کی اور ایکسٹو کے حکم کے مطابق فائل اور کارڈ دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال دیا۔ لیکن دراصل ایسا نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیوں ایسا نہیں ہوا۔ کیا جولیا جھوٹ بول رہی ہے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ بھی سچ بول رہی ہے اور بلیک زیرو بھی جو دانش منزل میں موجود تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے یہ سب کھیل کسی خاص اور نامعلوم طریقے سے کھیلا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی تم کہہ رہے تھے کہ فائل ڈمی جولیا نے حاصل کی ہے اب کہہ رہے ہو کہ اصل جولیا نے حاصل کی ہے۔ یہ سب آخر کیا ہے۔ اگر یہ مذاق ہے تو پلیز ایسا مذاق آئندہ مت کرنا اور اگر یہ مذاق نہیں ہے تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے کسی مینٹل ہسپتال میں داخل

ہو جانا چاہئے"...... سر سلطان نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کے ساتھ ساتھ مجھے اور بلیک زیرو کو بھی داخل ہونا پڑے گا ویسے میں اس قدر خطرناک مذاق نہیں کر سکتا۔ ہمارے ساتھ کوئی خاص ہاتھ کیا گیا ہے۔ میں نے ڈمی جولیا کی بات اس لئے کی تھی کہ میرا خیال ہے کہ جولیا کے ذہن کو کسی طرح کنٹرول کر کے یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے اور جب کسی انسان کا ذہن کنٹرولڈ ہو تو وہ لامحالہ اصل ہونے کے باوجود ڈمی بن جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ اب کسی حد تک تمہاری بات سمجھ میں آنے لگی ہے لیکن اب اس فائل کا کیا ہو گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ واقعہ دو روز پہلے کا ہے اور جس پیچیدہ انداز میں یہ کام کیا گیا ہے اس سے فی الحال تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ فائل پاکیشیا سے باہر جا چکی ہو گی اور اسے واپس لانا پڑے گا لیکن پہلے آپ وزارت دفاع سے یہ معلوم کر کے بتائیں کہ اگر فائل ہمارے کسی دشمن کے پاس پہنچ گئی ہو تو اس سے ہمارے دفاعی نظام پر کیا اثرات ہوں گے اور فوری طور پر ان اثرات سے نمٹنے کے لئے کس قسم کے اقدامات کیے جا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔ اب اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی شکنوں میں خاصی کمی واقع ہو گئی تھی۔ شاید ایسا اس لئے ہوا تھا کہ وہ فوری طور پر کسی نتیجے پر پہنچ گیا تھا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ بعد میں اس کا یہ خیال غلط ثابت ہو جاتا لیکن فوری طور پر اس کے ذہن پر موجود دباؤ کسی حد تک ختم ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ذہن کو کنٹرول کرنے سے آپ کا مقصد ہپناٹزم کا عمل ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونا تو ایسا ہی چاہئے لیکن جولیا کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ٹرانس میں نہیں ہے۔ جو آدمی کسی ہپناٹسٹ کی ٹرانس میں ہو اس کا لہجہ بدل جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن فائل تو انہوں نے حاصل کر لی اس لئے ٹرانس بھی ختم کر دیا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن ایسی صورت میں دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو جولیا کو سرے سے کچھ یاد ہی نہ ہوتا یا پھر اگر اس کے ذہن کو ان باتوں کے بارے میں سجشن دی گئی ہوتیں تو جولیا جب یہ باتیں کرتی تو لامحالہ اس کے لہجے میں لاشعوری کیفیت جھلک اٹھتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ آپ نے کنٹرولڈ کی بات کس لئے کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فوری طور پر تو اس ساری صورتحال کا حل اسی طرح نکالا جا سکتا ہے۔ یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ اصل صورتحال کیا تھی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

"کئی روز پہلے جب صفدر میرے فلیٹ پر آیا تھا اور جولیا کے غائب ہو جانے کی بات ہو رہی تھی تو تم نے بتایا تھا کہ جولیا کو تم نے کسی غیر ملکی کے ساتھ سرخ رنگ کی کار میں دیکھا تھا۔ تمہیں یاد ہے ناں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"جی ہاں اچھی طرح یاد ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا اس کار کی کمپنی، ماڈل، اس کا نمبر وغیرہ تمہیں یاد ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نمبر تو میں نے دیکھے ہی نہیں تھے کیونکہ سڑک پر کافی رش تھا۔ ماڈل کا بھی مجھے اندازہ نہیں البتہ اتنا معلوم ہے کہ کار کا رنگ سرخ تھا اور اس کے اندر سیٹوں کے کور وغیرہ کا رنگ بھی سرخ تھا۔ کار فورڈ کمپنی کی تھی لیکن بالکل نئی تھی۔ کیونکہ یہ کار آپ نے بھی کافی عرصہ رکھی ہے اس لئے مجھے اس کے مخصوص نشان کی پہچان ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا نشان جس سے اس کار کو ٹریس کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ مجھے سوچنے دیجئے"...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر

کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔

"صاحب ایک نشانی ذہن میں آگئی ہے۔ اس کے عقبی شیشے کے دائیں کونے پر ایک سٹکر لگا ہوا تھا جس پر کالے رنگ کا چھوٹا سا کتا بھونک رہا تھا۔ یہ مجھے اس لئے یاد ہے کہ میں نے نظریں موڑ کر جاتی ہوئی کار کو دیکھا تو اس تصویر پر میری نظر پڑ گئی تھی"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"جولیا غائب رہی تھی اور غیر ملکی کے ساتھ بھی کیا مطلب"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے کئی روز پہلے صفدر کے فلیٹ پر آنے اور جولیا کے تین دن سے غائب رہنے کی اطلاع اور پھر جولیا سے فون پر ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ اصل راز اس میں پنہاں ہے۔ جولیا کو باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اسی خیال کے تحت تو میں نے اس کے ذہن کے کنٹرول ہونے کی بات کی تھی۔ بہرحال سر سلطان کی کال آجائے تاکہ معاملے کی نوعیت کا اندازہ ہو جائے اس کے مطابق اب تفصیلی انکوائری کرانی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر چند منٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا معلوم ہوا ہے اس فائل کے بارے میں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"انتہائی عجیب صورتحال معلوم ہوئی ہے عمران بیٹے۔ پاکیشیا میں وزارت دفاع کے تحت ایک فیکٹری میں خفیہ طور پر ایک انتہائی طاقتور اور وسیع رینج کا حامل میزائل تیار کیا جا رہا ہے۔ ایک ایسا میزائل جو خصوصی اسلحے کو ہزاروں کلو میٹر کے فاصلے پر درست نشانے پر پہنچا دے گا۔ اس میزائل کی تکمیل کے بعد اس سارے علاقے میں طاقت کا توازن پاکیشیا کے حق میں ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ ایسا میزائل شوگران کے پاس بھی نہیں ہے۔ اس میزائل کی ڈیزائننگ اور اس کی تمام تر ٹیکنالوجی پاکیشیائی سائنس دانوں کی اپنی ریسرچ پر مشتمل ہے لیکن اسے سو فیصد درست نشانے پر پہنچانے کے لئے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اسے کوڈ میں ایکس کہا جاتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی پاکیشیا کے بس سے باہر تھی اس لئے ملٹری انٹیلی جنس کی خصوصی ایجنسیز کے ذریعے ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری سے یہ ٹیکنالوجی حاصل کی گئی۔ یہ ایسی ٹیکنالوجی ہے کہ جس کا ایکریمیا کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے۔ تمام سپر پاورز ڈبل ایکس تک یہ آلہ تیار کرتے ہیں لیکن یہ ٹرپل ایکس ٹیکنالوجی ہے۔ یہ فائل حفاظت کی غرض سے وزارت دفاع کے خصوصی ریکارڈ روم میں رکھوائی گئی تھی۔ اس ٹیکنالوجی کے بغیر بنائے جانے والا میزائل صرف کیریئر تو رہ جائے گا لیکن سو فیصد درست

نشانے پر اسے فائر کرنا ناممکن ہے۔ سنگل ایکس میزائل تو تقریباً ہر ملک کے پاس ہیں اور یہ میزائل ایکریمیا کی پرائیویٹ کمپنیاں بھی تیار کرتی ہیں۔ سنگل ایکس آلے کے تحت درست نشانے کی شرح صرف دس فیصد ہوتی ہے۔ سپر پاورز ڈبل ایکس تک پہنچی ہیں۔ اس سے نشانے پر فائرنگ کی شرح چالیس فیصد ہے لیکن ٹرپل ایکس کے تحت یہ شرح سو فیصد ہو جاتی ہے۔ شوگران جیسے ملک کے پاس بھی ڈبل ایکس میزائل ہیں"...... سر سلطان نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس فائل کی کوئی کاپی تو بنائی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس کو خفیہ رکھنے کی غرض سے اس کی کاپی نہیں بنائی گئی اور جو فائل حاصل کی گئی ہے اس کی بھی کاپی کسی صورت نہیں بنائی جا سکتی ورنہ پوری فائل ضائع ہو جائے گی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"آپ نے یہ معلوم کیا ہے کہ اس فائل کے بارے میں باہر کے لوگوں کو کیسے علم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس بارے میں تو مجھے علم نہیں ہے اور نہ میں نے معلوم کیا ہے اور میرے خیال میں اس کا علم بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اب کوئی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن یہ معلوم کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس سے یہ معلوم ہو گا کہ یہ فائل اس پراسرار انداز میں کس نے حاصل کی ہے۔ آیا

ایکریمیا کے ایجنٹوں نے یا کسی اور ملک نے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری بات تو درست ہے۔ تو پھر یہ معلومات تم خود حاصل کرو لیکن یہ فائل دوبارہ حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ حکومت کا اربوں روپیہ جو اس میزائل پر اب تک خرچ کیا گیا ہے وہ سب ڈوب جائے گا اور پاکیشیا کو دفاعی طور پر ناقابل تسخیر بنائے جانے کا خواب بھی بکھر کر رہ جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"صدر مملکت کے نوٹس میں یہ بات لائی جا چکی ہے اس لئے یہ کیس تم نے مکمل کرنا ہے"...... سر سلطان نے کہا اور عمران کے او کے کہنے پر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے صفدر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ جولیا تین روز تک فلیٹ سے غائب رہی ہے اور جولیا کے کہنے کے مطابق وہ اپنے ایک سکول فیلو مائیکل کے ساتھ شمالی علاقوں کی سیر کے لئے گئی تھی۔ تم نے کیپٹن شکیل کے ساتھ

مل کر اس مائیکل کے بارے میں تمام تفصیلات حاصل کرنی ہیں کہ وہ کب آیا۔ اس کے پاسپورٹ کی تفصیلات۔ اس کے یہاں رہنے۔ شمالی علاقوں میں جانے اور اب وہ کہاں ہے یہاں پاکیشیا میں موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے۔ اکیلا آیا تھا یا اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ شمالی علاقوں میں وہ کہاں ٹھہرے اور کیا کرتے رہے۔ یہ ساری انکوائری رپورٹ تم نے دو روز میں تیار کرنی ہے"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں اسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر لیکن"...... صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"جولیا کو اس بارے میں کچھ بتانے یا اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام انکوائری بالا بالا ہونی چاہئے۔ یہ رپورٹ کانفیڈنشل ریکارڈ کے لئے تیار کرائی جا رہی ہے"...... عمران نے صفدر کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"یس سر میں سمجھ گیا سر"...... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن دبایا اور ٹائیگر کو کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فورڈ کمپنی کی جدید ماڈل کی سرخ رنگ کی کار کو تلاش کرنا ہے جس کے عقبی شیشے کے کونے میں ایک سٹکر لگا ہوا ہے جس پر ایک کالے رنگ کا کتا بھونک رہا ہے۔ یہ کار پچھلے دنوں ایک سوئس نژاد غیر ملکی مائیکل کے استعمال میں رہی ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"جس قدر جلد ہو سکے اسے تلاش کر کے مجھے رپورٹ دو اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اس ڈپٹی سیکرٹری سے ملنے جا رہا ہوں جس سے جولیا فائل لے آئی تھی"...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

رچرڈ اور مائیکل دونوں کے چہرے مسرت کی شدت سے پھٹے پڑ رہے تھے۔ رچرڈ کے ہاتھ میں فائل تھی جس پر سرخ رنگ کے تین ایکس بنے ہوئے تھے وہ بار بار فائل کو کھول کر اس طرح دیکھتا جیسے فائل کے اندر پوری دنیا کی دولت بند ہو۔

"آپ نے کمال کی منصوبہ بندی کی ہے۔ کاش اس وقت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی حالت دیکھ سکتا جب وہ جولیا سے اس فائل کے بارے میں پوچھے گا اور جولیا اسے بتائے گی کہ اس کے حکم پر اس نے فائل حاصل کر کے اسے پہنچا دی تھی"...... مائیکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن میرا خیال ہے کہ فوری طور پر شاید انہیں اطلاع نہ ہو سکے کیونکہ یہ فائل اگر انہیں فوری چاہئے ہوتی تو یہ اسے ریکارڈ روم میں نہ رکھتے کیونکہ ریکارڈ روم میں وہ فائلیں رکھی جاتی ہیں جن کی فوری

ضرورت نہیں ہوتی"...... رچرڈ نے جواب دیا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈاکٹر واٹسن نے واقعی کمال کر دیا ہے۔ جولیا کے ذہن کو اس طرح کنٹرول کیا ہے کہ جولیا بالکل یہی سمجھتی رہی کہ وہ ایکسٹو کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہی ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اور آپ نے بھی تو سرکاری شناختی کارڈ بنوانے اور دانش منزل کے پیچیدہ نظام کو اس کوٹھی میں نصب کرنے میں کمال کر دیا ہے کہ اب جولیا حلف اٹھا سکتی ہے کہ اس نے دانش منزل سے ہی کارڈ حاصل کیا اور دانش منزل میں ہی فائل پہنچا دی"...... مائیکل نے جواب دیا۔

"ایسا کرنا ضروری تھا۔ ورنہ ڈاکٹر واٹسن کی خفیہ مشین لامحالہ سامنے آجاتی اور یہ بات ڈاکٹر واٹسن کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ وہ اس معاہدے پر ہمارے ساتھ اس شرط پر شریک ہوا تھا کہ اس کی مشین کسی طرح بھی آوٹ نہیں ہونی چاہئے"...... رچرڈ نے کہا۔

"ویسے اگر دیکھا جائے تو اس مشن میں بنیادی کردار میرا رہا ہے۔ اگر میری اتفاق سے جولیا سے ملاقات نہ ہو جاتی اور میں اس سے یہ بات نہ اگلوا لیتا کہ اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے تو آپ کے لئے یہ فائل حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا"...... مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے مائیکل پھر بھی کام تو بہرحال کرنا تھا۔ صرف اتنا تھا کہ جولیا کی بجائے وزارت دفاع کا کوئی اہم افسر ڈاکٹر

واٹسن کا معمول بن جاتا"...... رچرڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... رچرڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں۔ تمہارا فون آیا تھا کہ تم فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہو۔ میں ایک اہم میٹنگ کے لئے گیا ہوا تھا۔ کیا بات ہے"...... راجر نے کہا۔

"کامیابی کی اطلاع دینی تھی"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ کیا مطلب کیا تم نے مشن مکمل کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت اور مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس اور مکمل بھی ایسے بے داغ طریقے سے کیا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہو سکی اور نہ ہو سکے گی"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"یہ تو تمہارا خاصا ہے کہ تم ایسی منصوبہ بندی کرتے ہو کہ جس میں کوئی جھول نہیں ہوتا۔ بہرحال تفصیلات فون پر پوچھنا تو ٹھیک نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ مشن ورک کو فوری طور پر دارالحکومت کے مشہور سی ویو ہوٹل کے مینجر فوسٹر کو پہنچا دو اور پھر اطمینان سے واپس آجاؤ"...... راجر نے کہا۔

"فوسٹر وہ کون ہے"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ پارٹی کا خاص آدمی ہے۔ وہ خود ہی پارٹی تک اسے پہنچا دے گا

ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی"...... راجر نے کہا۔

" لیکن اس سے کیا کہنا ہے اور اس بات کا ثبوت کیسے حاصل کیا جائے گا کہ مشن ورک اس تک پہنچ گیا ہے"...... رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" تم نے اب سے ایک گھنٹے بعد فوسٹر سے اس کے ہوٹل آفس میں جا کر ملاقات کرنی ہے۔ تم نے اسے جا کر کہنا ہے کہ تم سیاح ہو لیکن تمہاری جیب کٹ گئی ہے اور تم چاہتے ہو کہ گریٹ لینڈ سے اس کے توسط سے بنک سے اپنی رقم منگواؤں اور اس دوران وہ تمہیں رقم ادھار دے دے۔ بنیادی بات یہی ہو گی۔ انداز جو تمہاری مرضی آئے اختیار کر لینا۔ وہ رقم پوچھے گا تو تم نے اسے دس ہزار ڈالر کہنا ہے۔ ساتھ ہی اپنا نام بتا دینا۔ اگر مائیکل ساتھ جائے تو اس کے تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ضمانت مانگے گا۔ تم ضمانت میں مشن ورک اسے دے دینا۔ جب وہ مطمئن ہو جائے تو تمہیں دس ہزار ڈالر کے نوٹ دے گا جن میں سے ایک نوٹ کا نمبر ہیڈ کوارٹر کے فون نمبر پر مشتمل ہو گا۔ بس یہی رسید ہو گی تم واپس چلے آنا اور ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ میں ابھی پارٹی سے رابطہ کر کے انہیں بریف کر دیتا ہوں۔ وہ فوسٹر سے بات کر لے گی"...... راجر نے کہا۔

" باس کیا یہ ضروری ہے کہ مشن ورک یہیں پارٹی کے حوالے کیا جائے ہم اپنے ہیڈ کوارٹر میں بھی تو ہینڈ اوور کر سکتے ہیں"...... رچرڈ نے کہا۔

" نہیں ایسا کرنا ضروری ہے۔ میں اس معاملے میں مزید کسی قسم کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتا اور میری پارٹی سے یہی شرط طے ہوئی تھی"...... راجر نے جواب دیا۔

" اوکے ٹھیک ہے میں اور مائیکل ایک گھنٹے بعد سی ویو پہنچ جائیں گے"...... رچرڈ نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو اور بھی اچھا ہے رچرڈ کہ اس قدر اہم پرابلم سے ہم یہیں فارغ ہو جائیں گے"...... مائیکل نے کہا۔

" ہاں ہے تو ایسا لیکن نجانے کیا بات ہے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے ہم کسی انجانے خطرے کی طرف بڑھ رہے ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔

" ارے نہیں۔ اب کیا خطرہ"...... مائیکل نے جواب دیا اور رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد رچرڈ اور مائیکل دونوں سی ویو کے لئے روانہ ہو گئے۔ سرخ رنگ کی نئی فورڈ کار مائیکل نے یہاں کرائے پر کار دینے والی کمپنی سے حاصل کی تھی۔ فورڈ کمپنی کا یہ ماڈل مائیکل کو ذاتی طور پر بے حد پسند تھا اور اس کے پاس ذاتی طور پر بھی یہی گاڑی تھی۔ اس لئے اس نے یہاں بھی اسی گاڑی کا انتخاب کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار آٹھ منزلہ شاندار سی ویو ہوٹل کی پارکنگ میں پہنچ گئی۔ رچرڈ اور مائیکل نیچے اترے اور پھر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ لیکن

وہاں بیٹھے ہوئے افراد کا تعلق انتہائی اعلیٰ سوسائٹی سے تھا۔ہوٹل کا معیار بھی بے حد اعلیٰ نظر آ رہا تھا۔رچرڈ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو غیر ملکی لڑکیاں موجود تھیں۔

"مینجر فوسٹر صاحب سے ملنا ہے میرا نام رچرڈ ہے"...... رچرڈ نے کاؤنٹر پر پہنچ کر بڑے باوقار لہجے میں ایک لڑکی سے کہا۔

"مینجر صاحب اس وقت اپنے خصوصی دفتر میں ہیں۔بہرحال آپ مل لیں وہ فارغ ہی ہیں"...... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے باوردی سپروائزر کو اشارے سے بلایا۔

"یس مس"...... سپروائزر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں مینجر صاحب کے خصوصی آفس پہنچا دو"...... لڑکی نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آیئے سر"...... سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور بائیں ہاتھ کی طرف مڑ گیا۔مینجر فوسٹر کا یہ خصوصی آفس ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں سے ایک کے اندر تھا۔دفتر انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔فوسٹر ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔قومیت کے لحاظ سے وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ لگتا تھا۔خاصا خوش شکل اور سمارٹ آدمی تھا۔وہ دفتر میں اکیلا تھا۔اس نے بڑی گرمجوشی سے رچرڈ اور مائیکل کا استقبال کیا۔

"میرا نام رچرڈ ہے"...... رچرڈ نے ہدایت کے مطابق صرف اپنا تعارف کرایا۔مائیکل کے بارے میں اس نے کوئی بات نہ کی۔

"تشریف رکھیئے میرا نام فوسٹر ہے اور میں اس ہوٹل کا مینجر ہوں۔فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... فوسٹر نے کاروباری لہجے میں کہا۔

"میں سیاح ہوں یہاں آئے ہوئے چند روز ہو گئے ہیں۔آج بازار سے گزر رہا تھا کہ میری جیب کٹ گئی اس طرح اب یہاں میرے پاس ایک ڈالر بھی نہیں رہا۔میرا بنک اکاؤنٹ گریٹ لینڈ میں ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے وہاں سے کچھ رقم منگوا لوں اور جب تک رقم آئے آپ مجھے رقم ادھار دے دیں"...... رچرڈ نے ہدایت کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے رقم منگوانے میں تو خاصی پیچیدگیاں ہوں گی آپ کو کتنی رقم چاہیئے"...... فوسٹر نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف دس ہزار ڈالر"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اگر یہ رقم میں آپ کو دے دوں تو جب تک آپ کی رقم نہ آئے گی میرے پاس اس کی واپسی کی کیا ضمانت ہو گی"...... فوسٹر نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایک فائل ہے۔آپ اسے بطور ضمانت رکھ لیں۔فی الحال تو یہی دے سکتا ہوں ویسے یہ فائل انتہائی قیمتی ہے"۔رچرڈ نے جواب دیا۔مائیکل خاموش بیٹھا ہوا ان دونوں کے درمیان ہونے والی یہ گفتگو سن رہا تھا۔

"دکھایئے تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ کیا یہ اس قابل ہے کہ دس

ہزار ڈالر کے بدلے میں بطور ضمانت رکھی جا سکتی ہے"...... فوسٹر نے کہا تو رچرڈ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ فائل نکال کر فوسٹر کی طرف بڑھادی۔فائل دیکھتے ہی فوسٹر کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔اس نے جلدی سے فائل کھولی اور سرسری طور پر اسے دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے اسے بطور ضمانت رکھا جاسکتا ہے۔میں آپ کو دس ہزار ڈالر دے دیتا ہوں"...... فوسٹر نے کہا اور فائل کو میز پر رکھ کر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک لفافہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور اندر سے نوٹ نکال کر اس نے رچرڈ کی طرف بڑھادیئے۔

"گن لیں پورے دس ہزار ڈالر ہیں"...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے نوٹ لے لئے اور ان کے نمبر دیکھنے لگا۔ایک نوٹ کے نمبر بالکل ان کے ہیڈ کوارٹر کے فون نمبر جیسے تھے۔اس نے چند لمحے انہیں غور سے دیکھا پھر مسکراتے ہوئے اس نے نوٹ اکٹھے کئے اور اپنی جیب میں ڈال لئے۔

"شکریہ جناب اب اجازت"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ میں یہ فائل سیف میں رکھ آؤں"...... فوسٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی اور عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔رچرڈ اور مائیکل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ان کی ذمہ داری ختم ہو چکی تھی۔اب

ان کے لئے کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا کیونکہ ان کے کاغذات اصل تھے اور ان کاغذات کی وجہ سے وہ گریٹ لینڈ کے باشندے تھے اور سیاحت کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے گو مائیکل کا آبائی وطن سوئٹزر لینڈ ہی تھا لیکن وہ طویل عرصہ سے گریٹ لینڈ میں رہ رہا تھا اور اب وہاں کا شہری تھا۔تھوڑی دیر بعد فوسٹر واپس آگیا۔

"اب کام تو ہو گیا اب کچھ دوستانہ باتیں بھی ہو جائیں۔پہلے آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... فوسٹر نے اس بار انتہائی دوستانہ اور بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"جو آپ مناسب سمجھیں پلادیں"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو فوسٹر نے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ہنری میرے سپیشل آفس میں ہوٹل کے سب سے قیمتی مشروب کے تین گلاس بھجوادو"...... فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہمارے ہوٹل کی ایک خصوصی کاک ٹیل سب سے زیادہ مقبول شراب ہے آپ پیئیں گے تو آپ کو بھی پسند آئے گی"۔فوسٹر نے رسیور رکھ کر رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"آپ کے ساتھی شاید گونگے ہیں"...... فوسٹر نے مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ویسے کم گو ہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کم گوئی اچھی عادت ہے ۔آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ میرا مطلب ہے کہ اگر آپ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں تو پھر میرا ہوٹل حاضر ہے"...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مجھے ہوٹل کی رہائش پسند نہیں ۔یہاں کی ایک کالونی ہے ارباب کالونی ۔وہاں کوٹھی عارضی طور پر لے رکھی ہے وہاں رہتے ہیں ۔ویسے بھی شاید آج رات کو یا کل ہم واپس چلے جائیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ارباب کالونی ۔اوہ میں بھی تو وہیں رہتا ہوں ۔آپ کی کوٹھی کا نمبر کیا ہے"...... فوسٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔آپ بھی وہیں رہتے ہیں ویسے وہ خاصی اچھی کالونی ہے ۔ ہماری کوٹھی اے بلاک میں ہے ون ون ٹو نمبر ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اے بلاک اچھا اس لئے آتے جاتے ملاقات نہیں ہو سکی ۔میری رہائش بی بلاک میں ہے کوٹھی نمبر فور تھری ون ۔ اگر آپ آج ڈنر میرے اور میری بیوی لارا کے ساتھ کریں تو مجھے بے حد خوشی ہو گی"...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دعوت کا بے حد شکریہ فی الحال تو ہمارا واپسی کا پروگرام ہے ہاں جب دوبارہ آنا ہوا تو سب سے پہلے آپ کے پاس ہی آئیں گے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ٹرے میں تین گلاس موجود تھے ۔اس

نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"اب آپ گریٹ لینڈ جائیں گے یا کسی اور ملک کی سیاحت کا ارادہ ہے"...... فوسٹر نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو گریٹ لینڈ جانے کا ہی پروگرام ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا اور پھر وہ اسی طرح کی ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے اور مشروب پیتے رہے۔

"اب اجازت دیجئے"...... گلاس ختم کر کے میز پر رکھتے ہوئے رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو فوسٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر مصافحہ کر کے اور دوبارہ ملنے کی بات کر کے رچرڈ اور مائیکل دونوں اس آفس سے نکلے۔ وہی سپروائزر باہر موجود تھا جو انہیں یہاں تک لے آیا تھا۔ وہ انہیں دوبارہ ہال تک لے آیا۔چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھے واپس کوٹھی جا رہے تھے۔

"پتہ نہیں اس فوسٹر کا تعلق کس پارٹی سے ہے ۔ایک تو باس پارٹی کے متعلق کوئی تفصیل نہیں بتاتا"...... مائیکل نے کہا۔

"ہمیں ضرورت ہی کیا ہے ۔ ہمیں اپنے کام کا انتہائی معقول معاوضہ مل جاتا ہے اور بس"...... رچرڈ نے کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ارباب کالونی پہنچ گئی ۔ کوٹھی کے گیٹ پر کار روک کر مائیکل نیچے اترا۔اس نے پھاٹک پر لگا ہوا تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔کار

کو پھاٹک کے اندر لے جا کر اس نے ایک بار پھر اسے روکا نیچے اترا اور واپس جا کر پھاٹک بند کیا اور واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار پورچ میں جا کر رک گئی اور رچرڈ اور مائیکل دونوں نیچے اترے اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"میرا خیال ہے باس کو اطلاع دے دی جائے"...... سٹنگ روم میں کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے رچرڈ نے مائیکل سے کہا۔

"ہاں تاکہ معاملات فائنل ہو جائیں"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"کسی کو فون کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاملات ابھی فائنل ہو جاتے ہیں"...... اچانک ایک آواز انہیں باتھ روم کے دروازے سے سنائی دی اور وہ دونوں بے اختیار حیرت بھرے انداز میں اچھل پڑے۔ باتھ روم کے دروازے پر ایک غیر ملکی کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"خبردار اگر تمہارے ہاتھوں نے جنبش کی تو گولی چلا دوں گا"۔ اس غیر ملکی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... رچرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا جیب کی طرف جاتا ہوا ہاتھ ساکت ہو گیا تھا۔

"میرا تعلق اسی پارٹی سے ہے جس پارٹی سے تم ابھی مل کر آرہے ہو۔ ہمارا اصول ہے کہ ہم اپنے تک پہنچنے والے ہر کلیو کو ختم کر دیا کرتے ہیں۔ چونکہ تم فوسٹر سے مل چکے ہو اس لئے اب تمہاری موت ضروری ہے۔ بتا دوں کہ جو آدمی تمہیں ملا تھا وہ ہوٹل کا اصل

منیجر فوسٹر نہیں تھا۔ اس کا دفتر تو اوپر ہے۔ وہ بیچارہ تو اپنے دفتر میں بیٹھا ہوٹل کے معاملات سے نمٹ رہا ہو گا"...... اس آدمی نے کہا۔

اسی لمحے اچانک مائیکل نے اس آدمی پر چھلانگ لگا دی اور مائیکل کو چھلانگ لگاتے دیکھ کر رچرڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالنے کے لئے ہاتھ جیب میں ڈالا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں مائیکل کی کربناک چیخ پڑی اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم دہکتی ہوئی سلاخ اس کے سینے میں گھس گئی ہو۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ اسی لمحے اسے دوسری سلاخ اپنے سینے میں گھستی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اس کا سانس جیسے گلے میں اٹک گیا۔ اس نے اپنے آپ کو جھٹکا دے کر سانس باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن پر تیزی سے سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو گئے۔

عمران نے کار وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار لاک کر کے وہ ڈپٹی سیکرٹری کے دفتر کی طرف روانہ ہو گیا۔ دانش منزل سے نکلنے کے بعد اچانک اسے خیال آیا تھا کہ اگر وہ براہ راست ڈپٹی سیکرٹری کے پاس چلا گیا تو شاید وہ زبان نہ کھولے اس لئے اس نے کار ایک پبلک بوتھ کے سامنے روکی اور پھر پبلک بوتھ سے اس نے سر سلطان کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ ڈپٹی سیکرٹری وزارت دفاع سے اس کا تعارف کرا دیں اور سر سلطان نے حامی بھر لی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی اس نے ڈپٹی سیکرٹری کے پرسنل سیکرٹری کو اپنا نام بتایا۔ وہ فوراً اسے ڈپٹی سیکرٹری کے پاس چھوڑ آیا۔ ڈپٹی سیکرٹری ادھیڑ عمر آدمی تھے اور شکل وصورت سے انتہائی باوقار اور باکردار لگ رہے تھے۔

"آیئے جناب سر سلطان نے مجھے فون پر آپ کا تعارف کرا دیا ہے اور

میں آپ کا منتظر تھا"...... ڈپٹی سیکرٹری راشد نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم کسی ایسے کمرے میں بات نہیں کر سکتے جہاں کوئی ڈسٹربنس نہ ہو سکے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں کیوں نہیں۔ ادھر سپیشل میٹنگ روم ہے آیئے"۔ ڈپٹی سیکرٹری نے کہا اور عمران کو ساتھ لے کر وہ ایک علیحدہ کمرے میں آ گیا اس نے فون پر پی اے کو کہہ دیا کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ٹرپل ایکس فائل کے بارے میں کس کس کو معلومات تھیں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... ڈپٹی سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

"اس فائل کی اصل اہمیت کے بارے میں اور اس کی وزارت دفاع کے ریکارڈ روم میں موجودگی کے بارے میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اصل اہمیت کے بارے میں دفتر میں سیکرٹری صاحب اور میرے علاوہ کسی کو علم نہیں ہے۔ البتہ جہاں میزائل پر کام ہو رہا ہے وہاں اس بارے میں سب کو معلوم ہے لیکن وہ سب انتہائی محب وطن سائنسدان ہیں اور اس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں"...... ڈپٹی سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پراجیکٹ کہاں مکمل کیا جا رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وزارت دفاع کی ایک خفیہ فیکٹری میں جو دارالحکومت کے مضافات میں واقع ہے۔ وہاں عارضی طور پر فوجی چھاؤنی بنائی گئی ہے اس چھاؤنی کے اندر تو فوجیوں کی یونیفارم کے لئے گارمنٹ فیکٹری بنائی گئی ہے اور نیچے میزائل فیکٹری ہے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کتنے سائنس دان کام کرتے ہیں اور ان میں سے کوئی اگر پچھلے دنوں باہر کسی سرکاری کانفرنس یا کسی سرکاری یا نجی دورے پر گئے ہوں تو ان کے متعلق بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ریکارڈ دیکھ کر بتانا پڑے گا"...... ڈپٹی سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود نمبرز میں سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ایم ایس عملے میں سے کوئی اگر گذشتہ ایک ماہ کے دوران کسی بھی سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہو تو مجھے تفصیلات بتاؤ"...... ڈپٹی

سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر میں تفصیلات لے کر حاضر ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انٹرکام پر بتا دینا یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ سرکاری طور پر بغیر پیشگی اجازت کے ان میں سے کوئی بھی ملک سے باہر تو ایک طرف ملک کے اندر بھی کسی تقریب میں شامل نہیں ہو سکتے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو ڈپٹی سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈپٹی سیکرٹری نے کہا۔

"سر گذشتہ چھ ماہ کے دوران صرف ایک صاحب ڈاکٹر علی شیر صاحب گریٹ لینڈ میں اپنے اعزاز میں ہونے والی ایک تقریب میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ یہ تقریب انہیں ایک بین الاقوامی انعام ملنے کے سلسلے میں منعقد ہوئی تھی وہ ایک ہفتہ باہر رہے تھے اور پھر واپس آ گئے تھے انہوں نے اپنے اس دورے کی سرکاری رپورٹ بھی قانون کے مطابق داخل کرائی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر

دوسری طرف سے ملنے والی اطلاع اس نے حرف بحرف عمران تک پہنچا دی کیونکہ عمران دور بیٹھا ہوا تھا اور انٹرکام میں لاؤڈر موجود نہ تھا۔

"ڈاکٹر علی شیر صاحب کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی فوجی چھاؤنی کے اندر ان کی رہائش گاہیں موجود ہیں۔ چھاؤنی کا نام جی ون ہے اور رہائش گاہوں کے علاقے کو آر ٹی کہا جاتا ہے"...... ڈپٹی سیکرٹری نے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں کہ ڈاکٹر علی شیر کو فون کر کے کہہ دیں کہ وہ لیبارٹری سے اپنی رہائش گاہ پہنچ جائیں میں وہاں پہنچ کر ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور میرا تعارف بھی ان سے کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی بات کر لیتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کو سپیشل پاس بھی جاری کرا دیتا ہوں"...... ڈپٹی سیکرٹری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں اس میٹنگ روم سے نکل کر واپس آفس میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران ایک بار پھر کار میں سوار اس مضافاتی چھاؤنی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا چونکہ اس کے پاس ڈپٹی سیکرٹری کے ذاتی دستخطوں سے جاری کردہ خصوصی پاس موجود تھا اس لئے اسے کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اور وہ فوجی چھاؤنی کے اندر بنی ہوئی انتہائی خوبصورت اور جدید طرز تعمیر کی رہائش گاہوں پر مشتمل علاقے میں داخل ہو گیا۔ اسے بتا دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر علی شیر کا کوٹھی نمبر آٹھ ہے۔ چنانچہ عمران نے کار کوٹھی

نمبر آٹھ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"ڈاکٹر علی شیر صاحب سے ملنا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے"۔ عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھا۔ عمران نے کار اس کے برابر روک دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ نوجوان پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا اور وہ عمران کو ایک سادہ سے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بال آدھے سے زیادہ سفید تھے۔ آنکھوں پر بھاری فریم کا نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا۔ اس نے شرٹ اور پتلون پہنی ہوئی تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر علی شیر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیئے میرا نام ڈاکٹر علی شیر ہے۔ مجھے ڈپٹی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے لیکن میرا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر علی شیر نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب تعلق تو بنانے سے بنتا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے میں سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ڈاکٹر علی شیر کے انتہائی سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"آپ کی بات درست ہے۔ تشریف رکھیئے"...... ڈاکٹر نے کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں مشروبات کی دو بوتلیں ٹشو پیپر میں لپیٹی ہوئی رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک بوتل عمران اور ڈاکٹر علی شیر کے سامنے رکھ دی۔

"یہ میرا بیٹا اعظم ہے۔ یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ ہے"...... ڈاکٹر علی شیر نے نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ نوجوان باہر چلا گیا تو عمران نے بوتل اٹھائی اور اسے سپ کرنا شروع کر دیا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ کو کوئی بین الاقوامی انعام ملا تھا جس کی تقریب کے سلسلے میں آپ گریٹ لینڈ گئے تھے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اس تقریب سے سیکرٹ سروس کو دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ویسے وہاں کوئی ایسی بات تو نہیں ہوئی ہے مجھے سائنس فاؤنڈیشن کی طرف سے میزائل ریسرچ پر انعام دیا گیا تھا۔ یہ انعام سائنس کی دنیا میں کافی بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ اس انعام کے سلسلے

میں گریٹ لینڈ میں ایک سائنسی تنظیم نے تقریب کا انعقاد کیا تھا جس میں دنیا بھر سے وہ سائنس دان شامل ہوئے تھے جن کا تعلق میزائل ریسرچ سے ہے۔ اس کا مہمان خصوصی میں تھا"...... ڈاکٹر علی شیر نے جواب دیا۔

"اس رسمی تقریب کے علاوہ بھی تو آپ کی ملاقات دوسرے سائنس دانوں سے ہوتی رہی ہوں گی۔ آپ وہاں ایک ہفتہ رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ملاقاتیں بھی ہوئیں اور مختلف نجی دعوتیں بھی۔ لیکن آپ یہ سب کچھ آخر کیوں پوچھ رہے ہیں"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"آپ کو ٹرپل ایکس فائل کے بارے میں تو معلوم ہے کہ وہ کس فارمولے کی فائل ہے اور کیسے حاصل کی گئی ہے اور جس میزائل پر آپ کام کر رہے ہیں اس میں اس ٹرپل ایکس فائل کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی شیر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں ہاں۔ بالکل معلوم ہے اور مجھے معلوم نہ ہو تو اور کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔ اس سیکشن کا انچارج بھی تو میں ہی ہوں"۔ ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"یہ فائل وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے انتہائی پراسرار انداز میں اڑا لی گئی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر علی شیر کی آنکھیں اس طرح پھٹ گئیں جیسے اسے اچانک نظر آنا بند ہو گیا ہو۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ٹرپل ایکس فائل اڑا لی گئی

ہے"...... ڈاکٹر علی شیر نے رک رک کر یوں کہا جیسے بولتے ہوئے انہیں بے حد تکلیف ہو رہی ہو۔

"جی ہاں اور آپ زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ اس صورت میں اس میزائل کا کیا حشر ہوگا جو آپ سب مل کر بنا رہے ہیں اور جس پر نہ صرف پاکیشیا کا اربوں روپیہ لگ چکا ہے بلکہ پاکیشیا کے دفاع کا مستقبل بھی اس پر منحصر تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو قومی المیہ ہے۔ یہ تو۔ یہ تو۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب ہم نے یہ فائل ہر قیمت پر واپس لے آنی ہے لیکن اس بار مجرموں نے ایسا کھیل کھیلا ہے کہ ان کا سرے سے کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ یہ بات تو طے ہے کہ اس فائل کے بارے میں یا تو آپ کی فیکٹری کے سائنس دان جانتے تھے یا پھر سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری وزارت دفاع اور کسی کو علم نہ تھا۔ حتیٰ کہ حکومت ایکریمیا کو بھی علم نہ تھا ورنہ وہ اسے ویسے ہی دباؤ ڈال کر واپس لے لیتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجرموں کو کیسے اس بات کا علم ہوا کہ یہ فائل پاکیشیا میں موجود ہے اور وزارت دفاع کے ریکارڈ روم میں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں واقعی ہے تو اہم سوال"...... ڈاکٹر علی شیر نے جواب دیا۔

"گزشتہ ایک ماہ کے دوران آپ ملک سے باہر گئے ہیں۔ آپ کے علاوہ آپ کی فیکٹری کا اور کوئی سائنسدان باہر نہیں گیا"...... عمران

نے کہا تو ڈاکٹر علی شیر بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں غدار ہوں۔ میں نے مجرموں کو بتایا ہے۔ حالانکہ اس فائل کے حصول میں ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹوں کے ساتھ مل کر میں نے سب سے زیادہ جدوجہد کی تھی اور حکومت نے اس کے اعتراف میں مجھے سرکاری طور پر ستارہ پاکیشیا کا تمغہ دیا تھا"...... ڈاکٹر علی شیر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی نیت پر شک نہیں کر رہا ڈاکٹر صاحب۔ اگر مجھے شک ہوتا تو اب تک نجانے آپ کس قدر خوفناک عذاب سے گزر چکے ہوتے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ہمارے ملک کے انتہائی محب وطن سائنس دان ہیں اور میں آپ کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ آپ کی کسی نہ کسی بات کی وجہ سے مجرموں تک اس کی اطلاع پہنچی ہے۔ آپ یاد کریں کہ کسی محفل میں یا کسی بھی آدمی کے ساتھ اس موضوع پر آپ کی بات ہوئی ہو۔ انتہائی ٹھنڈے دماغ سے سوچیے یہ ملک و قوم کا مسئلہ ہے۔ صرف آپ کا یا میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر آپ کو یہ بات یاد آجائے کہ کن لوگوں کے ساتھ یا کن لوگوں کے سامنے یہ بات ہوئی ہے تو ہم ان مجرموں تک پہنچ کر وہاں سے فائل واپس لا سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر علی شیر کا غصے کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہوتا چلا گیا۔

"اوہ اوہ ۔ ہاں نادانستہ طور پر ایسا ہو سکتا ہے ۔ بہرحال وہاں ساری باتیں میزائل ریسرچ کے سلسلے میں ہوتی رہی ہیں"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں ۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔

"اوہ اوہ مجھے یاد آگیا اور اس وقت تو میں سمجھ نہ سکا تھا لیکن اب ساری بات مجھے سمجھ آرہی ہے ۔ ایک ہوٹل کے چھوٹے ہال میں گریٹ لینڈ کے سائنس دان ڈاکٹر برنارڈ نے اچانک ٹرپل ایکس میزائل ٹیکنالوجی کے بارے میں بات شروع کر دی اور پھر محفل میں موجود سائنس دانوں نے اس پر باتیں کیں ۔ ان سب کی رائے یہی تھی کہ ٹرپل ایکس ناممکن ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ اب آپ کو کیسے سمجھاؤں کہ ٹرپل ایکس کیا ہوتا ہے ۔ آپ کا تعلق تو سائنس سے نہیں ہے"...... ڈاکٹر علی شیر نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

"ٹرپل ایکس کا مطلب ہے کہ میزائل سو فیصد ٹارگٹ حاصل کرے ۔ یہی مطلب ہے ناں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر علی شیر بے اختیار چونک پڑے ۔

"اوہ ہاں آسان لفظوں میں تو یہی کہا جا سکتا ہے ۔ بہرحال وہاں موجود تمام سائنس دانوں کی حتمی رائے یہی تھی کہ ایسا ہونا ناممکن ہے جس پر مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے کہہ دیا کہ نہ صرف ایسا ممکن ہے

بلکہ ایکریمیا نے اس ٹیکنالوجی کو تیار بھی کر لیا ہے اور ٹرپل ایکس میزائل ان کے خفیہ دفاع میں شامل بھی ہیں ۔ اس پر سب نے مجھے یکسر اور انتہائی بے رحمی سے جھٹلا دیا جس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہہ دیا کہ عنقریب پاکیشیا بھی ٹرپل ایکس میزائل کا دھماکہ کرے گا ۔ ہم نے بھی ٹرپل ایکس ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہے اور ہم اسے تیار کر رہے ہیں ۔ ہمارے پاس ٹرپل ایکس ٹیکنالوجی فائل موجود ہے ۔ بس غصے ضد اور پاکیشیا کی برتری کے سلسلے میں نہ چاہنے کے باوجود یہ سب باتیں میرے منہ سے خود بخود نکلتی چلی گئیں ۔ اس پر ڈاکٹر برنارڈ نے بڑے استہزائیہ انداز میں کہا کہ پاکیشیا تو اس فائل کی حفاظت کرنے کا بھی اہل نہیں ہے ۔ وہ ٹرپل ایکس میزائل کیسے تیار کر سکتا ہے اس پر مجھے مزید غصہ آگیا اور میں نے بتا دیا کہ یہ فائل انتہائی محفوظ ہے ۔ وزارت دفاع کے ریکارڈ روم جس میں یہ فائل موجود ہے وہاں سے کسی طور پر بھی فائل نہیں اڑائی جا سکتی ۔ اس کے بعد موضوع بدل گیا یا بدل دیا گیا ۔ پھر محفل برخاست ہو گئی اور میں اپنی رہائش گاہ پر چلا آیا اس کے بعد ڈاکٹر برنارڈ سے دوبارہ ملاقات ہی نہ ہوئی اور میرے ذہن سے بھی یہ سب کچھ اتر گیا ۔ اب آپ نے بات کی ہے تو یہ سب کچھ میرے ذہن میں تازہ ہوا ہے"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔

"اس ہوٹل میں اور کون کون تھا"...... عمران نے پوچھا ۔

"ڈاکٹر برنارڈ کے دوست ہی تھے ۔ بہرحال تھے گریٹ لینڈ کے ہی

سائنس دان باہر کا کوئی آدمی نہ تھا سوائے میرے"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"کیا اس سے پہلے ڈاکٹر برنارڈ سے اس موضوع پر آپ کی بات ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر برنارڈ سے۔ہاں تقریب کے دوران بس ویسے ہی سرسری طور پر بات ہوئی تھی بہت مختصر سی۔کسی سائنسی ترکیب پر بات ہوئی تھی لیکن یہ گفتگو بے حد مختصر تھی"...... ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"ڈاکٹر برنارڈ صاحب کا کوئی پتہ تاکہ ہماری ان سے ملاقات ہو سکے یا فون پر بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"وہ گریٹ لینڈ کی میزائل بنانے والی ایک سرکاری فیکٹری کے انچارج ہیں۔بظاہر یہ فیکٹری الیکٹرونک کھلونے بنانے کا کام کرتی ہے اور پوری دنیا میں مشہور ہے۔کلڈوگل نوائے کمپنی۔ڈاکٹر برنارڈ اس کا ڈائریکٹر جنرل ہے لیکن درپردہ وہاں میزائل بنانے کا کام ہوتا ہے۔اس نوائے کمپنی کے آفس میں ڈاکٹر برنارڈ سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔ڈاکٹر علی شیر نے کہا۔

"اوکے بہت شکریہ۔اب آپ نے ایک کام کرنا ہے کہ آپ نے کسی سے ان باتوں کا ذکر نہیں کرنا۔اور نہ ہی ڈاکٹر برنارڈ سے فون پر کوئی بات کرنی ہے۔اگر ان مجرموں کو ذرا بھی شک ہو گیا کہ آپ نے اس موضوع پر سیکرٹ سروس سے کوئی بات کی ہے تو پھر آپ کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں خیال رکھوں گا"...... ڈاکٹر علی شیر نے جواب دیا تو عمران ان سے اجازت لے کر ڈرائنگ روم سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ایک اہم کلیو ہاتھ آگیا تھا اور وہ اب گریٹ لینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کے ذریعے اس ڈاکٹر برنارڈ کو چیک کرانا چاہتا تھا کہ فائل اس تک پہنچ گئی ہے یا نہیں۔

ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ م
رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ آگے بڑھ کر میز کے ساتھ مو
کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا
"یس واسکر بول رہا ہوں" ...... ادھیڑ عمر کے لہجے میں سختی تھی۔
"راجر بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے ایک کرخت
آواز سنائی دی۔
"اوہ راجر تم۔ کیا رہا مشن کا" ...... واسکر نے چونک کر تیز لہجے میں
پوچھا۔
"کامیابی باس۔ وہ دونوں ختم ہو چکے ہیں" ...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔
"تفصیل بتاؤ" ...... واسکر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"آپ کا فون ملتے ہی میں ارباب کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا

گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ میں عقبی طرف سے اندر کود گیا۔ کوٹھی خالی
پڑی ہوئی تھی۔ میں سٹنگ روم کے باتھ روم میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ دونوں وہاں آگئے۔ ان کے حلیے وہی تھے جو آپ نے بتائے
تھے۔ وہ اپنے کسی باس کو فون کر کے اطلاع دینا چاہتے تھے کہ میں
باتھ روم سے باہر آگیا۔ انہوں نے مجھ پر حملے کی کوشش کی لیکن آپ
جانتے ہیں کہ راجر پر حملہ کرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ میں نے
فائر کھول دیا اور دونوں ڈھیر ہو گئے۔ میں اس وقت تک وہاں رکا رہا
جب تک تصدیق نہ ہو گئی کہ وہ دونوں ختم ہو گئے ہیں۔ پھر میں نے
آپ کے حکم کے مطابق ان کی جیبوں سے بٹوے نکال لئے جن میں
بھاری کرنسی کے ساتھ ساتھ وہ ایک ہزار ڈالر کے نوٹ بھی تھے جو
آپ نے دیئے تھے۔ اس کے علاوہ بھی میں نے ان کے سارے سامان
کی تلاشی اس انداز میں لی جیسے میں نے وہاں ڈاکہ ڈالنا ہو۔ کافی کرنسی
ان کے بیگ میں موجود تھی وہ بھی میں نے اڑا لی۔ اس کے بعد خاموشی
سے عقبی طرف سے باہر آکر اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور اب وہاں سے
آپ کو کال کر رہا ہوں" ...... راجر نے جواب دیا۔
"کسی نے چیک تو نہیں کیا۔ کسی ہمسائے نے۔ کوئی تمہاری
فائرنگ کی آوازیں سن کر تو نہیں آیا" ...... واسکر نے تیز لہجے میں
کہا۔
"باس آپ مجھے احمق سمجھتے ہیں میری ساری زندگی ایسے ہی کاموں
میں گزری ہے۔ میں انتہائی قیمتی سائیلنسر لگا ریوالور لے کر گیا تھا اس

لئے کسی آواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوٹھی کے اندر جاتے اور باہر آتے مجھے کسی نے نہیں دیکھا اور کوٹھی کے اندر میں اپنا کوئی کلیو چھوڑ کر نہیں آیا"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ وہ خصوصی نوٹ مجھے پہنچا دو باقی کرنسی تم رکھ لو"...... واسکر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ اے ایس کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"واسکر بول رہا ہوں باس سے بات کراؤ"...... واسکر نے کہا۔

"اوہ اچھا ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پیٹرسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"واسکر بول رہا ہوں باس"...... واسکر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"فائل مجھے مل گئی ہے کلیو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اب کیا حکم ہے"...... واسکر نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پروگرام کے مطابق میں نے مینجر فوسٹر کو اس کے دفتر میں چھوڑا

خود فوسٹر بن کر نیچے اس کے خاص دفتر میں پہنچ گیا۔ کاؤنٹر پر کہہ دیا گیا کہ فوسٹر خصوصی دفتر میں ہے اس لئے اگر کوئی اس سے ملنے آئے تو اسے خصوصی دفتر میں بھیج دیا جائے۔ اس کے بعد رچرڈ ایک اور وئس نژاد نوجوان کے ساتھ آیا۔ تمام کوڈ دوہرائے گئے۔ میں نے اس سے فائل لے لی اور اسے مخصوص نوٹ دوسرے نوٹوں کے ساتھ دے دیا۔ پھر میں نے دوستانہ انداز میں ان سے ان کی رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لیں۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے راجر کو فون کر کے کہہ دیا کہ وہ ان کی رہائش گاہ پر ان سے پہلے پہنچ جائے اور انہیں ہلاک کر کے ان کی جیب سے وہ مخصوص نوٹ حاصل کرے اور وہاں اس طرح کے حالات پیدا کر دے جیسے ڈاکہ پڑا ہو چونکہ اتفاق سے ان کی رہائش گاہ بھی اسی کالونی میں تھی جس میں راجر کی رہائش گاہ ہے اس لئے راجر ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے پہنچ گیا اور اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ اب ہم تک فائل پہنچنے کا کلیو مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے"۔ واسکر نے جواب دیا۔

"گڈ تم فائل کو فوراً گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں سپیشل سیکرٹری مادام فلاور کو پہنچا دو۔ تم نے اسے صرف اتنا کہنا ہے کہ یہ فائل فوسٹر نے بھیجی ہے لیکن فائل تم نے خود جا کر اس کی رہائش گاہ پر دینی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے لیکن باس رچرڈ اور اس کے ساتھی کے اس طرح قتل ہونے پر ہائی ٹاور کا چیف راجر یہ بات سمجھ نہیں جائے گا کہ انہیں ہم

نے ختم کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے بارے میں انتقامی کارروائی کرتے ہوئے حکومت پاکیشیا کو مخبری کر دے"...... واسکر نے کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ سب کچھ اس سے پہلے سے طے کر لیا گیا تھا۔ اس کے دو آدمیوں کی زندگیوں کی قیمت اسے پہلے ادا کر دی گئی تھی۔ ایسی تنظیموں میں افراد کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اصل اہمیت کام اور دولت کی ہوتی ہے۔ راجر کے ان دونوں آدمیوں کے عوض جتنی دولت اس نے ہم سے حاصل کر لی ہے اس سے وہ پوری نئی تنظیم بنا سکتا ہے۔ تم اس بات کی فکر نہ کرو تمہیں اس فائل کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ اس فائل کے بدلے میں حکومت گریٹ لینڈ اپنا آدھا ملک بھی فروخت کر سکتی ہے"...... پیٹرسن نے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے باس میں اس مادام فلاور سے بات کرتا ہوں"۔ واسکر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن سارا کام انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے ہونا چاہئے" پیٹرسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا واسکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ اس سے فون جو براہ راست تھا اس کا تعلق ہوٹل ایکس چینج سے ہو گیا۔

"یس سر"...... آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"واسکر بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سفارت خانے کی سپیشل سیکرٹری مادام فلاور سے میری بات کراؤ"...... واسکر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور واسکر نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس واسکر بول رہا ہوں"...... واسکر نے کہا۔

"مادام فلاور سے بات کریں"۔ دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بات کراؤ"...... واسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کر دیا تاکہ آپریٹر ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکے۔

"ہیلو فلاور بول رہی ہوں"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ بے حد مترنم تھا۔

"ہوٹل سی ویو سے واسکر بول رہا ہوں۔ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ ایک فائل جو فوسٹر نے بھجوائی ہے آپ تک پہنچا دوں"...... واسکر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ضرور"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ یہ کام آپ کی رہائش گاہ پر ہونا چاہئے"...... واسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم آجاؤ۔ میں رہائش گاہ پر جا رہی ہوں۔ میری رہائش گاہ سفارت خانے کی حدود میں نہیں ہے بلکہ میں زید ٹاؤن کی کوٹھی نمبر فائیو تھری ٹائیو اے بلاک میں رہتی ہے۔ تم آدھے گھنٹے بعد آجانا۔

"اس دوران میں پہنچ جاؤں گی" ...... مادام فلاور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں" ...... واسکر نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور عقبی دیوار میں واقع ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس کے سب سے نچلے خانے کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے سائیڈ میں ابھرے ہوئے حصے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی الماری کے اوپر والے خانے گھوم گئے۔ اب ان خانوں میں پہلے سے مختلف چیزیں موجود تھیں۔ واسکر نے ایک خانے میں موجود خاکی کاغذ کا لمبا سا لفافہ اٹھایا اسے کھول کر دیکھا اس میں ٹرپل ایکس فائل موجود تھی۔ اس نے لفافہ بند کیا اور پھر اسے موڑ کر اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اس کے بعد اس نے پہلے کی طرح نچلے خانے میں ہاتھ ڈال کر الماری کے خانے گھمائے اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار سی ویو ہوٹل سے نکل کر زید ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ اسے یہاں آئے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا اور اس نے یہاں کا نقشہ اچھی طرح سمجھ لیا تھا اس لئے بڑی بڑی کالونیوں کے راستے اسے معلوم تھے۔ تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ زید ٹاؤن کی مطلوبہ کوٹھی تک پہنچ گیا۔ اس نے کار بند گیٹ پر روکی اور نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ستون پر لگے ہوئے ڈور

مائیک سے فلاور کی آواز سنائی دی۔

"گیٹ پر کون ہے" ...... فلاور کا لہجہ اسی طرح بے حد مترنم تھا۔

"واسکر" ...... واسکر نے جواب دیا۔

"اوہ گیٹ کھلا ہوا ہے پلیز اندر آ جائیں" ...... مائیک سے آواز سنائی دی تو واسکر نے آگے بڑھ کر کوٹھی کے چھوٹے گیٹ کو دھکیلا تو گیٹ کھلتا چلا گیا وہ اندر داخل ہوا۔ کوٹھی متوسط ٹائپ کی تھی۔ پورچ میں سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی جس پر سفارت خانے کی مخصوص نمبر پلیٹ بھی موجود تھی۔ اس نے ایک نظر کوٹھی پر ڈالی اور پھر مڑ کر اس نے بڑا پھاٹک خود ہی کھولا اور کار میں جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے پھاٹک کے اندر کر کے کچھ فاصلے پر روکی اور ایک بار پھر نیچے اتر کر اس نے گیٹ بند کر دیا اور ایک بار پھر وہ کار میں بیٹھا اور کار کو چلاتا ہوا پورچ میں لے آیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اسی لمحے برآمدے میں ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی نمودار ہوئی جس کے جسم پر باتھنگ گاؤن تھا۔

"آئی ایم سوری مسٹر واسکر آپ کو تکلیف ہوئی۔ دراصل میری عادت ہے کہ میں جب کام سے فارغ ہو کر آتی ہوں تو سب سے پہلے غسل کرتی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ آپ میرے غسل کرنے کے بعد آئیں گے لیکن آپ اس وقت آئے جب میں باتھ روم میں تھی اس لئے آپ کو یہ ساری تکلیف خود کرنی پڑی" ...... لڑکی نے اسی طرح مترنم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ

بڑھا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن کیا آپ نے یہاں ملازم نہیں رکھے ہوئے"...... واسکر نے مصافحہ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں ملازم میرے نجی معاملات میں مداخلت کر سکتے ہیں اور میں اپنے نجی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت برداشت کرنے کی عادی نہیں ہوں"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو واسکر بھی مسکرا دیا۔

"آیئے ادھر میرے خاص کمرے میں آجایئے"...... فلاور نے مڑ کر درمیانی گیلری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور واسکر اس کے پیچھے چل دیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گئے جو انتہائی قیمتی ساز و سامان سے مزین تھا۔

"تشریف رکھیں میں لباس تبدیل کر کے ابھی آتی ہوں"۔ فلاور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ واسکر کرسی پر خاموش بیٹھا کمرے کا جائزہ لیتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد فلاور واپس آئی تو اس کے جسم پر شوخ رنگ کا اسکرٹ تھا۔ اس نے بالوں کو برش کر لیا تھا اور چہرے پر میک اپ کے ہلکے لیکن ماہرانہ ٹچز صاف دکھائی دے رہے تھے اس نے ایک طرف موجود ریک میں سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی۔ اسے واسکر کے سامنے میز پر رکھا اور پھر میز کے نچلے حصے سے دو گلاس اٹھا کر اس نے اوپر رکھے۔ بوتل کھول کر اس نے دونوں

گلاس بھرے۔

"لیجئے کامیابی کے نام"...... فلاور نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا تو واسکر نے بھی مسکراتے ہوئے گلاس اٹھایا۔ دونوں نے ایک دوسرے کے گلاس کو خیر سگالی کے اظہار کے طور پر ٹچ کیا اور پھر شراب کے گھونٹ لے کر گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

"جی اب فرمایئے"...... فلاور نے کہا۔

"فوسٹر نے ایک فائل بھیجی"...... واسکر نے کہا۔

"اوہ ہاں دیجئے۔ سفارتی بیگ دو گھنٹے بعد جانے والا ہے میں اسے اس میں ڈال دوں گی"...... فلاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو واسکر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ فائل والا لفافہ نکالا اور اسے فلاور کی طرف بڑھا دیا۔ فلاور نے لفافے میں سے فائل نکالی ایک نظر اسے دیکھا اور پھر لفافے میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں یہ اہم فائل سیف میں رکھ آؤں"...... فلاور نے کہا تو واسکر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فلاور فائل اٹھائے تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"تو یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ فائل کو سفارتی بیگ کے ذریعے پاکیشیا سے نکالا جائے ٹھیک ہے اچھا محفوظ طریقہ ہے"...... واسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور فلاور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کی یہاں آمد کے بارے میں آپ کے علاوہ اور کتنے افراد کو علم

ہے"۔۔۔۔۔ فلاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا اس کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

"میرے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں کیوں آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔۔۔۔۔ واسکر نے چونک کر پوچھا۔

"احتیاطاً پوچھ لیا تھا"۔۔۔۔۔ فلاور نے جواب دیا اور اپنا گلاس ختم کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے واسکر نے بھی گلاس میز پر رکھا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے۔ ارے ارے۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ میرا جسم تو حرکت نہیں کر رہا کیا مطلب"۔۔۔۔۔ بولتے بولتے یکلخت واسکر نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اسے واقعی اچانک احساس ہوا تھا کہ اس کا جسم ساکت ہو گیا ہے۔

"یہ اس شراب کا اثر ہے مسٹر واسکر میں نے ڈریسنگ روم میں پہلے ہی ایک خاص گولی منہ میں ڈال لی تھی جس کی وجہ سے اس کا اثر مجھ پر نہیں ہوا لیکن آپ پر اس نے اثر کر دیا"۔۔۔۔۔ فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم مم مگر"۔۔۔۔۔ واسکر نے بولنا چاہا لیکن یہی الفاظ بمشکل اس کے منہ سے نکلے اور پھر زبان بھی حرکت کرنے سے قاصر ہو گئی۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی خاص چکر میں پھنس گیا ہے لیکن وہ اس وقت واقعی بری طرح بے بس ہو گیا تھا۔

"یہ اس لئے کیا گیا ہے مسٹر واسکر کہ تم انتہائی خطرناک اور تیز

جولیا اپنے فلیٹ میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک میگزین پڑھنے میں مصروف تھی چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کافی دنوں سے کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ زیادہ وقت اپنے فلیٹ میں گزارتی تھی۔ البتہ ساتھیوں میں سے کوئی نہ کوئی آنکلتا تھا اور اس طرح اس کا وقت اچھا گزر جاتا تھا اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا نے چونک کر میگزین سائیڈ میز پر رکھا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی ساتھی آیا ہو گا۔

"کون ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"تنویر ہوں۔ میرے ساتھ خاور بھی ہے"۔۔۔۔۔ باہر سے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

"آؤ"۔۔۔۔۔ جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور تنویر اور خاور

دونوں اندر داخل ہو گئے لیکن جولیا ان کے دونوں کے چہروں پر موجود تاثرات دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔ان دونوں کے چہروں پر پتھریلی سنجیدگی نمایاں تھی۔

"کیا بات ہے خیریت ہے"...... جولیا نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے یہ امید نہ تھی مس جولیا"...... تنویر نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اس کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے نجانے کتنے عرصے سے رکا ہوا طوفان اچانک پھٹ پڑا ہو۔

"کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو کیسی امید"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ تصور بھی نہ تھا کہ تم ملک و قوم سے اس طرح غداری بھی کر سکتی ہو"...... تنویر نے اور زیادہ بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے یکلخت سرخ پڑ گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو کیا تم نشے میں ہو یا ذہنی توازن کھو چکے ہو"...... جولیا کے لہجے میں بھی بے پناہ تلخی آ گئی تھی۔اس دوران وہ تینوں سٹنگ روم میں پہنچ چکے تھے۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے مس جولیا ہمیں یہ سب کچھ معلوم کر کے حقیقتاً دلی صدمہ ہوا ہے"...... اس بار خاور نے بھی انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم پاکیشیا کے ساتھ غداری کرو گی اور

تنویر تمہیں معاف کر دے گا۔نہیں مس جولیا میں ملک و قوم کے مفادات کے سامنے کسی رشتے اور کسی دوستی کی پرواہ نہیں کیا کرتا اور ابھی معاملات زیر انکوائری ہیں۔اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ واقعی تم نے پاکیشیا سے غداری کی ہے تو پھر سب سے پہلے تنویر کی گولی تمہارے جسم میں داخل ہو گی اور میں تمہاری لاش کو کسی قبر میں ڈالنے کی بجائے کسی گٹر میں پھینکنا زیادہ پسند کروں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔اس وقت وہ تنویر نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا جو جولیا کی صرف ایک مسکراہٹ پر پھول کی طرح کھل اٹھتا تھا۔

"یہ۔یہ سب کیا ہے۔یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔کس نے غداری کی ہے۔کیسی انکوائری۔کیا تم سب اچانک پاگل ہو گئے ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید غصے کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے کی ہے غداری۔تم نے وزارت دفاع سے فائل حاصل کی ہے اور اب وہ فائل غائب ہے۔بولو کہاں ہے فائل۔کس کو دی ہے تم نے"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔نکل جاؤ میرے فلیٹ سے۔آئی سے گٹ آؤٹ"...... جولیا نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب غصے کی انتہا پر پہنچ چکی ہے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"اس طرح ہم نہیں جا سکتے مس جولیا تمہیں وضاحت کرنی پڑے گی کہ تم نے وہ فائل کسے دی ہے اور یہ وضاحت ابھی اور اسی وقت ہو گی"...... تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیا ہو رہا ہے۔ کیا بات ہے"...... اچانک دروازہ کھلنے اور عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم تمہاری یہ جرأت کہ مجھ پر آنکھیں نکالو میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے الماری کی طرف مڑی لیکن اسی لمحے تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن عمران نے اس کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں پاگل ہو گئے ہو"...... عمران کے لہجے میں یکلخت سرد مہری اتر آئی تھی۔

"ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اس عورت کو پاکیشیا نے عزت دی مقام دیا لیکن اس نے اسی ملک سے غداری کی۔ اس نے اس کی فائل دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دی۔ میں اس کو بوٹیاں اڑا دوں گا۔ میں اس کی ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالوں گا"...... تنویر نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اس کا انداز واقعی پاگلوں جیسا تھا۔

اسی لمحے جولیا نے الماری میں سے ریوالور نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑتی خاور نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا۔

"یہ مجھے دو۔ یہ مجھے دو۔ میں اس کو گولیوں سے اڑا دوں گی۔ اس

نے مجھ پر شک کیا ہے میں اسے فنا کر دوں گی"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"دونوں خاموش ہو جاؤ ورنہ"...... یکلخت عمران نے غراتے ہوئے کہا اور جولیا اور تنویر جو واقعی غصے سے پاگل ہو رہے تھے یکلخت بے حس و حرکت ہو گئے۔ عمران کے لہجے میں نجانے ایسی کیا بات تھی کہ ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان دونوں کے جسم بے حس و حرکت ہو گئے ہوں۔

"سنو اگر تم دونوں نے اس طرح کا رویہ دوبارہ اپنایا تو پھر تم دونوں میرے ہاتھوں انجام کو پہنچ جاؤ گے سمجھے۔ بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ تم بتاؤ تنویر"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے ملک سے غداری کی ہے۔ یہ ملک دشمن مجرموں سے مل گئی ہے۔ اس نے ملک کی انتہائی قیمتی فائل غائب کر دی ہے"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ پاگل ہو گیا ہے"...... جولیا نے بھی اسی طرح پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا تنویر کہ جولیا نے غداری کی ہے۔ کس نے بتایا ہے تمہیں"...... عمران کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ اس کی شرمناک غداری کی تفصیل بتاتا ہوں۔ یہ تین دن فلیٹ سے غائب رہی ہے۔ اس کے

ساتھ اس کا کوئی کلاس فیلو مائیکل رہا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق یہ مائیکل کے ساتھ شمالی علاقوں کی سیر کے لیے گئی تھی۔ یہاں تک تو کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن پھر یہ اس مائیکل کے ساتھ وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ پہنچی۔ مائیکل باہر کار رہا۔ یہ ڈپٹی سیکرٹری سے جا کر ملی۔ اس نے وہاں اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف کہا اور کوئی فرضی اور جعلی شناختی کارڈ دکھایا وہاں سے انتہائی اہم فائل یہ کہہ کر حاصل کی ہے کہ یہ فائل چیف کو پہنچانی ہے۔ پھر جب یہ باہر آئی تو مائیکل اس کے ساتھ تھا۔ پھر یہ مائیکل کے ساتھ ارباب کالونی چلی گئی اور وہاں سے اپنے فلیٹ آگئی۔ اسے وہ مائیکل یہاں چھوڑ کر چلا گیا اور اب معلوم ہوا ہے کہ وہ فائل غائب ہو چکی ہے۔ وہ مائیکل بھی غائب ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے کہ یہ پاکیشیا سے غداری نہیں ہے"...... تنویر نے پہلی بار تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے چیف کے حکم پر فائل حاصل کی اور دانش منزل پہنچا دی۔ چیف نے مجھ سے خود پوچھا تھا میں نے اسے بتا دیا تھا"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف انکوائری کرا رہا ہے اس لیے اس نے تمہیں فی الحال چھوڑ دیا ہے۔ جس وقت انکوائری مکمل ہوئی تم خارش زدہ کتیا کی طرح سڑکوں پر گھسٹتی پھرو گی اور میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گا"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے یہ سب کچھ"...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں پوچھا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل اس مائیکل کے خلاف انکوائری کر رہے ہیں۔ جولیا کو اس مائیکل کے ساتھ میں نے بھی دیکھا تھا۔ میں اپنے ایک پڑوسی کے کام کی وجہ سے وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ گیا تھا۔ میں جب وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ کے آؤٹ گیٹ میں داخل ہوا تو میں نے جولیا کو اس مائیکل کے ساتھ کار سے اترتے ہوئے دیکھا۔ جولیا نے مجھے دیکھا لیکن اس طرح نظرانداز کر دیا جیسے وہ مجھے پہچانتی ہی نہ ہو اس کی آنکھوں میں شناسائی کی معمولی سی چمک بھی نہ تھی۔ مجھے غصہ تو بہت آیا لیکن وہاں رش تھا اس لئے میں نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ میں اوپر دفتر میں چلا گیا تو وہاں میں نے ایک بار پھر ان دونوں کو دیکھا وہ مائیکل بڑے تحکمانہ لہجے میں جولیا سے کچھ کہہ رہا تھا چونکہ یہ دونوں سوئس زبان بول رہے تھے جو میری سمجھ میں نہ آئی تھی اس لئے میں سمجھ نہ سکا کہ وہ اسے کیا کہہ رہا ہے۔ جولیا نے وہاں بھی مجھے نظرانداز کر دیا۔ میں اس لئے خاموش ہو گیا کہ مجھے خیال آگیا کہ شاید جولیا کسی خاص مشن پر ہے اور چاہتی ہے کہ میں مداخلت نہ کروں اس لئے میں خاموشی سے اس دفتر چلا گیا جہاں مجھے کام تھا۔ واپسی پر جب میں پارکنگ سے کار نکال کر باہر آیا تو میں نے جولیا اور اس مائیکل کو سرخ رنگ کی کار میں بیٹھے واپس جاتے دیکھا۔ وہ دونوں اس طرح ہنس ہنس کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جیسے کوئی بہت بڑا معرکہ مار کر آئے ہوں۔ میں ان کے تعاقب میں گیا اور پھر میں نے ان دونوں

کو ارباب کالونی کی ایک کوٹھی میں کار سمیت داخل ہوتے دیکھا۔ میں
نے کار ایک طرف روک دی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جولیا اس کار میں
مائیکل کے ساتھ کوٹھی سے باہر نکلی میں نے ایک بار پھر تعاقب کیا اور
مائیکل اسے اس کے فلیٹ کے نیچے چھوڑ کر کار لے کر واپس چلا گیا۔
میں نے پھر تعاقب کیا تو مائیکل اسی کوٹھی میں واپس چلا گیا تھا۔ چونکہ
جولیا کا انداز نارمل تھا اس لیئے میں خاموش ہو گیا۔ میں یہی سمجھا تھا کہ
جولیا یہ سب کچھ کسی خاص مقصد کے لیئے کر رہی ہے۔ میرے ذہن
کے تو کسی گوشے میں بھی نہ تھا کہ جولیا یہ سب کچھ سازش کے تحت کر
رہی ہے ورنہ میں وہیں ان دونوں کو ڈھیر کر دیتا۔ آج مجھے ایک بار پھر
وزارت دفاع جانا پڑا۔ خاور میرے ساتھ تھا۔ وہاں صفدر اور کیپٹن
شکیل مل گئے۔ وہاں انہوں نے بتایا کہ وہ ایک سوئس نژاد غیر ملکی
مائیکل کے بارے میں چھان بین کر رہے ہیں جو جولیا کا کلاس فیلو تھا۔
ان کی یہ بات سن کر فوراً میرے ذہن میں یہ تمام واقعہ تازہ ہو گیا۔
انہوں نے بتایا کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ اس مائیکل اور جولیا کو یہاں
وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ میں دیکھا گیا ہے۔ میں نے انہیں تمام
تفصیل بتائی اور انہیں اس جگہ لے گیا جہاں وہ مائیکل جولیا سے تحکمانہ
انداز میں بات کر رہا تھا۔ وہاں صفدر نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چل گیا کہ
جولیا ڈپٹی سیکرٹری کے کمرے میں گئی تھی اور کافی دیر وہاں رہی تھی۔
وہاں سے یہ خبر مل گئی کہ جولیا ریکارڈ روم سے ایک فائل لے گئی ہے
مزید معلومات بھی مل گئیں کہ جولیا نے وہاں اپنے آپ کو سیکرٹ

سروس کا ڈپٹی چیف بتایا ہے اور باقاعدہ سرکاری شناختی کارڈ دکھایا ہے
اور اب وہ فائل گم ہے۔ وہ چیف ایکسٹو تک نہیں پہنچی۔ یہ خبر ملتے ہی
ہم سب دنگ رہ گئے۔ میں خاور، صفدر اور کیپٹن شکیل کو ارباب
کالونی کی اس کوٹھی پر لے گیا جہاں یہ دونوں گئے تھے۔ وہاں وہ سرخ
رنگ کی کار اب بھی موجود تھی۔ میں نے تو صفدر سے کہا کہ اندر جا کر
ان لوگوں سے پوچھ گچھ کریں لیکن صفدر نے انکار کر دیا کیونکہ چیف
نے اسے صرف انکوائری کرنے کا حکم دیا تھا وہ دونوں اس کمپنی کے دفتر
چلے گئے جس سے اس کار کا تعلق تھا اور میں خاور کے ساتھ یہاں آگیا
ہوں۔ یہ بات سو فیصد یقینی ہے کہ جولیا نے غداری کی ہے۔ اس نے
ڈپٹی سیکرٹری سے وہ فائل سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بن کر حاصل
کی ہے اور اسے اس مائیکل کے حوالے کر دیا ہے اور شاید میں سب کچھ
برداشت کر لوں لیکن ملک و قوم کے خلاف سازش اور غداری میں کسی
صورت برداشت نہیں کر سکتا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل انکوائری کر
رہے ہیں کرتے رہیں لیکن اب جولیا کو بتانا ہوگا کہ وہ فائل اس نے
کیوں مائیکل کے حوالے کی ہے اور اب وہ فائل کہاں ہے"...... تنویر
نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ بکواس ہے۔ مائیکل میرا کلاس فیلو رہا ہے
اچانک ایک ہوٹل میں اس سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے اس سے مل کر
بے حد خوشی ہوئی وہ سیاحت کے لیئے یہاں آیا ہوا تھا۔ اس نے شمالی
علاقوں کی سیر پر جانا تھا اس نے مجھے ساتھ جانے کی دعوت دی۔ میں

چونکہ فارغ ہوں اس لئے میں نے اس کی دعوت قبول کر لی ۔ پھر ہم دونوں شمالی علاقوں کی سیاحت کے لئے چلے گئے"...... جولیا نے کہنا شروع کر دیا۔

"یہ غلط کہہ رہی ہے ۔ یہ شمالی علاقوں میں گئی ہی نہیں ہے ۔ یہ اور مائیکل دونوں ایرپورٹ روڈ پر ایک کوٹھی میں تین روز رہے ہیں ۔ صفدر نے انکوائری کر لی ہے ۔ یہ کوٹھی گریٹ لینڈ کے کسی ڈاکٹر واٹسن نے کرائے پر لی تھی ۔ وہ بھی وہیں رہتا تھا ۔ وہ سرخ رنگ کی کار تین روز تک اس کوٹھی میں رہی ہے ۔ اس کے بعد ڈاکٹر واٹسن بھی کوٹھی چھوڑ کر واپس گریٹ لینڈ چلا گیا ہے ۔ صفدر نے مکمل انکوائری کر لی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"یہ بکواس ہے میں تو کسی ڈاکٹر واٹسن کو جانتی تک نہیں ۔ میں واقعی مائیکل کے ساتھ شمالی علاقوں کی سیر پر گئی تھی پھر مائیکل مجھے واپس فلیٹ پر چھوڑ کر چلا گیا ۔ اس کے بعد مجھے چیف نے فون پر حکم دیا کہ میں دانش منزل کے آؤٹ باکس سے ایک شناختی کارڈ حاصل کروں یہ شناختی کارڈ ڈپٹی چیف سیکرٹری جنرل کا سرکاری کارڈ ہے ۔ میں کارڈ لے کر وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ پہنچ جاؤں اور وہاں سے ٹرپل ایکس فائل حاصل کر کے اسے دانش منزل کے رسیونگ باکس میں بمع کارڈ ڈال دوں ۔ میں نے ایسا ہی کیا ۔ مجھے چیف کا فون آیا تھا ۔ اس نے بھی یہی باتیں پوچھی تھیں ۔ میں نے انہیں پوری تفصیل بتا دی ۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کوئی گڑبڑ ہے تو انہوں نے کہا کہ انہیں اس

سلسلے میں کوئی مبہم اطلاع ملی ہے اس لئے وہ کنفرم کر رہے ہیں ۔ چنانچہ میں مطمئن ہو گئی ۔ اب یہ احمق اور پاگل نئی کہانی لے کر آگیا ہے ۔ مجھے کیا ضرورت تھی ارباب کالونی کی کسی کوٹھی میں جاؤں یا اسے ساتھ لے کر سرکاری کام کے لئے جاؤں ۔ یہ محض بکواس کر رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن فائل واقعی غائب ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی ۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ دانش منزل سے فائل کیسے غائب ہو سکتی ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائل دانش منزل نہیں پہنچی اور نہ ہی چیف نے تمہیں کوئی فائل لانے کے لئے کہا ہے اور یہ سب کیسے ہوا ہے اب یہ بات میری سمجھ میں آگئی ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ اس سارے کیس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ۔ تمہیں صرف استعمال کیا گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو کیا تم سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے یا میرا دماغ خراب ہو چکا ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جولیا کا قصور نہ ہو ۔ اصل قصور ہی اس کا ہے"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں اطمینان سے بیٹھ کر پہلے میری بات سن لو ۔ اب جب

کہ یہ بات کھل چکی ہے تو اب ساری بات تفصیل سے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔چیف نے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے۔چیف کو جولیا پر مکمل اعتماد ہے اس لئے چیف کے خیال کے مطابق کسی پراسرار طریقے سے جولیا کو استعمال کیا گیا ہے اور اسی لئے چیف نے جولیا سے کچھ کہنے کی بجائے بالا بالا صفدر اور کیپٹن شکیل کے ذریعے مائیکل کے بارے میں انکوائری کرائی ہے۔چیف نے میری بھی ڈیوٹی لگائی ہے کہ میں اس اسرار کو حل کروں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔چیف یہ سب کہہ رہا ہے"...... جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"پہلے میری بات تفصیل سے سن لو۔پہلی بات تو یہ ہے کہ نہ ہی چیف نے تمہیں فون کیا اور نہ ہی فائل لانے کا حکم دیا دوسری بات یہ کہ چیف نے نہ ہی کوئی شناختی کارڈ آؤٹ باکس میں بھیجا اور نہ ہی تم نے فائل اور شناختی کارڈ سیونگ باکس میں واپس ڈالا۔چیف کے نوٹس میں یہ بات آئی تھی کہ جولیا ڈپٹی چیف کی حیثیت سے وزارت دفاع کے ڈپٹی سیکرٹری سے ملی ہے لیکن چیف نے اس کے بارے میں کوئی بات نہ کی کیونکہ چیف کا خیال تھا کہ جولیا کا اپنا کوئی ذاتی مسئلہ ہوگا اور چیف بلا ضرورت کسی کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کیا کرتا۔لیکن جب چیف سے وہ فائل واپس منگوائی گئی تب چیف کے نوٹس میں آیا کہ جولیا نے ڈپٹی سیکرٹری سے فائل حاصل کی ہے۔ پھر یہ ساری تفصیلات بھی اس کے نوٹس میں آگئیں لیکن چیف کو

جولیا پر مکمل اعتماد ہے کہ جولیا کسی صورت سازش یا غداری نہیں کر سکتی اس لئے اس نے جولیا سے صرف معاملات کنفرم کیے اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کے ذمے انکوائری لگا دی اور مجھے کال کر کے اس نے پوری تفصیل بتا دی اور مجھے بھی اس معاملے میں چھان بین کرنے کا حکم دیا۔میں بھی یہ سن کر بے حد حیران ہوا اور میں اس سلسلے میں سب سے پہلے اس ڈپٹی سیکرٹری سے ملا جس نے یہ فائل جولیا کو دی تھی۔اس سے مجھے ایک پاکیشیائی سائنس دان کے بارے میں ٹپ ملی میں اس سائنس دان سے ملا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ اس سائنس دان سے گریٹ لینڈ میں اس فائل کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں۔اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ فائل گریٹ لینڈ والوں نے حاصل کی ہے۔میں نے چیف کو رپورٹ دے دی۔چیف نے گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ اگر وہ فائل وہاں پہنچے تو اسے واپس حاصل کر کے بھجوایا جائے لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ آخر جولیا کو کس طرح استعمال کیا گیا۔پہلے میرا خیال تھا کہ جولیا کو ہپناٹائز کیا گیا ہے اس لئے میں یہاں آیا تھا تاکہ اس بات کو چیک کروں لیکن اب جولیا سے مل کر اور اس کی باتیں اور انداز دیکھ کر یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے لیکن تنویر نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کھیل کیا کھیلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کھیل کھیلا گیا ہے"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے کہا ہے کہ اس کوٹھی میں جہاں جولیا تین روز تک مائیکل

کے ساتھ رہی ہے کسی ڈاکٹر واٹسن نے کرایہ پر لی تھی اور ان تین دنوں میں ڈاکٹر واٹسن بھی وہاں رہا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ گریٹ لینڈ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر واٹسن نے ہپناٹزم کے موضوع پر انتہائی جدید ریسرچ کی ہے اور اس نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس سے ذہن کو اس طرح کنٹرول کیا جا سکتا ہے کہ اس ذہن کو اپنی مرضی سے استعمال بھی کر لیا جائے لیکن معمول بالکل نارمل رہے۔ اس پر ایسی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو۔ جس سے کوئی ماہر ہپناٹسٹ یہ چیک کر سکے کہ معمول ٹرانس میں ہے اور بعد میں بھی وہ بالکل نارمل رہے گا۔ صرف جب وہ مطلوبہ کام کر رہا ہو گا تو اس وقت اس کا شعور سو رہا ہو گا اور وہ سارا کام تحت الشعور کے تحت کرے گا لیکن بظاہر وہ بالکل نارمل نظر آئے گا۔ تنویر نے ڈاکٹر واٹسن کا نام لے کر اور یہ بتا کر کہ وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ میں جب جولیا اس مائیکل کے ساتھ تھی تو جولیا نے تنویر کو دیکھنے کے باوجود نظر انداز کر دیا اور اس کی آنکھوں میں تنویر نے معمولی سی شناسائی کی چمک بھی محسوس نہ کی۔ ان دونوں باتوں سے مسئلہ کسی حد تک حل ہو جاتا ہے کہ مائیکل کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ جولیا کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس نے جولیا کے ذریعے فائل حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی کیونکہ وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے اور کسی طرح بھی فائل حاصل نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس کے انتظامات قطعی فول پروف ہیں۔ چنانچہ مائیکل جولیا کو ساتھ لے کر اس ڈاکٹر واٹسن کے پاس گیا۔ وہ بھی یقیناً یہاں

موجود ہو گا اور لازمی بات ہے کہ جولیا کو وہاں لے جانے سے پہلے بے ہوش کر دیا گیا ہو گا۔ پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہوں نے جولیا کے ذہن سے اس مشین کے ذریعے معلومات حاصل کی ہوں گی اس طرح انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ڈپٹی چیف ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جولیا کے شعور اور لاشعور کی بجائے اس مشین کے ذریعے تحت الشعور کو استعمال کیا۔ جولیا کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی گئی کہ اسے اس کے چیف نے فون کر کے حکم دیا ہے کہ وہ وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ سے فائل لے آئے۔ مزید تسلی کے لئے انہوں نے ایک جعلی کارڈ بنایا اور جس کوٹھی کے بارے میں تنویر نے بتایا ہے اس کوٹھی کو جولیا کے ذہن میں دانش منزل قرار دے دیا گیا اور شاید وہاں آؤٹ باکس اور رسیونگ باکس بھی بنایا گیا ہو۔ چنانچہ جولیا کے ذہن میں یہی بات رہی کہ اس نے چیف کے حکم پر فائل حاصل کی۔ دانش منزل کے آؤٹ باکس سے اس نے شناختی کارڈ حاصل کیا اور فائل حاصل کر کے فائل اور کارڈ کو دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال کر فارغ ہو گئی اس لئے جولیا کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے"...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ مجھے سب کچھ بالکل اس طرح یاد ہے جس طرح یہ ابھی چند لمحے پہلے کی بات ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کچھ جو تم نے بتایا ہے اس کا کیا ثبوت ہے جب کہ یہ

حقیقت ہے کہ پاکیشیا کی اس قدر اہم فائل غائب ہے اور ایسا جولیا کے ذریعے ہوا ہے"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میرے فلیٹ سے دفع ہو جاؤ تم اب تک یہاں کیوں موجود ہو۔ گٹ آؤٹ"...... جولیا نے ایک بار پھر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو جولیا تم اپنی بے گناہی ثابت کرو۔ میں تمہارے پیر پکڑ کر بھی معافی مانگ لوں گا ورنہ دوسری صورت میں تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتیں۔ میں ملک سے غداری کو دنیا کا سب سے بھیانک اور ناقابل معافی جرم سمجھتا ہوں"...... تنویر نے بھی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر ملک و قوم کے لئے تمہارے جذبات واقعی شدید ہیں اور ایسا ہونا بھی چاہئے لیکن بغیر کسی ثبوت کے کسی پر اس طرح الزام تراشی بھی جذباتی حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ جولیا نے کوئی سازش کی ہے۔ بولو کیا ثبوت ہے تمہارے پاس"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے"...... تنویر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے جولیا کے ہاتھ میں فائل دیکھی تھی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں لیکن یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ فائل ڈپٹی سیکرٹری سے

جولیا نے ہی لی ہے۔ اب یہ خود بتائے گی کہ فائل کہاں ہے اور اسے بتانا ہوگا"...... تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے بتا تو دیا ہے کہ فائل چیف کے پاس پہنچ چکی ہے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی چونکہ فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے چیف کی مخصوص آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ یہ تنویر اور خاور میرے فلیٹ میں آئے ہیں اور مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں نے پاکیشیا سے غداری کی ہے اور وزارت دفاع سے حاصل کردہ فائل آپ تک پہنچانے کی بجائے کسی اور کو دے دی ہے میں ان کا یہ الزام برداشت نہیں کر سکتی۔ یا تو میں انہیں گولی سے اڑا دوں گی یا پھر خودکشی کر لوں گی"...... جولیا نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"تنویر تمہارے فلیٹ میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"تنویر اور خاور کے علاوہ عمران بھی موجود ہے۔ اگر عمران درمیان میں نہ آجاتا تو اب تک نجانے کیا ہو چکا ہوتا"...... جولیا نے کہا۔

"رسیور تنویر کو دو"...... ایکسٹو نے اسی طرح سرد اور مختصر لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے رسیور تنویر کی طرف بڑھانے کی

بجائے اسے میز پر رکھا اور اس طرح پیچھے ہٹ گئی جیسے تنویر انتہائی قابل نفرت چیز ہو۔ تنویر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھالیا۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... تنویر کا لہجہ خاصا درشت تھا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کس نے بتایا ہے"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے غراہٹ آمیز لہجے میں پوچھا تو تنویر نے وہ سب کچھ دوبارہ تفصیل سے بتادیا جو اس سے پہلے وہ عمران کو بتا چکا تھا۔

"لیکن تمہیں کس نے اجازت دی ہے کہ تم براہ راست جولیا سے جاکر اس طرح کی باتیں کرو۔ کیا جولیا تمہاری ماتحت ہے۔ کیا تم نے مجھ سے پہلے اجازت لی ہے"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"جولیا نے غداری کی ہے باس اور میں اور تو سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن ملک وقوم سے کسی کی غداری میری برداشت سے باہر ہے"...... تنویر نے اسی طرح درشت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں پاکیشیا سے غداری کو برداشت کر سکتا ہوں اور اگر جولیا نے غداری کی ہوتی تو میں خاموش ہو جاتا۔ بولو جواب دو"...... ایکسٹو کے لہجے میں اس قدر درشتی تھی کہ تنویر کے پورے جسم میں کپکپی کی لہر نمایاں ہو گئی تھی۔

"مم مم مگر سر۔ جولیا نے"...... تنویر نے اس بار قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جذباتیت کسی روز تمہارے لئے مسئلہ بھی بن سکتی ہے۔ جب تک کسی کے خلاف حتمی ثبوت نہ مل جائے اس وقت تک کسی

عام آدمی پر بھی اتنا بڑا الزام نہیں لگایا جا سکتا اور تم نے جولیا پر بغیر کسی حتمی ثبوت کے اتنا بڑا الزام لگا دیا ہے اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ تمہاری اس جذباتیت کے پس منظر میں پاکیشیا سے بے پناہ محبت کا جذبہ ہے تو اب تک شاید تم کسی دردناک سزا میں مبتلا بھی ہو چکے ہوتے۔ رسیور عمران کو دے دو"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔ اور تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خویش بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر کی رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اس سارے کھیل کے پیچھے مائیکل کا ہاتھ لگتا ہے۔ میں نے اسے اور کیپٹن شکیل کو ارباب کالونی کی اس کوٹھی کی نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ تم وہاں جاؤ اور ان دونوں سے مل کر مزید انکوائری کرو۔ مجھے یہ فائل ہر صورت میں اور جلد از جلد چاہئے"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے سرد لہجے میں حکم جاری کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ چیف کو واقعی فائل نہیں ملی۔ اوہ ویری بیڈ۔ لیکن میں سو فیصد یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ میں نے فائل چیف کے حکم پر حاصل کی اور دانش منزل کے رسیونگ باکس میں ڈال دی"...... جولیا نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"جب تک کوئی ٹھوس بات سامنے نہ آئے ابھی اس بارے میں مزید کچھ کہنا فضول ہے۔ تم تینوں میرے ساتھ آؤ ہمیں اب فوری طور پر اس مائیکل سے ملنا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران کی کار میں بیٹھے ارباب کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر تنویر اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے عمران کے باقی تینوں کے چہرے ستے ہوئے تھے جب کہ عمران کی پیشانی پر موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ گہری سوچ میں ہے ارباب کالونی میں داخل ہو کر جلد ہی عمران نے اس کوٹھی کے سامنے سڑک کی دوسری طرف کار روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا انہیں آتا دکھائی دیا۔

"کوئی نقل و حرکت"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں بلکہ کوٹھی پر اس طرح کا غیر فطری سکوت طاری ہے جیسے کوٹھی خالی ہو لیکن مائیکل کی کار اندر موجود ہے لیکن آپ مس جولیا کو کیوں ساتھ لے آئے ہیں"...... صفدر نے بات کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری حماقت کی وجہ سے تنویر اور جولیا آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ چیف نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے تمہیں تمام انکوائری بالا بالا کرنے کے لئے کہا تھا لیکن تم نے ساری کارروائی سے تنویر کو آگاہ کر دیا اور

تنویر حب الوطنی کی لٹھ لے کر سیدھا جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ مجھے یہ اندازہ تو نہ تھا کہ تنویر ایسا کرے گا۔ دراصل تنویر نے جولیا اور مائیکل کو وزارت دفاع میں دیکھا تھا اور یہ اہم بات تھی۔ اس کا ذکر بھی تنویر نے از خود کر دیا تھا اس لئے مجبوراً اسے یہ سب کچھ بتانا پڑا۔ اس کوٹھی کی نشاندہی بھی تنویر نے ہی کی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اب باتیں چھوڑو اور کارروائی کرو"...... تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب ہمیں براہ راست ایکشن کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور وہ سب سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے سب سے پہلے چھوٹے گیٹ کو دھکیل کر چیک کیا۔ وہ بند تھا پھر اس نے یہی کارروائی بڑے گیٹ سے کی لیکن وہ بھی اندر سے بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اندر بیل بجنے کی آواز سنائی دی لیکن جب بار بار بیل دینے کے باوجود کوئی پھاٹک کھولنے نہ آیا تو عمران نے خاور کو گیٹ پر چڑھ کر اندر جانے کے لئے کہا اور خاور بجلی کی سی تیزی سے گیٹ پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اندر سے اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ پورچ میں وہی سرخ رنگ کی کار موجود تھی جس کی نشاندہی سب سے پہلے سلیمان نے کی تھی۔ اس کے عقبی شیشے پر بھونکتے ہوئے کتے کا سٹکر بھی صاف

دکھائی دے رہا تھا۔

"کوٹھی واقعی خالی ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہوئے لیکن سٹنگ روم میں پہنچتے ہی وہ سب بے اختیار ٹھٹک کر رک گئے۔ وہاں فرش پر دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور ان کی پوزیشن اور ان کے جسم پر موجود زخموں کی پوزیشن سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ مارنے والے نے انتہائی قریب سے فائرنگ کی ہے اور ان میں سے ایک نے اس پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔

"یہ۔ یہ مائیکل ہے۔ یہ تو مائیکل ہے"...... جولیا نے اس آدمی کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کی پوزیشن ایسی تھی جیسے وہ حملہ کرتے ہوئے گولی کھا کر گرا ہو۔

"صفدر تم ان دونوں کی تلاشی لو اور تنویر اور خاور تم دونوں اس پوری کوٹھی کی مکمل تلاشی لو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود وہ میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ فون پر موجود گرد اور لاشوں کی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں مرے ہوئے دو تین روز گزر چکے ہیں۔

"یہ مائیکرو ٹیپ ان کے ایک بیگ کے خفیہ خانے سے ملی ہے"...... اچانک خاور نے کمرے میں داخل ہو کر کہا تو عمران نے اس

کے ہاتھ سے ٹیپ لے کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔

"یہاں یقیناً مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونا تو چاہئے میں چیک کرتا ہوں"...... خاور نے جواب دیا اور ایک بار پھر واپس چلا گیا۔ جولیا ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد خاور ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے کر آ گیا تنویر بھی اس کے ساتھ تھا۔

"عمران صاحب ان دونوں کی جیبوں میں تو عام سا سامان ہے البتہ ان کے بٹوے کرنسی سے خالی ہیں"...... صفدر نے تلاشی سے فارغ ہوتے ہوئے کہا۔

"ان کا سامان اس طرح بکھرا پڑا ہے جیسے یہاں ڈاکے کی واردات ہوئی ہو اور کرنسی غائب ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے ڈاکے کی واردات ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ساتھ ہی اس نے خاور سے جدید مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لیا اور اس میں مائیکرو ٹیپ فٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"تمہارا نام"...... ایک مردانہ آواز ابھری۔

"جولیانا فٹزواٹر"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار اچھل کر کرسی سے کھڑی ہو گئی۔ جب کہ باقی ساتھیوں کے ہونٹ

بھنچ گئے ۔ عمران کے چہرے پر ان سب سے مختلف تاثر تھا ۔ جولیا کی آواز سنتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہرے اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں ۔

"یہ ۔ یہ میری آواز"...... جولیا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... وہی مردانہ آواز سنائی دی ۔

"یہ یہ مائیکل کی آواز ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

"ہاں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن اور ڈپٹی چیف ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے جیسے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت آگے بڑھتی گئی ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے زرد پڑتے چلے گئے جب کہ جولیا کرسی پر جیسے ڈھیر سی ہو گئی تھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا ۔ گفتگو کے مطابق جولیا سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کے بارے میں پوری تفصیل بتا رہی تھی ۔ ان کے نام ۔ ان کے حلیے ۔ ان کی رہائش گاہوں کی تفصیلات ان کے فون نمبر ۔ اس نے عمران کے بارے میں بھی مائیکل کے پوچھنے پر تفصیل بتائی تھی ۔ اس طرح اس نے دانش

منزل کے بارے میں بھی بتایا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن وہ چیف ایکسٹو کے بارے میں صرف اتنا بتا سکی کہ وہ نقاب میں سامنے آتا ہے اور تمام تر گفتگو فون پر کرتا ہے ۔ پھر مائیکل کے کہنے پر جولیا نے ایکسٹو کے انداز مخاطب کی بھی باقاعدہ نقل کی ۔ جب ٹیپ ختم ہو گیا تو یکلخت جولیا کے پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز سنائی دی ۔

"ارے ارے یہ کیا اس ٹیپ نے تو تمہاری بے گناہی ثابت کر دی ہے ۔ اس ٹیپ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اصل جولیا نہیں بلکہ ڈمی جولیا بول رہی ہے اور تم رو رہی ہو"...... عمران نے ٹیپ آف کرتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونہہ ڈمی جولیا ۔ تم خواہ مخواہ جولیا کی غداری پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو"...... تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا ۔ اس کے لہجے میں جولیا کے لئے بے پناہ نفرت تھی ۔

"ہاں اب مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ مین نے غداری کی ہے ۔ مجھے گولی مار دو ۔ میں ہوں ہی اس قابل ۔ میرے منہ پر تھوکو ۔ تمہیں اس کا حق ہے ۔ مجھے گولی مار دو ۔ میری لاش کو گٹر میں پھینک دو ۔ میں ملک دشمن ہوں میں قابل نفرت ہوں" ۔ جولیا نے یکلخت روتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر قطعی ماؤف ہو چکی ہو ۔ صفدر جیسے شخص کا چہرہ بھی یہ ٹیپ سننے کے بعد بری طرح بگڑ سا گیا تھا ۔

"یہ کیا حماقت ہے ۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ٹیپ تمہاری بے

گناہی کا ثبوت ہے ۔ تو تم نے عام عورتوں کی طرح رونا شروع کر دیا ہے ۔ اس ٹیپ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم جو کچھ بول رہی ہو شعور کے ساتھ نہیں بلکہ تحت الشعور کے تحت بول رہی ہو ۔ عام ہپناٹزم کے تحت اگر کسی کو ٹرانس میں لایا جائے تو وہ لاشعور کے تحت بولتا ہے ۔ اس وقت اس کا لہجہ ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی نیند کے خمار میں بول رہا ہو لیکن جب وہ تحت الشعور کے تحت بولتا ہے تو بظاہر آواز نارمل سنائی دیتی ہے لیکن اس کے پس منظر پر سیٹی کی ہلکی سی آواز اس کی خاص نشانی ہوتی ہے اور اس ٹیپ میں تمہاری آواز کے ساتھ سیٹی کی ہلکی سی گونج موجود ہے ۔ سنو میں دوبارہ سنواتا ہوں تمہیں ٹیپ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ کا بٹن دبا کر اسے ریوائنڈ کیا اور پھر بٹن آن کر دیا ۔ اس بار جولیا کی آواز کمرے میں گونجی تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے ستے ہوئے چہرے بھی یکلخت کھل اٹھے کیونکہ جولیا کی آواز کے ساتھ سیٹی کی ہلکی سی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی جسے عام آدمی تو سرے سے محسوس ہی نہ کر سکتا تھا لیکن اب جب کہ عمران نے اس کی نشاندہی کر دی تھی تو اب سب کو یہ مخصوص آواز باقاعدہ سنائی دے رہی تھی ۔

"یہ آواز ٹیپ کی وجہ سے تو نہیں ہے"...... اچانک تنویر نے کہا ۔

"اگر ٹیپ کی وجہ سے ہوتی تو پھر مائیکل کی آواز کے ساتھ بھی سنائی دیتی جب کہ مائیکل کی آواز نارمل ہے"...... عمران نے جواب دیا تو

تنویر بے اختیار مسکرا دیا ۔

"آئی ایم سوری مس جولیا مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے کہ میں نے تم پر اتنا بڑا الزام بغیر کسی ثبوت کے لگا دیا اور تم سے اس انداز میں پیش آیا ۔ مجھے اپنی غلطی اور حماقت کا اعتراف ہے ۔ تم جو سزا چاہے مجھے دے سکتی ہو ۔ مجھے قبول ہو گی"...... تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کھلے دل سے معافی مانگتے ہوئے کہا ۔

"یہ تمہاری غلطی نہیں ہے تنویر بلکہ میں تمہاری حب الوطنی سے واقعی شدید متاثر ہوئی ہوں ۔ تمہاری جگہ میں ہوتی تو شاید اس قدر شدید حب الوطنی کا اظہار بھی نہ کر سکتی جیسا تم نے کیا ہے لیکن اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ۔ یہ واقعی میرے خلاف ایک بھیانک سازش تھی اور میں نادانستگی میں اس گہری سازش کا شکار ہو کر اپنے ہی ملک کے خلاف استعمال ہوئی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"تو تم نے مجھے معاف کر دیا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے شاید اسے اتنی آسانی سے جولیا کے معاف کر دینے کا یقین ہی نہ آ رہا ہو ۔

"ہاں بلکہ تمہاری قدر میرے دل میں اور بڑھ گئی ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا ۔

"تم واقعی بے حد اعلیٰ ظرف کی مالک ہو ۔ میں ہمیشہ تمہارا احسان مند رہوں گا"...... تنویر نے جواب دیا ۔

"ارے ارے یہ فقرہ تو خطبہ نکاح پڑھا جانے کے بعد دولہا صاحب کے منہ سے نکلتا ہے۔ جولیا نے تمہیں معاف ضرور کیا ہے لیکن یہ باقی ساری عمر کی احسان مندی والی شرط غلط ہے"...... عمران نے جلدی سے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میں تمہاری اور چیف دونوں کی بھی احسان مند رہوں گی کہ ایسے حالات کے باوجود تم نے مجھ پر اس قدر اعتبار کیا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یعنی میرے لئے دو بولوں سے پہلے والا فقرہ اور تنویر کے لئے دو بولوں کے بعد والا فقرہ۔ یہ تو صریحاً زیادتی ہے"...... عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"جس کسی نے ان دونوں کا خاتمہ کیا ہے اس نے حقیقتاً پاکیشیا سیکرٹ سروس پر احسان کیا ہے ورنہ یہ ٹیپ ہم سب کے لئے موت کا پھندا بن سکتی تھی"...... چند لمحوں بعد صفدر نے کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"ہاں واقعی ان دونوں کی اس طرح موت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حق میں بہتر ثابت ہوئی ہے لیکن اس سے ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ اگر کسی بھی ممبر حتیٰ کہ مجھے بھی بے ہوش کر کے اس طرح کی مشین کے ذریعے پوچھ گچھ کی جائے تو ساری سیکرٹ سروس اوپن ہو سکتی ہے۔ چیف کو فوری طور پر اس کا تدارک کرنا پڑے گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کس طرح ممکن ہے"...... اس بار خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے اگر تحت الشعور کو خاص انجکشن دی جائیں تو جیسے ہی شعور کو سلا کر چھوڑا جائے گا وہ خود بخود بلینک ہو جائے گا اس طرح کوئی راز سامنے نہ آسکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کام تو کوئی ماہر ہی کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے ملک میں ایک صاحب ہیں جو اس فن میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر واٹسن کے بارے میں اور اس کی مشین کے بارے میں بھی مجھے انہوں نے ہی بتایا تھا۔ اس مشین کے لئے ڈاکٹر واٹسن نے ان سے مشورہ کیا تھا وہ پہلے ہارورڈ یونیورسٹی میں یہی مضمون پڑھاتے تھے۔ اب وہاں سے ریٹائرڈ ہو کر مستقل طور پر پاکیشیا آگئے ہیں۔ ان کا نام پروفیسر فضل حسین ہے۔ میں ان سے بات کروں گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"سب سے پہلے میرے ساتھ یہی کارروائی ہونی چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارے لئے تو اتنا کافی ہے کہ تمہارے ذہن سے تنویر کا نام کھرچ دیا جائے"...... عمران نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا کے ساتھ ساتھ اس بار تنویر بھی ہنس پڑا تھا۔ شاید اس کے لئے نفسیاتی طور پر اتنی بات ہی باعث اطمینان تھی کہ جولیا اس سے ناراض نہ ہوئی تھی۔ گو جولیا نے اسے کھلے دل سے معاف کر

دیا تھا لیکن نجانے کیا بات تھی کہ تنویر جولیا سے مسلسل نظریں چرا رہا تھا شاید اسے جولیا سے اپنی کی ہوئی باتیں یاد آ رہی تھیں۔

"عمران صاحب یہ سب کچھ تو بعد میں ہوتا رہے گا فی الحال تو ہمیں فائل کے سلسلے میں کچھ کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فائل تو یقیناً اب تک ملک سے باہر جا چکی ہو گی"...... خاور نے کہا۔

"کچھ بھی ہو ہمیں اسے بہر حال واپس تو لے آنا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹائیگر کے ذمے میں نے اس سرخ کار کو تلاش کرنے کا کام لگایا تھا اس نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کار تو بہر حال اب مل گئی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر نے کوئی نئی بات ٹریس کر لی ہو اس لئے پہلے ٹائیگر سے بات ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میں نے تمہارے ذمے ایک کام لگایا تھا تم نے اس بارے میں

ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور"...... عمران کے لہجے میں سختی تھی۔

"باس اس کار کو تلاش کرتے ہوئے میں ہوٹل سی ویو تک پہنچ گیا ہوں لیکن اس کے بعد اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ میں کوشش کر رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ہوٹل سی ویو۔ کیا تفصیلات ہیں اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس یہ کار ہوٹل سی ویو کی پارکنگ میں پہنچی تھی۔ پارکنگ بوائے سے مجھے اس کے بارے میں تفصیلات ملی ہیں۔ اس کے مطابق اس پر دو غیر ملکی سوار تھے۔ ان کے حلیے معلوم کر کے جب میں نے ہوٹل کے اندر سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں غیر ملکی ہوٹل کے مینجر فوسٹر سے ملنے آئے تھے اور فوسٹر نے ان سے اپنے مخصوص دفتر میں ملاقات کی تھی۔ پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔ فوسٹر میرا خاصا گہرا دوست ہے۔ جب میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے کہا کہ اس روز وہ اپنے عام دفتر میں سارا دن موجود رہا ہے۔ خاص دفتر میں گیا ہی نہیں اور باقی لوگوں سے بھی اس کی گواہی مل گئی ہے۔ اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس فوسٹر سے سختی سے پوچھ گچھ کروں ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خاص مقصد کے لئے اس بات کو چھپا رہا ہوں اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"سی ویو سے ہی بول رہا ہوں اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"منیجر فوسٹر ہوٹل میں موجود ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں اپنے دفتر میں موجود ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اسے اپنے ساتھ لے کر فوراً ارباب کالونی اے بلاک کوٹھی نمبر ون ون ٹو میں آجاؤ۔ یہاں ان دونوں کی لاشیں موجود ہیں جنہوں نے اس سے ملاقات کی تھی۔ میں ان لاشوں کو اسے دکھا کر اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ ویسے نہ آئے تو اسے اغوا کر کے لے آؤ لیکن آؤ جلدی اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس میں اسے لے کر ابھی پہنچ جاؤں گا اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سی ویو کے منیجر فوسٹر کو میں بھی ذاتی طور پر جانتا ہوں وہ اس قسم کے پیچیدہ دھندوں میں ملوث نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے جولیا کی طرح فوسٹر کے ساتھ بھی کوئی کارروائی کی گئی ہو۔ ویسے میں بھی اسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ ایسا آدمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر آیا ہو گا۔ جا کر اسے اور فوسٹر کو یہاں لے آؤ"...... عمران

نے کہا اور صفدر اور خاور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کمرے میں موجود عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ پھر اس کی نظریں جیسے ہی فرش پر پڑی ہوئی لاشوں پر پڑیں۔ اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر صفدر اور خاور بھی اندر آ گئے تھے۔

"عمران صاحب آپ اور یہاں یہ سب کیا ہے۔ ٹائیگر نے تو مجھے کہا تھا کہ وہ ایک ضروری کام سے مجھے ایک دوست سے ملوانے جا رہا ہے"...... فوسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فوسٹر تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ یہ دونوں غیر ملکی جن کی لاشیں تم یہاں دیکھ رہے ہو۔ یہ پاکیشیا کی ایک انتہائی اہم ترین فائل کی چوری میں ملوث ہیں اور یہ دونوں تم سے ملنے سی ویو گئے۔ جب کہ ٹائیگر کے مطابق تم نے انکار کر دیا ہے کہ یہ تم سے نہیں ملے اور تم اس روز خصوصی دفتر میں گئے ہی نہیں جب کہ ہمیں یہاں سے ایسے شواہد ملے ہیں کہ یہ سی ویو میں تم سے ملے ہیں اس لئے تمہارے لئے آخری چانس ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو ورنہ دوسری صورت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم کس قدر خوفناک صورتحال سے دوچار ہو سکتے ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو فوسٹر کے چہرے پر یکلخت شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب مجھے بتانا پڑے گا عمران صاحب ان لاشوں کو دیکھنے کے بعد اگر میں نے بات چھپائی تو واقعی میرے گلے میں پھندہ پڑ سکتا ہے حالانکہ میں بے گناہ ہوں اور یہ بات درست ہے کہ میں نے اس روز واقعی اپنے خصوصی دفتر میں کسی سے کوئی ملاقات نہیں کی میں سارا دن عام دفتر میں رہا اور معمول کے مطابق کام کرتا رہا۔ البتہ مجھے سی ڈیو کے منیجنگ ڈائریکٹر محمود خان صاحب کی طرف سے فون پر اس بات کی باقاعدہ ہدایت کی گئی تھی کہ میں اس روز اپنا خصوصی دفتر کسی صورت بھی استعمال نہ کروں اور ایک استقبالیہ لڑکی روزی کو خاص طور پر ہال کاؤنٹر پر ڈیوٹی دوں حالانکہ روزی دو روز پہلے ایک ہفتہ کی چھٹی پر چلی گئی تھی اور اس روز بھی ڈیوٹی دینے کے بعد وہ ایک بار پھر چھٹی پر چلی گئی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں"۔ فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص تمہارا خصوصی دفتر استعمال کرے اور تمہیں وہاں ہوٹل میں ہوتے ہوئے اس کا علم نہ ہو سکے تم جھوٹ بول کر اس شخص کو چھپا رہے ہو اور یہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"عمران صاحب میں نے خود کسی کو دفتر استعمال کرتے نہیں دیکھا اس لئے میں حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ ویسے مجھے اڑتی اڑتی خبر ملی تھی کہ اس روز میرے دفتر کو واسکر نے استعمال کیا تھا۔ واسکر سی ڈیو میں سیکورٹی انچارج ہے اور اس کے تعلقات براہ راست محمود خان

صاحب سے ہیں۔ چونکہ یہ بات حتمی نہیں ہے اس لئے میں نے اس کا ذکر نہیں کیا"...... فوسٹر نے جواب دیا۔

"واسکر اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کل سے غائب ہے البتہ اس کی کار زید ٹاؤن میں دیکھی گئی تھی اس کے علاوہ مجھے نہیں معلوم"...... فوسٹر نے جواب دیا۔

"کس نے اس کی کار دیکھی تھی اور کار کی تفصیلات بھی بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"ہوٹل سیکورٹی کا ایک آدمی زید ٹاؤن میں ہی رہتا ہے اس نے مجھے بتایا تھا اس نے واسکر کی کار کو کالونی میں داخل ہوتے دیکھا تھا"۔ فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی تفصیلات بھی بتا دیں۔

"او کے ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو لیکن خیال رکھنا تمہارے یہاں آنے ہم سے ملاقات اور ان باتوں کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میں ان باتوں کو سمجھتا ہوں"...... فوسٹر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر فوسٹر کو اس کے ہوٹل چھوڑ آؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس واسکر کو تلاش کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"واسکر کو نہیں پہلے اس کی کار کو یہ مشن شاید کاروں کی تلاش کا

مشن ہے ایک کار کو خدا خدا کر کے تلاش کیا ہے اب دوسری سامنے آ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ان لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ان میں ایک تمہارا سکول فیلو ہے اگر تم چاہو تو سرکاری طور پر اسے تمہارے سپرد کیا جا سکتا ہے تاکہ تم اسے لے کر سوئٹزر لینڈ جا سکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں اس مائیکل پر۔ کاش مجھے ذرا بھی شک ہو جاتا کہ یہ شخص اس ٹائپ کا ہے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹیاں اڑا دیتی"...... جولیا نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"تو پھر فکر مت کرو سپرنٹنڈنٹ فیاض لاوارث لاشوں کو دفنانے میں ماہر ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

فلاور نے واسکر کے مرتے ہی ایک طویل سانس لیا اور پھر سائیلنسر لگا ریوالور ایک طرف میز پر رکھ کر وہ تیزی سے مڑی اور ایک الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود لیڈیز بیوٹی باکس اٹھا کر وہ واپس پلٹی اور میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس نے باکس کو میز پر رکھا۔ بظاہر وہ ایک عام باکس تھا۔ فلاور نے اس کے ہینڈل کے ایک کونے کو مخصوص انداز میں دبایا تو ہینڈل کھل گیا اس میں سے ایک ایریل باہر نکل آیا اور اس کے ساتھ ہی ہینڈل کے دوسرے کونے پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ فلاور نے اسی جگہ کو جب اس نے پہلے دبایا تھا دوسری بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے سیٹی کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ریڈ کیٹ کالنگ اوور" ...... فلاور نے بار بار کال دینی شروع کر دی ۔ وہ ساتھ ساتھ اس مخصوص جگہ کو بھی دبائے چلی جا رہی تھی ۔

"یس ریڈ وولف اٹنڈنگ اوور" ...... دوسری طرف سے ایک بھاری مگر کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی ۔

"باس ٹرپل ایکس فائل میرے پاس پہنچ گئی ہے اوور" ...... فلاور نے کہا ۔

"پوری تفصیل بتاؤ ۔ کس طرح پہنچی ہے اور تم نے کس طرح کاری ایکشن کیا ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے اوور" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں موجود کرختگی کا عنصر پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا ۔

"ہدایت کے مطابق واسکر نے رابطہ قائم کیا تھا ۔ میں نے یہاں ایک عام سی کالونی میں اپنا خفیہ اڈہ بنایا ہوا ہے ۔ میں نے واسکر کو وہاں بلوا لیا پھر اسے خصوصی شراب پلوا کر بے حس کر دیا اور بعد میں گولی مار دی ۔ اس کے یہاں آنے کا سوائے اس کے اور کسی کو بھی علم نہیں ہے ۔ اب اس کی لاش میرے سامنے پڑی ہے اور فائل بھی میرے پاس ہے ۔ آپ نے کہا تھا کہ واسکر کو یہی بتایا جائے گا کہ فائل گریٹ لینڈ کے سفارتی بیگ کے ذریعے پاکیشیا سے نکالی جائے گی اس لئے میں نے اسے یہی بتایا تھا کہ دو گھنٹے بعد سفارتی بیگ جانے والا ہے اور فائل اس بیگ کے ذریعے بھجوا دی جائے گی اور وہ پوری طرح مطمئن

ہو گیا تھا لیکن اب اس فائل کا کیا کرنا ہے اوور" ...... فلاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"یہ فائل بے حد سیکرٹ ہے ۔ حکومت ایکریمیا کو ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ اس کا یہ قیمتی ترین راز چوری ہو چکا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جو یقیناً اس فائل کو تلاش کر رہی ہو گی ۔ وہ بھی اسے خفیہ رکھے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ خفیہ طور پر تمام سفارت خانوں کے پیکٹ باقاعدگی سے چیک کر رہے ہوں اس لئے اسے سفارتی بیگ کے ذریعے بھیجا جانا رسک لینے کے مترادف ہے ۔ ہم نے اس فائل کو وہاں سے نکلنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طور پر اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ یہ فائل کہاں گئی ۔ اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا کہ فائل گریٹ لینڈ پہنچی ہے تو وہ یہاں قیامت برپا کر سکتے ہیں اس لئے ہم نے واسکر جیسے ایجنٹ کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور تمہارے ساتھ بھی یہ ریڈ وولف اور ریڈ کیٹ جیسے کوڈ طے کئے ہیں تاکہ اگر کال کسی بھی طرح کیچ ہو جائے تو تمہاری یا میری نشاندہی نہ ہو سکے اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"یس باس اوور" ...... فلاور نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تم اس فائل کو باقاعدہ پیک کر کے دارالحکومت کے ساحل سمندر پر واقع ایک ہوٹل لاسٹ ہیون کے مینجر رالف کو پہنچا دو ۔ رالف اسے ایک خصوصی لانچ کے ذریعے پاکیشیا سے نکال کر کافرستان

پہنچائے گا اور وہاں سے اسے سفارتی بیگ میں گریٹ لینڈ پہنچایا جائے گا۔ رالف کے ساتھ تمہارا کوڈ بھی ریڈ کیٹ ہی ہوگا۔ اسے ہدایات دی جا چکی ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے باس جیسے آپ کا حکم اوور"...... فلاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور فائل رالف کے حوالے کرنے کے بعد تم نے خود فوری طور پر سفارت خانے سے چھٹی کر کے گریٹ لینڈ آجانا ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی طرح تمہارا سراغ لگا لے تو اسے تم سے کوئی چیز برآمد نہ ہوسکے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور فلاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ایریل کو واپس ہینڈل میں ڈالا اور پھر اسے آف کر کے اس نے بیگ اٹھایا اور اسے واپس الماری کے نچلے خانے میں رکھ دیا۔

"کہیں رالف کے ہاتھوں میرا حشر بھی وہی نہ ہو جو میرے ہاتھوں واسکر کا ہوا ہے"...... فلاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ کر کافی دیر تک سوچتی رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ساحل سمندر پر ایک ہوٹل ہے لاسٹ ہیون اس کے مینجر کا نمبر

چاہیئے"...... فلاور نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ فلاور نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر جب ٹون آ گئی تو اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رالف بول رہا ہوں مینجر ہوٹل لاسٹ ہیون"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ کیٹ سپیکنگ"...... فلاور نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مس۔ میں تو آپ کی آمد کا منتظر ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پروگرام بدل دیا گیا ہے۔ اب تم نے میرے پاس آنا ہے"۔ فلاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم مجھے تو آپ کے احکام کی مکمل تعمیل کا حکم دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ ایک گھنٹے بعد اکیلے زید ٹاؤن کی کوٹھی نمبر فائیو تھری فائیو بی بلاک پر آجاؤ۔ میں تمہاری منتظر ہوں"...... فلاور نے کہا۔

"یس مس میں پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور فلاور نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ وہاں

اس کے ہوٹل میں تو اس کے لئے خطرہ ہو سکتا تھا لیکن یہاں اس کے لئے رالف کوئی خطرہ نہ بن سکتا تھا۔ پھر بھی اس نے مزید محتاط رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

سی ویو ہوٹل کے منیجنگ ڈائریکٹر محمود خان کی وسیع وعریض اور شاندار کوٹھی ذیشان کالونی میں سب سے بڑی کوٹھی تھی ۔ حالانکہ ذیشان کالونی طبقہ امرا کی رہائش گاہ تھی اس لئے وہاں کی ہر کوٹھی وسیع وعریض تھی لیکن محمود خان کی کوٹھی محمود ولاان سب میں وسعت رقبے اور اپنے جدید ترین طرز تعمیر کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتی تھی ۔ محمود خان صرف سی ویو ہوٹل کا ہی منیجنگ ڈائریکٹر نہیں تھا بلکہ امپورٹ ایکسپورٹ کے انتہائی وسیع کاروبار کا مالک بھی تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک بڑا جاگیردار بھی تھا۔ کہا جاتا تھا کہ تھوڑا عرصہ پہلے محمود خان کسی سرکاری دفتر میں عام سا ملازم تھا ۔ پھر اچانک اس کی حالت بدلنے لگ گئی اور اس نے نوکری سے استعفیٰ دے کر امپورٹ ایکسپورٹ کا محدود پیمانے پر کاروبار شروع کر دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ کاروبار انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتا چلا گیا اور محمود خان انتہائی

قلیل عرصے میں طبقہ امرا میں شامل ہو گیا۔ اس نے وسیع ہوٹل بزنس بھی شروع کر دیا دارالحکومت میں اس کا سی دیو ہوٹل سب سے زیادہ بڑا جدید اور شاندار تھا۔ محمود خان جس قدر امیر تھا اتنا ہی سخی اور فیاض بھی تھا۔ وہ بے شمار ایسی انجمنوں کا سرپرست تھا جو غریبوں کو مسلسل وظائف دے کر ان کی مالی حالت کو سنبھالتی رہتی تھیں اس کے علاوہ ہفتے میں ایک روز اس کی کوٹھی پر بھی نقد رقم تقسیم کی جاتی اور بغیر کسی سے کچھ پوچھے ہر شخص کو انتہائی بھاری مالیت کی رقومات خاموشی سے دے دی جاتیں۔ یہی وجہ تھی کہ محمود خان نے جب اسمبلی کا الیکشن لڑا تو اس کے مقابلے میں کسی نے کھڑا ہونے کی جرأت ہی نہ کی اور وہ بلامقابلہ منتخب ہو گیا۔ تمام تقریبات میں اسے بطور مہمان خصوصی بلوایا جاتا اور وہ وہاں بھاری رقومات بطور عطیات دینے کا عادی تھا۔ عمران نے محمود خان کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن یہ ساری باتیں محمود خان کے حق میں جاتی تھیں اس لئے عمران بھی اس کی قدر کرتا تھا۔ ایک دو بار سر سلطان کی نجی محفلوں میں وہ محمود خان سے مل بھی چکا تھا۔ محمود خان انتہائی سادہ طبیعت کا آدمی تھا۔ غرور وتکبر اسے چھو کر بھی نہ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر شخص اس سے ملنے کے بعد اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ سر سلطان بھی اسے بے حد پسند کرتے تھے اور وہ ان کا خاصا قریبی دوست تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی نجی محفلوں میں اسے ضرور مدعو کرتے تھے۔ عمران کے بارے میں بھی محمود خان کافی کچھ جانتا تھا۔ اس نے کئی بار عمران کو

اپنے پاس آنے کی دعوت بھی دی لیکن عمران ہر بار اسے ٹال گیا تھا کیونکہ بغیر کسی مقصد کے کسی سے ملاقات کو عمران وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتا تھا اور محمود خان سے ملاقات کے لئے اس کے پاس کوئی مقصد نہ ہوتا تھا لیکن اب جب سی ویو کے منیجر فوسٹر نے محمود خان کا حوالہ دیا تو عمران کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں سی بج اٹھیں۔ محمود خان کے تیزی سے امیر ترین ہونے کے پیچھے اب صرف اس کی محنت اور خوش قسمتی کی بجائے اسے کچھ اور نظر آنے لگ گیا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر محمود خان سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے فون کر کے معلوم کر لیا کہ محمود خان اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے۔ تو عمران نے اس کی رہائش گاہ پر فون کیا تو محمود خان بے حد خوش ہوا اور اس نے فوراً عمران کو اپنی رہائش گاہ پر آنے اور کھانے کی دعوت دے دی۔ عمران نے صفدر اور خاور کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کے ذمے واسکر اور اس کی کار کی تلاش کا کام لگایا جب کہ وہ خود جولیا اور تنویر کو ساتھ لے کر محمود خان سے ملاقات کے لئے روانہ ہو گیا۔ عمران نے کار محمود خان کی کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے روکی۔ گیٹ کے باہر دو باوردی اور مسلح چوکیدار کھڑے ہوئے تھے۔

"یس سر"...... ایک نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"محمود خان صاحب سے کہیں کہ علی عمران آیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر آپ کے متعلق بڑے صاحب نے خصوصی احکامات دیئے ہیں ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ اندر تشریف لے جائیں"۔ چوکیدار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا ۔ وسیع و عریض لیکن انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے لان کے درمیان سے گزر کر وہ پورچ میں پہنچے تو پورچ میں انتہائی جدید ترین ماڈل کی چار کاریں موجود تھیں عمران نے اپنی کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر سب نیچے اتر آئے اسی لمحے ایک باوردی نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"جی صاحب"...... باوردی نوجوان نے عمران کے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران"...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر تشریف لیئے"...... اس باوردی نوجوان نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک وسیع و عریض اور انتہائی قیمتی اور شاندار فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں موجود تھے ۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور محمود خان جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اندر داخل ہوا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے تکلفانہ مسکراہٹ تھی ۔

"خوش آمدید ۔ خوش آمدید جناب ۔ آپ نے یہاں تشریف لا کر میرے غریب خانے کو رونق بخشی ہے اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں"...... محمود خان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا

اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"شکریہ آپ کا یہ غریب خانہ صرف غریب خانہ ہی نہیں بلکہ عجیب و غریب خانہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو محمود خان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جناب جن سے اس نے مجھ جیسے عاجز کو نوازا ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں"...... محمود خان نے جواب دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا اور تنویر کا تعارف کرایا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے ۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک طرف جب کہ محمود خان سامنے والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اسی لمحے باوردی ملازم انتہائی قیمتی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے مشروبات کی ملٹی کلر ٹشو میں لپٹی ہوئی بوتلیں ان سب کے سامنے رکھ دیں ۔

"یہ گریٹ لینڈ کا مشروب ہے جناب میں صرف خصوصی کرم فرماؤں کی خدمت میں اسے پیش کیا کرتا ہوں"...... محمود خان نے کہا۔

"شراب تو نہیں ہے"...... عمران نے بوتل کا ٹشو ہٹا کر اس کا لیبل دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب الحمد اللہ میں مسلمان ہوں۔ یہ ناشپاتیوں کا شربت ہے"...... محمود خان نے جواب دیا اور عمران نے اس کو غور سے پڑھ کر بوتل واپس میز پر رکھ دی ۔

"سوری خان صاحب آپ ہمیں سادہ پانی پلوادیں۔ گو اس بوتل کے لیبل پر یہی لکھا ہوا ہے کہ یہ ناشپاتیوں سے تیار کردہ خصوصی شربت ہے اور اس میں الکحل موجود نہیں ہے لیکن احتیاطاً میں اسے نہیں پینا چاہتا"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ خواہ مخواہ وہم فرما رہے ہیں۔ میں آپ کے لئے یہاں کا بنا ہوا مشروب منگوالیتا ہوں"...... محمود خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں صرف سادہ پانی"...... عمران نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔ پہلے تو محمود خان نے بڑا اصرار کیا لیکن پھر عمران کی ضد کے سامنے آخر کار اسے ہتھیار ڈالنے پڑے اور اس نے ملازم کو یہ بوتلیں لے جانے اور سادہ پانی لانے کا حکم دے دیا۔

"اب فرمایئے میرے لئے کیا حکم ہے"...... بٹلر کے باہر جانے پر محمود خان نے عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ سی ویو کے منیجنگ ڈائریکٹر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... محمود خان نے مختصر سا جواب دیا۔

"ایک آدمی واسکر آپ کے ہوٹل میں سیکورٹی انچارج ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہوگا"...... محمود خان نے اسی طرح مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے ذاتی طور پر نہیں جانتے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ہوٹل میں تو بے شمار عملہ ہوتا ہے۔ میرا تعلق صرف منیجر فوسٹر سے ہی رہتا ہے باقی عملے کو میں کیسے ذاتی طور پر جان سکتا ہوں"...... محمود خان نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ عمران کے شربت پینے سے انکار پر محمود خان کا موڈ یکسر بدل گیا تھا شاید اس نے اسے اپنی توہین سمجھی تھی۔

"آپ نے آج سے دو تین روز پہلے فوسٹر کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنا خصوصی دفتر استعمال نہ کرے اور اپنے عام دفتر تک ہی محدود رہے"۔ عمران نے کہا۔

"خصوصی اور عام دفتر کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ منیجر کا ایک ہی دفتر ہوتا ہے۔ یہ عام اور خصوصی دفاتر الگ الگ کیسے ہوگئے"۔ محمود خان نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ شادی شدہ ہیں"...... اچانک عمران نے کہا تو محمود خان بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں شادی شدہ ہوں کیوں یہ بات آپ نے کیوں پوچھی ہے"۔ محمود خان کے لہجے میں حیرت بڑھ گئی تھی۔

"آپ کے ہوٹل میں ایک استقبالیہ لڑکی ہے روزی اسے آپ جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دیکھئے عمران صاحب اب معاملہ میری برداشت سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے نہ صرف میری براہ راست توہین کی ہے بلکہ اب آپ نے مجھ جیسے آدمی پر الزام تراشی بھی شروع کر دی ہے حالانکہ دنیا جانتی

ہے کہ میرا دامن اس قسم کی آلودگیوں سے یکسر پاک ہے"...... محمود خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"...... عمران کا لہجہ تلخ ہو گیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم اندر داخل ہوا۔ اب اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں پانی سے بھرا ایک جگ اور تین چار گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے گلاس اور جگ درمیانی میز پر رکھے اور واپس مڑنے لگا۔

"سنو سیکرٹری کو بھیجو فوراً"...... محمود خان نے ملازم سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ کے سوال کا جواب ہے کہ نہیں اور اب آپ پانی پیجئے اور تشریف لے جایئے میں بے حد مصروف آدمی ہوں مزید وقت نہیں دے سکتا"...... محمود خان نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک تھری پیس سوٹ پہنے نوجوان آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"سر آپ کی کال ہے لاسٹ ہیون کے منیجر مسٹر رالف بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا بھی ہے کہ آپ مہمانوں کے ساتھ مصروف ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ کال انتہائی اہم ہے"...... نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور محمود خان کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے میں کال سنتا ہوں تم پہلے یہ بتاؤ کہ میرا فوری پروگرام کیا ہے"...... محمود خان نے کارڈلیس فون پیس سیکرٹری کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"اب سے بیس منٹ بعد آپ نے ایک تقریب کی صدارت کرنی ہے اس میں صدر صاحب مہمان خصوصی ہیں"...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ نے سن لیا عمران صاحب"...... محمود خان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کان سے لگا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"یس محمود خان بول رہا ہوں"...... محمود خان نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم خود وہاں چلے جاؤ لیکن سودا انہی شرائط پر ہونا چاہئے جو میٹنگ میں طے ہوئی تھیں"...... محمود خان نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور فون آف کر کے فون پیس سیکرٹری کی طرف بڑھا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"صرف ایک منٹ مزید لوں گا اس سے زیادہ نہیں" عمران نے کہا۔

"فرمایئے"...... محمود خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری صاحب آپ باہر جایئے اور خان صاحب آپ ذرا تشریف رکھیئے بیس منٹ کافی وقفہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔ تو محمود خان

نے سیکرٹری کو جانے کا اشارہ کیا اور وہ سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"لاسٹ ہیون بھی آپ کا ہوٹل ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ابھی حال ہی میں خریدا ہے۔ میرا پروگرام ہے کہ وہاں بیس منزلہ عمارت تعمیر کروں۔ میں اسے دارالحکومت کا سب سے شاندار ہوٹل بنانا چاہتا ہوں"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"اس ہوٹل کا مینجر ابھی کسی ایسے سودے کی بات کر رہا تھا جس میں آپ بھی اس حد تک انٹریسٹڈ ہیں کہ آپ نے اس کی کال بذات خود اٹنڈ کی ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ کس قسم کا سودا ہے"۔ عمران نے کہا تو محمود خان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ کو میرے بزنس معاملات میں مداخلت کرنے کا کیا حق ہے۔ سوری میں اب مزید نہیں رک سکتا"...... محمود خان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر کا چہرہ غصے کی شدت سے لال بھبھوکا ہو رہا تھا اس کا ہاتھ جیب میں پہنچ چکا تھا۔

"تم نے اسے جانے کیوں دیا"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے اس کا اچار ڈالنا تھا۔ میں تو صرف فوسٹر کا بیان چیک کرنا چاہتا تھا آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار کوٹھی سے نکل کر تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اب کہاں جانا ہے کیا فوسٹر کے پاس"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں میرے ذہن میں ایک اور خدشہ ابھرا ہے۔ پہلے اسے چیک کر لوں"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد اس نے کار ایک ریستوران کے سامنے روک دی۔

"آؤ ایک دو فون کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور کار سے اتر کر ریستوران کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور تنویر اس کے پیچھے ریستوران میں داخل ہوئے۔

"فون کرنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر وہاں کھڑے نوجوان سے کہا۔

"ضرور جناب"...... نوجوان نے فون کو موڑ کر عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا اور خود اس رجسٹر پر جھک گیا جس پر وہ پہلے سے جھکا ہوا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر گھمائے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"موبائل فون سنٹر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"موبائل فون سنٹر"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں مینجر سے بات کرائیں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو رجسٹر پر جھکے ہوئے نوجوان نے سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا اور لاشعوری طور پر مؤدب

ہو گیا۔اس کے چہرے پر مرعوبیت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مینیجر عاطف حسین بول رہا ہوں جناب فرمایئے"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔شاید فون آپریٹر نے اسے عمران کا عہدہ بتا دیا تھا اس لئے اس کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"آپ موبائیل فون پر ہونے والی کالوں کا چوبیس گھنٹے تک ریکارڈ رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر یہ ہمارا اصول ہے تاکہ اگر ہمارا کوئی کلائنٹ اس کی ٹیپ حاصل کرنا چاہئے تو اسے پہنچائی جا سکے کاروباری سلسلے میں اکثر اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے جناب"...... دوسری طرف سے وضاحت سے جواب دیا گیا۔

"محمود خان کی رہائش گاہ پر ایک موبائیل فون ہے اس کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم کرانا پڑے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد اس نے نمبر بتا دیئے۔

"اس نمبر پر ابھی ایک کال ہوئی ہے اس کا ٹیپ مجھے سنوائیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر یہ تو اصول کے خلاف ہے سر یہ ٹیپ صرف خان صاحب کو سپلائی کیا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو آپ کو مع ٹیپ کے انٹیلی جنس بیورو بلوایا جائے ہتھکڑیاں لگا کر۔آپ کو معلوم نہیں ہے کہ انٹیلی جنس بیورو سے کوئی بھی مطلوبہ انفارمیشن چھپانا کتنا بڑا جرم ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... مینیجر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ فی الحال صرف ٹیپ سنوا دیں۔اس سے آپ کے اصول پر کوئی فرق نہیں پڑتا"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں سنواتا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد مینیجر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لاسٹ کال جو اس فون پر ہوئی ہے وہ سنیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایک لمحہ بعد محمود خان کی آواز ابھری۔

"یس"...... محمود خان بول رہا ہوں۔

"رالف بول رہا ہوں باس ابھی ابھی فلاور کا فون آیا ہے اس نے کہا ہے کہ میں خود جا کر اس سے پیکٹ لوں لیکن اس نے سفارت خانے کی بجائے زید ٹاؤن کا پتہ دیا ہے حالانکہ پلاننگ کے مطابق اس نے خود پیکٹ یہاں ہوٹل میں مجھے دینا تھا اور اس کے بعد آپ کے احکامات کے مطابق معاملے کو فنش کرنا تھا۔اب جیسے آپ کا حکم ہو"۔ایک

مردانہ آواز ابھری اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے تم خود وہاں چلے جاؤ لیکن سودا انہی شرائط پر ہونا چاہیے جو میٹنگ میں طے ہوئی تھیں"...... محمود خان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ نے سن لی کال جناب"...... منیجر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اس میں ہمارے مطلب کی کوئی بات نہیں ہے اس لئے اب ٹیپ کی ضرورت نہیں ہے اور سنو یہ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ انٹیلی جنس بیورو سے ہونے والی تمام گفتگو قانونی طور پر صیغہ راز میں رہتی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... منیجر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک نوٹ جیب سے نکالا اور کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

"سر اس کی ضرورت نہیں ہے"...... کاؤنٹر بوائے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ضرورت ہے اس لئے کہ تم ملازم ہو مالک نہیں اور دوسری بات یہ کہ تمہارے سامنے ہونے والی بات چیت آؤٹ نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ کس پیکٹ کی بات ہو رہی ہے"...... کار میں بیٹھتے ہی جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میری چھٹی حس کے مطابق یہ پیکٹ ہماری مطلوبہ فائل کا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر

دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگایا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بہت سی باتوں کو اگر آپس میں ملایا جائے تو یہ نتیجہ نکل سکتا ہے پہلی بات تو یہ کہ فائل جولیا کے ذریعے مائیکل نے حاصل کی اور اس ارباب کالونی والی کوٹھی میں پہنچائی گئی۔ مائیکل کی لاش وہاں سے ملی ہے اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی ہے یقیناً اس کا ساتھی ہو گا۔ اس کے بعد یہ دونوں آدمی ہوٹل سی ویو میں منیجر کے خصوصی دفتر میں جا کر بقول فوسٹر سیکورٹی انچارج واسکر سے ملے اور ایک لڑکی روزی کو خصوصی طور پر استقبالیہ پر تعینات کر دیا گیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مائیکل اور دوسرے آدمی نے یہ فائل دراصل فوسٹر کو پہنچائی تھی لیکن فوسٹر کی بجائے واسکر اس سے ملا شاید فوسٹر بن کر ملا ہو گا۔ فائل اس کے پاس پہنچ گئی اور ان دونوں کو یا تو واسکر کے آدمیوں نے ہلاک کر دیا یا پھر فائل غلط ہاتھوں میں دینے کی پاداش میں اس کے اپنے باس نے انہیں ختم کرا دیا۔ اب فوسٹر کے مطابق واسکر کا محمود خان سے خاص تعلق ہے اور یہ مائیکل اور اس کے ساتھی سے فائل حاصل کرنے کی ساری گیم محمود خان کے حکم پر کھیلی گئی۔ محمود خان کا ماضی بتا رہا ہے کہ اس نے اچانک اور حیرت انگیز انداز میں ترقی کی ہے۔ بہر حال ہم محمود خان سے ملے۔ محمود خان نے فوسٹر کی ساری باتوں کی تردید کر دی۔ اسی دوران لاسٹ ہیون ہوٹل کے مالک رالف کی ایمرجنسی کال آ گئی چونکہ ہم وہاں موجود تھے اس لئے محمود خان نے براہ

راسٹ اسے جواب دینے کی بجائے بات بدل کر اسے جواب دیا۔ مجھے شک اسی وقت پڑ گیا تھا کیونکہ محمود خان کا لہجہ اور چور نظروں سے ہمیں دیکھنے سے ہی یہ بات ظاہر ہو رہی تھی کہ کوئی ایسی بات ہو رہی ہے جسے وہ ہم سے چھپانا چاہتا ہے۔ جولیا کو میں ساتھ اس لیئے لے گیا تھا کہ اگر محمود خان اس گیم میں ملوث ہوا تو جولیا کو بہر حال وہ اچھی طرح جانتا ہو گا اور جولیا کو دیکھ کر چونک پڑے گا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جولیا کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ اسی بات پر میں نے اس سے مزید چھیڑ چھاڑ مناسب نہ سمجھی ورنہ میں اس کی ہڈیاں توڑ کر بھی اندر سے اصل بات نکلوا لیتا۔ بہر حال میں نے دوسرا طریقہ اپنایا۔ مجھے معلوم ہے کہ موبائیل فون سنٹر والے کالوں کی ٹیپیں رکھتے ہیں اور انہیں کاروباری پارٹیوں کو معقول قیمت پر فروخت بھی کر دیتے ہیں اس طرح انہیں زائد منافع ہو جاتا ہے۔ تمہارے سامنے لاسٹ ہیون کے رالف اور محمود خان کے درمیان ہونے والی کال سنوائی گئی۔ ریستوران کے فون میں ہمیشہ لاؤڈر آن رکھا جاتا ہے تاکہ کوئی فحش قسم کی کال نہ ہو سکے۔ لاسٹ ہیون ایک گھٹیا درجے کا ہوٹل ہے اور مجرمانہ سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ اس کا مینجر رالف پیشہ ور قاتل کے طور پر بھی مشہور ہے اور مجرمانہ سرگرمیوں میں خاصا بدنام بھی ہے۔ سرنٹنڈنٹ فیاض کی وجہ سے وہ کئی بار گرفتار بھی ہوا ہے۔ ایسے آدمی کا محمود خان سے اس انداز سے بات چیت یہی ظاہر کرتی ہے کہ یہ پیکٹ کسی خاص چیز کا ہے پھر سفارت خانے کے الفاظ بھی کال میں استعمال

ہوئے ہیں"۔ عمران نے باقاعدہ تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"جب تم ایسی باتیں کرتے ہو تو مجھے ہمیشہ تمہارے ذہن پر رشک آتا ہے"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"صرف ذہن پر"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی جب کہ تنویر جس طرح حیرت بھرے انداز میں جولیا کو ہنستے دیکھ رہا تھا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ عمران کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔

"اس میں اس طرح ہنسنے والی کون سی بات تھی"...... تنویر نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ذہن کے علاوہ بھی عمران قابل رشک ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ اب جولیا کے ہنسنے کی وجہ سمجھا ہو۔

"اگر ہوتا تو اب تک اس طرح پھرتا نظر آتا"...... تنویر نے کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنس پڑا کیونکہ تنویر کا جواب بھی خوبصورت تھا۔ اسی لمحے عمران نے کار موڑی اور اسے لاسٹ ہیون ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل کر دیا۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ بنی ہوئی تھی جس میں چند کاریں نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے کار روکی اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے

تو منشیات کے غلیظ دھویں کی وجہ سے ان کے چہرے بگڑ سے گئے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر ایک غنڈہ نما آدمی کھڑا ہوا تھا۔ ہال زیر زمین دنیا کے افراد سے بھرا ہوا تھا جس میں آوارہ عورتوں کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ عمران تنویر اور جولیا کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ کاؤنٹر پر کھڑا غنڈہ نما آدمی بڑی عجیب سی نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ انہیں اس ماحول میں اجنبی محسوس کر رہا ہو۔

"مینجر رالف سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے باہر گئے ہیں۔ آپ کو ان سے کیا کام ہے"...... کاؤنٹر مین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق انٹی نارکوٹکس سے ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو کاؤنٹر مین بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن لیکن"...... اس نے قدرے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ مت حصے کے بارے میں بات چیت کرنی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین کے چہرے پر یکلخت اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

"اوہ اچھا پھر آپ ان کے دفتر میں بیٹھ جائیے۔ وہ ابھی واپس آجائیں گے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم انتظار کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور کاؤنٹر

مین نے ایک ویٹر کو بلا کر اسے کہہ دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مینجر کے دفتر تک چھوڑ آئے۔ رالف کا دفتر عمران کی توقع سے زیادہ کشادہ اور انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ انہیں وہاں بیٹھے ہوئے نصف گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"میرا نام رالف ہے اور میں مینجر ہوں"...... آنے والے نے اندر آکر ناشناسا سی نظروں سے عمران تنویر اور جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے سے شاید تم میرے بارے میں سمجھ جاؤ گے"...... عمران نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن عمران نے محسوس کیا تھا کہ اس کے چہرے پر پہلے سے موجود پریشانی اب اطمینان میں تبدیل ہو چکی تھی۔

"اوہ اوہ تو آپ ہیں علی عمران صاحب۔ آپ کے متعلق سنا تو بہت تھا لیکن آپ سے ملاقات آج ہو رہی ہے"...... رالف نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں مس جولیا اور مسٹر تنویر"...... عمران نے کہا اور رالف نے ان دونوں سے صرف رسمی فقرات بولنے پر ہی اکتفا کیا۔ کیونکہ اس نے جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن جولیا خاموش کھڑی رہی تھی۔

"تشریف رکھیئے اور فرمایئے آج یہاں آپ کی آمد کس سلسلے میں

ہوئی ہے"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں تم سے خاص قسم کی باتیں ہو سکیں سپرنٹنڈنٹ فیاض نے تمہاری بے حد تعریف کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رالف کے چہرے پر یکلخت مسرت سی پھوٹ پڑی۔

"وہ بہت بڑے افسر ہیں جناب اور مجھ پر خصوصی طور پر مہربان ہیں۔ آیئے ادھر عقب میں ایک خاص کمرہ موجود ہے۔ وہاں کھل کر بات ہو سکتی ہے"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے سرہلانے پر وہ مڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے کھلے لیکن ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"تشریف رکھیں اور پہلے یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے۔ یہاں ہر چیز مہیا ہو سکتی ہے"...... رالف نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

"پینے پلانے کا کام بعد میں ہوگا پہلے کام کی باتیں ہو جانی چاہئیں"...... عمران نے کہا تو رالف سرہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"محمود خان کو جانتے ہو"...... عمران نے اچانک کہا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔

"محمود خان۔ کون محمود خان"...... رالف نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"وہی محمود خان جو دارالحکومت کا امیر ترین آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں نام تو سنا ہوا ہے لیکن ظاہر ہے مجھ جیسا آدمی اسے ذاتی طور پر کیسے جان سکتا ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"حالانکہ اس نے بتایا ہے کہ اس نے یہ ہوٹل خرید لیا ہے"۔ عمران نے کہا تو رالف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"مجھے تو معلوم نہیں مالکوں کو علم ہوگا"...... رالف نے جواب دیا۔

"وہ پیکٹ کہاں ہے جو تم سفارت خانے کی مس فلاور سے لینے گئے تھے"...... اچانک عمران نے کہا تو اس بار رالف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور اڑتا ہوا دور جا گرا اور رالف چیخ مار کر بے اختیار ہاتھ پکڑ کر اچھلنے لگا۔ یہ فائر تنویر کی طرف سے ہوا تھا۔ اس نے بیٹھے بیٹھے ریوالور نکال کر فائر کر دیا تھا۔ اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور رالف ایک بار پھر چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور رالف کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اس کے بازو سیدھے ہو گئے۔ چہرہ بری طرح بگڑ گیا آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا تو

رالف کا رکا ہوا سانس تیزی سے بحال ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کی حالت بھی بحال ہونے لگ گئی۔

"بتاؤ کہاں ہے پیکٹ ورنہ"...... عمران نے ایک بار پھر پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ بب بب"...... رالف کے حلق سے ایک بار پھر خرخراہٹ بھری آواز میں الفاظ سنائی دیئے۔ اس کی حالت پہلے سے بھی زیادہ بگڑ گئی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر پیر کو موڑ دیا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ مارٹن کے پاس ہے"...... رالف نے رک رک کر جواب دیا۔

"کون مارٹن تفصیل بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ البتہ اس نے پیر کو ذرا سا واپس موڑ لیا تھا تاکہ رالف سہولت سے جواب دے سکے۔

"وہ بحری سمگلر ہے یہاں کا سب سے بڑا بحری سمگلر۔ باس نے کہا تھا کہ پیکٹ اسے پہنچا دیا جائے"...... رالف نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ سی ہوٹل اس کا خاص اڈہ ہے۔ یہاں سے قریب ہی ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"کس سے پیکٹ لیا تھا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"گریٹ لینڈ سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مادام فلاور سے۔

رالف نے جواب دیا وہ اب سب کچھ تیزی سے بتائے چلا جا رہا تھا۔ شاید وہ اس خوفناک عذاب سے لاشعوری طور پر خوفزدہ ہو گیا تھا جو عمران نے اس پر مسلط کر رکھا تھا۔

"کیا تھا اس پیکٹ میں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... رالف نے جواب دیا۔

"باس سے مطلب محمود خان ہے"...... عمران نے کہا اور رالف نے ہاں کر دی۔

"وہ مادام فلاور زندہ ہے یا مر چکی ہے"...... عمران نے کہا تو رالف کا جسم ایک بار پھر تڑپا لیکن عمران نے فوری طور پر پیر کو موڑ دیا اور رالف کی حالت پھر بگڑنے لگی۔

"بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو واپس موڑ لیا۔

"پیر ہٹا لو۔ فار گاڈ سیک۔ پیر ہٹا لو۔ یہ خوفناک اور اذیت بھرا عذاب ہے پیر ہٹا لو میں سب کچھ بتا دوں گا"...... رالف نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"باس محمود خان نے مجھے حکم دیا تھا کہ مادام فلاور میرے ہوٹل آکر مجھے ایک پیکٹ دے گی اور میں وہ پیکٹ فوری طور پر مارٹن کو پہنچا دوں جو اسے کافرستان سمگل کر دے گا اور مادام فلاور کو گولی مار کر ہلاک کر دوں اور اس کی لاش ساحل پر پھینکوا دوں لیکن مادام فلاور کا فون آیا کہ وہ خود نہیں آسکتی میں اس سے جا کر پیکٹ لے آؤں۔ میں

نے باس سے فون پر بات کی تو باس نے وہاں جانے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی کہہ دیا کہ اسے ہر صورت میں قتل ہونا چاہئے۔ چنانچہ میں دو آدمیوں سمیت وہاں گیا۔ میں نے اس سے پیکٹ لیا اور واپس آگیا۔ البتہ میرے آدمیوں نے اسے یقیناً ہلاک کر دیا ہوگا۔ میں نے پیکٹ مارٹن کے حوالے کر دیا اور خود یہاں آگیا"...... رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پیکٹ کا سائز کیا ہے اور کس رنگ کے کاغذ میں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"خاکی رنگ کے کاغذ میں"...... رالف نے جواب دیا اور ساتھ ہی اندازاً سائز بھی بتا دیا۔ عمران نے پیر کو یکلخت پوری طرح موڑ دیا اور چند لمحوں میں ہی رالف ہلاک ہو گیا۔

"آؤ اب ہم نے اس مارٹن کو فوری گھیرنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پیکٹ میں ہماری مطلوبہ فائل ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ فائل ابھی تک ملک سے باہر نہیں جا سکی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار لاسٹ ہیون ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر تھوڑے ہی فاصلے پر موجود ایک اور ہوٹل ریڈ سی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے کار ریڈ سی ہوٹل کی دو منزلہ عمارت کے سامنے روکی اور بجلی کی سی تیزی سے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہاں بھی لاسٹ ہیون والا ہی ماحول تھا اور اسی طبقے کے افراد بھی یہاں نظر آ رہے

یہاں کاؤنٹر پر ایک پہلوان نما آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف آستینوں والی بنیان تھی۔ بڑی بڑی مونچھوں اور سر پر ہریئے بالوں کی وجہ سے وہ بڑا رعب دار آدمی نظر آ رہا تھا۔

"مارٹن کہاں بیٹھا ہے ہم نے اس سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی اس آدمی سے کہا۔

"مارٹن تو تھوڑی دیر پہلے چلا گیا ہے۔ مجھے بتاؤ کیا کام ہے۔ میرا نام ٹونی ہے میں کر دوں گا تمہارا کام"...... اس پہلوان نما آدمی نے بڑے غور سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں گیا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"میں اس کا ملازم تو نہیں ہوں کہ اس کی مصروفیات کی ڈائری رکھوں۔ کہہ دیا ہے کہ چلا گیا ہے"...... اس بار ٹونی نے ٹیڑھے سے لہجے میں جواب دیا لیکن دوسرے لمحے ہال تھپڑ کی زوردار آواز اور ٹونی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ یہ تھپڑ تنویر نے مارا تھا جو ٹونی کے بالکل سامنے کھڑا ہوا تھا تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ بھاری بھرکم ٹونی چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر موجود شراب کی بوتلوں کے ریک سے ٹکرا کر کاؤنٹر پر آگرا۔ ہال میں موجود شور یکلخت موت جیسی خاموشی میں تبدیل ہو گیا۔

"تم تمہاری یہ جرأت"...... اچانک ٹونی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کسی جمناسٹک کے ماہر کی طرح ٹونی قلا بازی کھا کر کاؤنٹر کے اوپر سے ہوتا ہوا ان تینوں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس کا

چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا اور بازوؤں کی مچھلیاں تڑپ رہی تھیں۔

"مم مم تمہیں کچا چبا جاؤں گا میرا نام ٹونی ہے"...... ٹونی نے آگ کی طرح تپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر تنویر پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت فضا میں ہی الٹ کر پشت کے بل ایک خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا یہ عمران تھا جس نے اس کے تنویر پر حملہ کرتے ہی راستے میں ہی اس کے جسم کو مخصوص انداز میں تھپکی دے کر فضا میں اٹھا کر اسے نیچے گرا دیا تھا۔

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے جلدی بتاؤ کہ مارٹن کہاں ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت پیر اٹھتے ہوئے ٹونی کی موٹی سی گردن پر رکھ کر پورا دباؤ ڈال کر اسے گھما دیا اور نیچے گر کر پارے کی طرح تڑپ کر اٹھتے ہوئے ٹونی کا جسم ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"بولو کہاں ہے مارٹن"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنے ہوٹل ساشا میں گیا ہے"...... ٹونی نے رک رک کر کہا۔

"آؤ"...... عمران نے پیر کو ذرا سا گھما کر واپس اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے چلتے ہوئے چند لمحوں میں ہوٹل کے مین ہال سے باہر آ گئے۔ ہال میں موجود ہر شخص انتہائی

حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا اور کسی نے مداخلت نہ کی تھی۔ دراصل یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہو گیا تھا کہ کسی کو مداخلت کا موقع ہی نہ ملا تھا۔

"یہ فون کر دے گا"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے اس کی شہ رگ کو اتنا کچل دیا ہے کہ دس پندرہ منٹ تک تو وہ پوری طرح حواس میں ہی نہ آئے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر اور جولیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کار انتہائی برق رفتاری سے ساشا ہوٹل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جو ساحل سمندر پر ریت کے ٹیلوں کے درمیان بنا ہوا تھا اور ساحل سمندر کا سب سے زیادہ مقبول ہوٹل تھا کیونکہ وہاں سے آگے دور دور تک اونچے نیچے ریت کے ٹیلے ہی ٹیلے پھیلے ہوئے تھے اس لئے جوڑے وہاں زیادہ تنہائی کا لطف لیتے تھے۔ سروس انہیں ساشا ہوٹل سے مل جایا کرتی تھی تقریباً دس منٹ کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد عمران نے ساشا ہوٹل کے سامنے پہنچ کر کار روکی اور ایک بار پھر وہ سب کار سے اترے اور تیزی سے چلتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہو گئے۔ یہاں کا ماحول پہلے دونوں ہوٹلوں سے اخلاقی طور پر زیادہ خراب نظر آ رہا تھا۔ یہاں البتہ شہر کے بگڑے ہوئے رئیسوں اور جان محفل بننے کی شوقین دولت مند عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ ایک طرف بڑے سے کاؤنٹر پر ایک مرد اور ایک لڑکی کھڑی تھی۔

"مارٹن دفتر میں ہے"...... عمران نے اچانک جا کر تیز لہجے میں

پوچھا۔

"مارٹن مطلب ہے باس ۔ وہ دفتر میں ہے کیوں"...... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بغیر کوئی جواب دیئے ایک سائیڈ پر جاتی ہوئی راہداری میں بڑھتا چلا گیا۔ وہ دو چار بار پہلے بھی یہاں آ چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ دفتر اسی راہداری میں ہے اور پھر ایک کمرے کے دروازے پر اسے مارٹن کے نام کی تختی بھی لگی نظر آ گئی۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک دفتر نما کمرہ تھا اور ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اس کے چہرے پر زخموں کے نشانات بھی تھے اور اس کی ایک آنکھ خراب تھی جب کہ دوسری آنکھ میں تیز سرخی چھائی ہوئی تھی۔ اس کا جبڑا بھاری تھا لیکن وہ کلین شیو تھا۔ جسمانی لحاظ سے خاصا مضبوط تھا۔ اچانک دروازہ کھلنے اور عمران اور اس کے پیچھے تنویر اور جولیا کو اندر آتے دیکھ کر وہ حیرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے لیکن وہ اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا رہا تھا۔

"تمہارا نام مارٹن ہے"...... عمران نے میز کے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر تم لوگ کون ہو اور اس طرح دفتر میں بغیر کسی اطلاع اور اجازت کے کیوں آئے ہو"...... مارٹن نے درشت لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اٹھا اور ایک دھماکے سے میز کی سائیڈ پر فرش پر بچھے قالین پر جا گرا نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات گھومی اور اس کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے۔ نپے تلے انداز میں اور پوری قوت سے پڑنے والی ایک ہی ضرب اسے بے ہوش کرنے کے لئے کافی تھی۔

"اس میز کی درازوں اور الماریوں کی تلاشی لو میں عقبی کمرے کو چیک کرتا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے عقبی دیوار میں نظر آنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اس کمرے کی دیوار میں موجود بڑے سے جہازی سائز کا سیف نصب شدہ صاف نظر آ رہا تھا۔ عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے اس نے سیف کے تالوں کے سوراخ پر نال ایک مخصوص اینگل سے رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ پھر اس نے نال کا رخ بدلا اور دوسری بار ٹریگر دبا دیا۔ دو فائر کرنے کے بعد اس نے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور ہینڈل گھما کر جہازی سائز کے اس سیف کو کھول لیا اس کا لاکنگ سسٹم تباہ ہو چکا تھا۔ سیف کھولتے ہی عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی کیونکہ سب سے نچلے خانے میں موجود پیکٹ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جھپٹ کر پیکٹ اٹھایا۔ اسے کھولا اور اندر موجود فائل باہر نکال لی۔ فائل کور پر ٹرپل ایکس لکھا ہوا تھا۔

اس نے جلدی سے فائل کو کھول کر سرسری طور پر اسے دیکھا اور پھر فائل کو واپس لفافے میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور واپس اس دفتر نما کمرے میں آگیا۔

"یہاں تو وہ پیکٹ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ میں پیکٹ دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ ہمارا کام ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ چھوٹی مچھلی ہے۔ ایسی مچھلیاں ہاتھ لگ جائیں تو مچھلی کے شکار کے قانون کے مطابق اسے واپس دریا میں پھینک دیا جاتا ہے"۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز سن کر وہ تیزی سے مڑا۔ تنویر کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا اور فرش پر پڑے ہوئے مارٹن کا جسم جھٹکے کھا رہا تھا گولی اس کے سینے میں لگی تھی۔

"میں ایسی چھوٹی مچھلیوں کو بڑی مچھلیاں بنانے کے حق میں نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال لیا۔ عمران نے کچھ کہے بغیر دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ فائل اس نے تہہ کر کے کوٹ کے اندر رکھ لی تھی۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مادام فلاور بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ کار میں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار دارالحکومت کی حدود سے باہر نکل آئی اور اس کے ساتھ ہی سڑک پر موجود ٹریفک کا ہجوم بھی تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ اب اکا دکا کاریں ٹیکسیاں اور بسیں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ کافی آگے جانے کے بعد مادام فلاور نے کار کو دائیں طرف جاتی ہوئی ایک کچی سڑک پر موڑ دیا اور سڑک پر پانی کی طرح رواں چلتی ہوئی کار اب ہچکولے کھانے لگی۔ لیکن مادام فلاور نے کار کی سپیڈ کم نہ کی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں سفیدے کے اونچے اور سیدھے درخت تھے جن کے تنے اس قدر تیزی سے گزرتے نظر آ رہے تھے جیسے کسی فلم کو اچانک اس کی رفتار

سے زیادہ تیز چلا دیا جائے تو فلم میں موجود کردار دوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تقریباً دس منٹ بعد کار نے ایک موڑ کاٹا تو سامنے ایک زرعی فارم کی پرانی سی عمارت نظر آنے لگی۔ عمارت کا گیٹ بند تھا۔ مادام فلاور نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد گیٹ کی دوسری طرف ایک غیر ملکی آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا قد لمبا تھا اس لئے اس کا سر اور کاندھے مادام فلاور کو صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے جلدی سے پھاٹک کھولا تو مادام فلاور کار اندر لے گئی۔ عمارت کی ایک سائیڈ پر کار روک کر وہ تیزی سے نیچے اتری۔ سائیڈ سیٹ پر پڑا ہوا بیگ اٹھایا اور تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہو گئی۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک دیوار پر ہاتھ مارا تو کمرے کی ایک سائیڈ ہٹ گئی اور اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگ گئیں۔ مادام فلاور تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئی۔ یہ کمرہ خالی تھا۔ مادام فلاور نے ایک سائیڈ پر اپنا بیگ رکھا اور میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دیں پھر ایسا شور بلند ہوا جیسے طوفانی لہریں ساحل سے سر پٹخ رہی ہوں۔ مادام فلاور خاموش بیٹھی رہی۔ چند لمحوں بعد آوازیں نکلنی بند ہو گئیں اور ایسی خاموشی چھا گئی جیسے ٹرانسمیٹر آف ہو گیا ہو۔ مادام فلاور نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ایم ایف کالنگ اوور"...... مادام فلاور نے آواز بدل کر

بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس آر ایس اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے یوں لگ رہا تھا جیسے کسی روبوٹ کے منہ سے کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز نکل رہی ہو۔

"چیف باس کیا میری خدمات کا یہی صلہ ہے کہ ایک فائل کی خاطر مجھے گولی مار دی جائے اوور"...... مادام فلاور نے تلخ لہجے میں کہا۔

"کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو اوور"...... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی لہجے میں جواب دیا گیا۔

"چیف باس پاکیشیا کی وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے ایک فائل حاصل کی جانی تھی۔ اس مشن پر گریٹ لینڈ سے تین افراد بھیجے گئے سپر ایجنٹ رچرڈ اس کا ساتھی مائیکل اور ڈاکٹر واٹسن۔ انہوں نے فائل حاصل کر لی۔ اس کے بعد مقامی چیف نے یہ فائل گریٹ لینڈ بھجوانی تھی۔ اس کے لئے انہوں نے انتہائی عجیب طریقہ کار اختیار کیا۔ سی ویو ہوٹل کے سیکورٹی انچارج واسکر کو ہوٹل کے مینجر فوسٹر کی جگہ اس کے خصوصی دفتر میں پہنچایا گیا اور سپر ایجنٹ رچرڈ اور مائیکل کو کہا گیا کہ وہ سی ویو ہوٹل کے مینجر فوسٹر سے اس کے خصوصی دفتر میں ملاقات کریں اور فائل اس کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فوسٹر کی جگہ واسکر نے سنبھال لی اور ان دونوں سے فائل لینے کے بعد ایک پیشہ ور قاتل کے ذریعے ان دونوں کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا۔ پھر واسکر کو کہا گیا کہ وہ مجھے فائل لا کر دے اور مجھے حکم دیا گیا

کہ فائل لینے کے بعد واسکر کو جو ہمارا سپیشل ایجنٹ ہے گولی سے اڑا دیا جائے ۔ آپ نے چونکہ حکم دے رکھا ہے کہ اس مشن میں مقامی چیف سے مکمل اور غیر مشروط تعاون کیا جانا ہے اس لئے میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سپیشل ایجنٹ واسکر سے فائل لے کر اسے ہلاک کر دیا ۔ اس کے بعد مجھے کہا گیا کہ میں ایک پیشہ ور قاتل ۔ غنڈے اور ہوٹل لاسٹ ہیون کے مینجر رالف کو جا کر فائل دوں وہ کسی بحری سمگلر کے ذریعے اسے پہلے پاکیشیا سے کافرستان سمگل کرے گا پھر وہاں سے اسے گریٹ لینڈ بھیجا جائے گا لیکن واسکر کی موت نے مجھے محتاط کر دیا تھا ۔ گو مجھے یقین تھا کہ مقامی چیف واسکر اور رچرڈ کی حد تک تو قتل کے احکامات جاری کر سکتا ہے لیکن میرے معاملے میں وہ ایسا کوئی حکم جاری نہیں کر سکتا کیونکہ میں ٹاپ ایجنٹ ہوں لیکن اس کے باوجود میں محتاط ہو گئی ۔ میں نے خود رالف کے پاس اس کے ہوٹل جانے کی بجائے اسے اپنے پاس بلوا لیا ۔ وہ آیا اور مجھ سے فائل لے کر چلا گیا لیکن اس کے جانے کے فوراً بعد دو پیشہ ور قاتل مجھے ہلاک کرنے کے لئے پہنچ گئے ۔ میں چونکہ پہلے سے محتاط تھی اس لئے میں نے ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو بے بس کر کے اس سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ مقامی چیف کے حکم سے رالف نے یہ سب کچھ کیا ہے ۔ میں نے اس دوسرے کو بھی ہلاک کر دیا اور وہ جگہ چھوڑ کر روپوش ہو گئی ۔ میں نے رالف سے بات کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کیا واقعی مقامی چیف نے اسے میرے قتل کا حکم دیا

بھی تھا یا نہیں لیکن مجھے معلوم ہوا کہ رالف کو اس کے ہوٹل کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ رالف جب مجھ سے فائل لینے آیا تو اس کی عدم موجودگی میں ایک سوئس نژاد عورت اور دو مقامی مرد اس کے آفس میں پہنچے تھے اور پھر ان کے جانے کے بعد پتہ چلا کہ رالف کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ رالف نے فائل مجھ سے لے کر ایک سمگلر مارٹن کو دینی تھی ۔ مارٹن ہوٹل ساشا کا مالک ہے ۔ میں نے مارٹن سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ مارٹن کو بھی اس کے ہوٹل کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے وہاں بھی وہی سوئس نژاد عورت اور دو مقامی مرد تھے ۔ مجھے فائل کی فکر پڑ گئی ۔ میں نے فوری طور پر جو تحقیقات کرائیں اس کے مطابق پتہ چلا کہ مارٹن کے خصوصی سیف کے لاک کو گولیاں مار کر توڑا گیا ہے اور سیف کھلا ہوا ملا ہے ۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر وزارت دفاع میں اپنے ایک خاص آدمی سے رابطہ قائم کیا تو وہاں سے اطلاع مل گئی کہ فائل وزارت دفاع کے ریکارڈ روم میں واپس پہنچ گئی ہے اور یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے سرکاری طور پر بھجوائی ہے جس پر مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ وہ مقامی افراد یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوں گے ۔ ان کے حلیے معلوم کرانے کے بعد جب میں نے ان کے متعلق مزید معلومات حاصل کیں تو ان میں سے ایک آدمی کو پہچان لیا گیا ۔ اس کا نام علی عمران ہے ۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ۔ اس سے میں سمجھ

گئی کہ معاملات کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ڈیل کیا ہے اور مقامی چیف کی حماقت سے فائل فوری طور پر پاکیشیا سے باہر نہیں جا سکی اور پیچیدہ اور لمبی طریقہ کار کی وجہ سے وہ اتنے روز گزر جانے کے باوجود پاکیشیا میں ہی رہ گئی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے دوبارہ واپس حاصل کر لیا۔ ان تمام حالات کو دیکھنے کے بعد میں نے مقامی چیف سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ چنانچہ میں نے آپ سے براہ راست رابطہ کیا ہے۔ ایک تو آپ کو اس اہم مشن کی ناکامی کی اطلاع دینی تھی دوسرا آپ سے یہ گلہ کرنا تھا کہ صرف ایک فائل کے لئے ٹاپ ایجنٹ کو ختم کرنے کا کیوں حکم دیا گیا اوور"...... مادام فلاور نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم دس منٹ بعد پھر کال کرنا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام فلاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"یس آر ایس اٹنڈنگ اوور"...... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"چیف باس آپ نے کہا تھا کہ دس منٹ بعد کال کیا جائے اوور"...... مادام فلاور نے کہا۔

"پاکیشیا کے مقامی چیف سے تفصیلی رپورٹ حاصل کر لی گئی ہے

اس نے فائل کے نشانات ختم کرنے کے لئے یہ منصوبہ بندی کی تھی اور اس منصوبہ بندی کی باقاعدہ اجازت ہیڈ کوارٹر سے حاصل کر لی تھی لیکن یہ اجازت صرف واسکر تک اسے دی گئی تھی۔ تمہارے متعلق اس نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے اس لئے اس کی سزا میں اسے اب آئندہ ایک سال کے لئے تمہارے ماتحت کر دیا گیا ہے اور آج سے تم پاکیشیا کی مقامی چیف ہو گی اور مقامی چیف جس کا اصل نام محمود خان ہے اب تمہارے ماتحت کے طور پر کام کرے گا لیکن تم نے محمود خان کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرنی کیونکہ وہ تنظیم کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے اور اس کی تنظیم کے لئے خدمات بے حد زیادہ ہیں اور اب فائل کو دوبارہ حاصل کرنے کا مشن تم نے خود مکمل کرنا ہے اور اسے ہیڈ کوارٹر تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی براہ راست تمہاری ہو گی لیکن تمہیں یہ بتا دیا جانا ضروری ہے کہ اب اس فائل کے حصول کے لئے تم نے انتہائی صلاحیتوں کا استعمال کرنا ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب اس بارے میں پوری طرح محتاط ہو چکی ہو گی اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گی چیف باس اوور"...... مادام فلاور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو جلد از جلد ٹرپل ایکس فائل چاہئے اور بس اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام فلاور نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ایک طویل سانس لیتے

ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے کیونکہ پاکیشیا جیسے ملک کی چیف بن جانا ایک بہت بڑا اعزاز تھا اور اب اسے سفارت خانے میں مزید ملازمت کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی ۔اسے معلوم تھا کہ تنظیم کی طرف سے سفارت خانے کو خود ہی مطلع کر دیا جائے گا اور سفارت خانہ اس کی گریٹ لینڈ واپسی کے تمام دستاویزی شواہد مکمل کر لے گا اور دستاویزی شواہد کے مطابق فلاور گریٹ لینڈ واپس جا چکی ہو گی ۔چنانچہ اب سب سے پہلا مسئلہ اس کا میک اپ تھا تاکہ چیف کی حیثیت سے وہ معاملات کو مستقل طور پر اپنے ہاتھوں میں لے سکے ۔وہ تیزی سے ایک سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گئی دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں انتہائی جدید ساخت کے اسلحے کے ساتھ ساتھ میک اپ کے انتہائی قیمتی اور خصوصی سامان کا سٹاک بھی موجود تھا ۔فلاور نے میک اپ کی باقاعدہ اعلیٰ پیمانے پر تربیت حاصل کی ہوئی تھی اور اسے اس سلسلے میں نئے تجربات کرنے کا بھی شوق تھا ۔چنانچہ اس نے سامان الماری سے نکالا اور ایک ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی ۔اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے ۔تقریباً ایک گھنٹے کے بعد نہ صرف اس کے چہرے کے خدوخال مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے بلکہ بالوں کا رنگ اور ان کا سٹائل بھی تبدیل ہو چکا تھا ۔اچھی طرح چیکنگ کے بعد فلاور نے آئینے میں اپنے چہرے کو بغور دیکھا ۔اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت اور جوان نظر آ رہی تھی ۔یہ ایسا میک اپ تھا جو کسی

بھی میک اپ واشر سے چیک نہ ہو سکتا تھا ۔میک اپ کرنے کے بعد اس نے سائیڈ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا ۔چند لمحوں بعد وہی غیر ملکی جس نے پھاٹک کھولا تھا کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے ۔

"میں فلاور ہوں کرس"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرس چونک پڑا ۔

"کمال ہے مادام اس قدر مکمل اور شاندار تبدیلی آپ تو جادوگر ہیں"...... کرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور فلاور بے اختیار مسکرا دی ۔

"اب ایک خوشخبری بھی سن لو ۔چیف باس نے مجھے پاکیشیا کا ایک سال کے لئے چیف بنا دیا ہے اور میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... فلاور نے جواب دیا تو کرس نے بے اختیار پیچھے ہٹ کر باقاعدہ فوجی انداز میں اسے سیلوٹ کر دیا ۔اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

"میں ہمیشہ آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا"...... کرس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اب میری ہدایات سن لو ۔سب سے پہلے کیمرہ لے آؤ اور اس میک اپ میں میری تصویریں بناؤ اور ان تصویروں کے مطابق فوری طور پر کاغذات تیار کراؤ ۔کاغذات ہر لحاظ سے اصل اور مکمل ہونے

چاہئیں نام البتہ فلاور ہی رہے گا اور میں فلاور کارپوریشن کی صدر ہوں یہ کارپوریشن انٹرنیشنل پلازہ میں قائم ہو گی۔ اس کا آفس اور اس کے لئے تمام عملہ تم نے اور ڈک دونوں نے مل کر مکمل کرانا ہے۔ ایک ہفتے کے اندر اسے ہر لحاظ سے مکمل ہو جانا چاہئے۔ تھرڈ ایونیو والا اڈہ اب ہمارا ہیڈ کوارٹر ہو گا اور آج سے میں وہاں شفٹ ہو جاؤں گی"۔ فلاور نے کہا۔

"یس مادام فلاور آپ کے احکامات کی مکمل اور فوری تعمیل ہو گی"...... کرس نے جواب دیا اور فلاور کے چہرے پر مطمئن سی مسکراہٹ تیرنے لگ گئی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو کتنی بار تمہیں کہا ہے کہ اس قسم کے تکلفات میں مت پڑا کرو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تکلفات نہیں ہیں عمران صاحب یہ صرف آپ کے لئے میرے دل میں جو عزت اور احترام ہے اس کا صرف معمولی سا اظہار ہے"۔ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ عزت و احترام صرف بس اتنے تک ہی محدود ہے۔ چیک پر رقومات لکھتے وقت شاید عزت و احترام کہیں منہ چھپا کر بھاگ جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ تو قومی خزانے کی بات ہے اور مجھے ان معاملات میں آپ سے زیادہ پاکیشیا کے عوام کی عزت و احترام کرنا پڑتا ہے" ...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی اس کی خوبصورت بات پر ہنس پڑا۔

" وہ خزانے پر سانپ والی کہانیاں مجھے یاد آ جاتی ہیں ۔ بچپن میں جب میں یہ کہانیاں پڑھتا تھا تو سوچا کرتا تھا کہ وہ سانپ کس قسم کے ہوں گے ۔ میرا خیال تھا کہ سونے اور ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے سانپ ہوتے ہوں گے ۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ انسانوں جیسے بھی ہوتے ہیں" ...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں قومی خزانے پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہوں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" جب تم مجھے چیک دیتے ہو تو مجھے واقعی ایسا لگتا ہے کیونکہ فلیٹ میں ایک اژدہا منہ کھولے میرے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے" ۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب اس محمود خان کے بارے میں آپ نے کیا کیا وہ تو اس ٹرپل ایکس فائل کیس کا اہم مہرہ تھا" ...... اچانک بلیک زیرو نے کہا۔

" اس کے خلاف کوئی واضح ثبوت نہیں مل سکا اس لئے میں نے اس پر فوری طور پر ہاتھ نہیں ڈالا لیکن اس کی نگرانی کی جا رہی ہے

کیونکہ مجھے یقین ہے کہ فائل دوبارہ چرانے کی کوشش کی جائے گی اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار فائل اڑانے والوں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا جائے" ...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" میرا تو خیال تھا کہ فائل کو یہاں دانش منزل میں محفوظ کر لیا جائے لیکن سر سلطان نے کہا کہ اس کی ضرورت پڑنے والی ہے اس لئے اسے وہیں رکھا جائے گا اس لئے میں نے انہیں فائل بھجوا دی تھی" ...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" وہ ریکارڈ روم میں بے حد محفوظ ہے ۔ میں نے اس کی باقاعدہ چیکنگ کر لی ہے ۔ پہلے بھی انہوں نے جولیا کو استعمال کر کے یہ فائل وہاں سے حاصل کر لی تھی ورنہ وہ کسی صورت بھی فائل حاصل نہ کر سکتے تھے اور اب تو باقاعدہ ہدایات دے دی گئی ہیں کہ فائل ریکارڈ روم سے باہر آنے پر سر سلطان کو باقاعدہ مطلع کیا جائے گا" ۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی" ...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں کیا عمران یہاں موجود ہے" ...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی پریشان ہیں۔

" خیریت جناب میں عمران ہی بول رہا ہوں" ...... عمران نے ان

کے لہجے کو مدنظر رکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری سیکرٹ سروس کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیا اب مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی ایکشن لینا پڑے گا"...... سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اب کیا غلطی ہو گئی ہے جناب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹرپل ایکس فائل وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے دوبارہ اڑا لی گئی ہے اور اس بار وہاں بے پناہ قتل وغارت کی گئی ہے۔ ایڈیشنل سیکرٹری، اس کے عملے کے چار افراد، ریکارڈ روم کے نگران سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ریکارڈ روم کے تمام حفاظتی انتظامات تہس نہس کر دیئے گئے ہیں اور فائل اڑا لی گئی ہے اور یہ سارا کام جولیا نے کیا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تو عمران سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی یہ سب کچھ سن کر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے جب پاکیشیا سیکرٹ سروس خود ملک کے خلاف کام شروع کر دے تو پھر کیا چیز ناممکن ہے۔ اب بتاؤ میں ا

حکام کو کیا جواب دوں۔ بولو کیا جواب دوں۔ کیا کہوں صدر مملکت سے"...... سر سلطان کی ذہنی حالت واقعی بے حد ابتر محسوس ہو رہی تھی۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے جولیا کسی صورت بھی ایسا نہیں کر سکتی یہ سب کچھ کسی گہری سازش کے تحت ہوا ہے۔ آپ پلیز ذرا ٹھنڈے دماغ سے مجھے تفصیلات بتایئے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی دس منٹ پہلے مجھے اطلاع ملی کہ وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ میں بے پناہ قتل وغارت ہوئی ہے۔ ایڈیشنل سیکرٹری بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں فوری طور پر وہاں پہنچا اور وہاں جا کر میں نے جو کچھ دیکھا وہ وہی ہے جو میں نے تمہیں بتایا ہے۔ سیکرٹریٹ کے بچ جانے والے آدمیوں کی شہادت کے مطابق جولیا ایڈیشنل سیکرٹری کے آفس پہنچی۔ اس نے پی اے سے یہی کہا کہ وہ فوری طور پر ایڈیشنل سیکرٹری سے ملنا چاہتی ہے۔ سیکرٹ سروس کے سلسلے میں ایک انکوائری کے لئے ان سے بات کرنی ہے۔ پی اے نے ایڈیشنل سیکرٹری صاحب سے بات کی۔ انہوں نے اجازت دے دی اور جولیا ایڈیشنل سیکرٹری کے کمرے میں داخل ہو گئی۔ ایڈیشنل سیکرٹری صاحب نے پی اے کو کہہ دیا کہ وہ جب تک خود ہدایت نہ دیں انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ تقریباً بیس منٹ بعد جولیا واپس چلی گئی۔ اس کے بعد جب پی اے ایڈیشنل سیکرٹری کے کمرے میں گیا تو وہ فرش پر

مُردہ پڑے ہوئے تھے۔ان کے سینے پر گولی ماری گئی تھی۔وہ بدحواس ہو گیا اور چیخنے لگا جس پر سارا عملہ اکٹھا ہو گیا۔ ریکارڈ روم کی طرف جانے والا راستہ ان کے کمرے سے ہی جاتا ہے۔وہ راستہ کھلا ہوا پایا گیا۔جب اسے چیک کیا گیا تو وہاں کا عملہ بھی ہلاک ہو چکا تھا۔ ریکارڈ روم کے تمام حفاظتی انتظامات جبراً ختم کر دیئے گئے تھے۔ ریکارڈ روم سے ٹرپل ایکس فائل غائب تھی۔صرف وہی فائل۔ باقی ریکارڈ روم محفوظ تھا۔اس کے بعد مجھے اطلاع دی گئی اور میں نے تمہارے نصب کرائے ہوئے خفیہ کیمرے کی فلم چیک کرنے کا حکم دے دیا۔جب وہ فلم تیار ہو کر آئی اور میں نے اسے دیکھا تو ساری بات سامنے آ گئی۔یہ سارا کام اکیلی جولیا نے کیا ہے۔میں نے صدر مملکت سے بات کی۔ صدر مملکت کو پہلے رپورٹ مل چکی تھی۔انہوں نے اس پر انتہائی حیرت کا اظہار کیا کہ اب سیکرٹ سروس کے ارکان خود اپنے ملک کے خلاف کام کرنے لگے ہیں۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ جناب ایکسٹو کو کہا جائے کہ ملک زیادہ دیر تک ایسی کارروائیوں کا متحمل نہ ہو سکے گا"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ فلم کہاں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میرے پاس موجود ہے میں نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا تھا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے دفتر سے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ وہیں رہیں میں بلیک زیرو کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں وہ آپ سے فلم لے آئے گا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیا اور کیسے ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔اس کے چہرے پر اب شدید غصے اور تناؤ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا کے ذہن کو دوبارہ استعمال کر لیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اب ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ میں نے جولیا کی لاعلمی میں اس کے تحت الشعور سے ڈاکٹر واٹسن کے دیئے ہوئے سارے سجشن واش کر دیئے تھے اور اس کے تحت الشعور کو دباؤ اور جبر کے مقابلے میں بلینک ہو جانے کی سجشن دے دی تھی اس لئے اب جولیا کو اس انداز میں استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا جولیا کے میک اپ میں وہاں مجرموں نے یہ کارروائی کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کیمرہ میں نے وہاں نصب کرایا تھا وہ انتہائی جدید ترین کیمرہ ہے وہ ہر قسم کے میک اپ کو کراس کر لیتا ہے۔اس لئے اگر جولیا کی جگہ اس کے میک اپ میں کوئی اور عورت ہوتی تو فلم میں جولیا کی بجائے اس کا اصل چہرہ ہی نظر آتا جب کہ سر سلطان کے مطابق فلم میں جولیا موجود تھی اس لئے لامحالہ اصل جولیا وہاں گئی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ممکن تو نہیں ہے لیکن بہرحال تم جا کر سر سلطان سے فلم لے آؤ۔ میں اس دوران جولیا سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ گئی تھیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب گئی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے جناب۔ کیوں کیا پھر کوئی مسئلہ بن گیا ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کس مقصد کے لئے گئی تھیں"...... عمران نے سرد لہجے میں

پوچھا۔

"ڈبل ایکس فائل حاصل کرنے کے لئے"۔ جولیا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فائل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ تک نہیں پہنچی۔ میں نے تو آپ کے حکم کے مطابق عمران کو دے دی تھی"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کیسے فائل حاصل کی تھی تم نے وہاں سے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں عمران کے ساتھ وہاں گئی۔ ہدایات کے مطابق عمران نیچے پارکنگ میں موجود رہا۔ میں ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس گئی۔ میں اس کے پی اے کی مدد سے ایڈیشنل سیکرٹری کے کمرے میں پہنچ گئی۔ میں نے اس سے فائل مانگی اس نے انکار کر دیا۔ میں نے اسے سائیلنسر لگے ریوالور سے ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد میں نے راستہ کھولا اور ریکارڈ روم پہنچ گئی۔ وہاں کے عملے کو ختم کیا۔ عمران کے ذریعے آپ نے جو پسٹلز بھیجے تھے۔ ان کی مدد سے تمام حفاظتی انتظامات ختم کیے اور فائل لے کر میں واپس آ گئی اسلحہ اور فائل عمران کے حوالے کی اور اس کے بعد عمران نے مجھے میرے فلیٹ پر چھوڑ دیا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کیا عمران کی بات کی تصدیق تم نے مجھ سے براہ راست کی تھی"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نہیں اس کی کیا ضرورت تھی۔ عمران جیسا شخص جھوٹ تو نہیں

بول سکتا لیکن ہوا کیا ہے سر۔ کیا پھر کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا بہرحال میرے دوسرے حکم تک تم فلیٹ پر ہی رہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

اب بات اس کی سمجھ میں آچکی تھی۔ عمران نے چونکہ اس کے تحت الشعور کو کنٹرول کر کے اسے سجشن دی تھیں تاکہ کوئی دوسرا شخص جولیا کے ذہن کو کسی طرح بھی کنٹرول نہ کر سکے تو مجرموں نے کسی طرح اس بات کا پتہ چلا لیا اور نتیجہ یہ کہ ان کے کسی آدمی نے عمران کی آواز کو استعمال کر کے جولیا کے ذہن کو کنٹرول کر لیا۔ جولیا کا تحت الشعور چونکہ صرف عمران کی آواز کو ہی کنٹرولنگ اتھارٹی سمجھ سکتا تھا اس لئے عمران کی آواز جس طریقے سے بھی بنائی گئی بہرحال جولیا کے ذہن کو کنٹرول کر کے فائل ایک بار پھر حاصل کر لی گئی لیکن عمران کو یہ بات سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر ہر بار جولیا کو ہی کیوں اس معاملے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کچھ جولیا نے وہاں کیا ہے یہ سب کچھ کوئی بھی کر سکتا تھا۔ اس کے لئے خاص طور پر جولیا کو ہی کیوں استعمال کیا جاتا ہے اور یہی بات کسی طرح بھی اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ اس بار اسے یقین تھا کہ فائل فوراً کسی نہ کسی طریقے سے ملک سے باہر بھجوا دی گئی ہوگی اس لئے اب فوراً فائل کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہ تھی ابھی عمران اس سوچ بچار میں مصروف تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔ بلیک زیرو دانش منزل سے جانے اور آنے

کے لئے ایک علیحدہ خفیہ راستہ استعمال کیا کرتا تھا چنانچہ وہ اسی راستے سے باہر گیا تھا اور اب اسی راستے سے واپس آیا تھا۔

"فلم لے آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں سر سلطان بے حد پریشان ہیں۔ وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ اب معاملات بے حد نازک ہو چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے فلم کا رول جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ پہلے یہ فلم دیکھ لیں"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔ شاید وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کی بات کا کیا جواب دے۔ وہ خود ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا تھا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے فلم رول بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک زیرو نے فلم کو ایک بڑی سی مشین میں ایڈجسٹ کیا اور پھر لائٹیں بند کر کے اس نے مشین آن کر دی۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جہاں چار افراد میزوں کے پیچھے بیٹھے دفتری کام میں مصروف تھے۔ عمران انہیں پہچانتا تھا۔ ان میں ایک سپرنٹنڈنٹ تھا اور باقی اس کے اسسٹنٹ تھے۔ کافی دیر تک یہی منظر نظر آتا رہا۔ پھر اچانک سیڑھیوں سے جولیا اترتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سائیلنسر لگا جدید طرز کا ریوالور تھا۔ آفس سپرنٹنڈنٹ اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا ہی تھا کہ جولیا نے ریوالور سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور کی نال سے شعلے نکلتے نظر

آئے اور وہ چاروں ہی کرسیوں سے گرے اور فرش پر تڑپنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ چاروں ساکت ہو گئے۔ جولیا نے بڑے مطمئن سے انداز میں ریوالور کو میز پر رکھا اور جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا جو نیلے رنگ کا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس پسٹل کا رخ اس دیوار کی طرف کیا جس میں ریکارڈ روم کا خفیہ دروازہ تھا۔ دوسرے لمحے پسٹل کی نال سے نیلے رنگ کی شعاع نکلی اور پھر جیسے پوری دیوار پر نیلے رنگ کی شعاع پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں تک پسٹول سے شعاع نکل کر دیوار پر پڑتی رہی پھر جولیا نے ہاتھ ہٹایا اور پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ دیوار ان شعاعوں سے مکمل طور پر بلاسٹ ہو کر بکھر چکی تھی اور ریکارڈ روم کا انتہائی مضبوط فولادی دروازہ صاف نظر آنے لگ گیا تھا۔ جولیا نے جیکٹ کی دوسری جیب سے ایک اور سیاہ رنگ کا پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس دروازے کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور پھر یہ شعاع جیسے ہی دروازے سے ٹکرائی انتہائی مضبوط فولادی دروازہ پہلے تیز سرخ رنگ کا ہوا پھر یکلخت پگھل کر اس طرح نیچے بہنے لگا جیسے فولاد پگھل کر بہتا ہے۔ جولیا نے یہ پسٹل بھی واپس جیب میں رکھا اور تیزی سے اچھل کر زمین پر بہنے والی فولاد کو چھلانگ لگا کر پار کرتے ہوئے ریکارڈ روم میں داخل ہو گئی۔ اب وہ کیمرے کے فوکس سے آؤٹ ہو چکی تھی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد جولیا واپس آتی دکھائی دی اس کے ہاتھ میں وہی ٹرپل ایکس فائل تھی۔ باہر آ کر اس نے ایک نظر

فائل کو کھول کر دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے جیکٹ کی اندرونی طرف رکھ کر میز پر پڑا ہوا سائیلنسر لگا اپنا ریوالور اٹھا کر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور چند لمحوں بعد منظر سے آؤٹ ہو گئی۔

"اسے ریوائنڈ کر کے دوبارہ چلاؤ"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر وہی مناظر سکرین پر نظر آنے لگ گئے اور جیسے ہی جولیا فوکس میں آئی۔

"جولیا کے چہرے کا کلوز اپ سکرین پر لاؤ اور منظر کو ساکت کر دو"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ سکرین پر منظر رک گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا چہرہ بڑا ہوتے ہوئے تقریباً سکرین پر پھیل گیا۔

"اب اسے ٹی ایکس سے چیک کرو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ہاتھ تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران جولیا کے چہرے پر میک اپ چیک کرنا چاہتا ہے لیکن ٹی ایکس آن ہونے کے باوجود سکرین پر جولیا کے چہرے پر کوئی تبدیلی نظر نہ آئی تو عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ اصل چہرہ ہے میک اپ میں نہیں ہے۔

"عمران صاحب آپ کو کوئی شک پڑا تھا یا آپ نے روٹین میں اسے چیک کیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ایک واضح شک موجود ہے۔ جولیا کی لاشعوری عادت ہے

که وه جب بھی کوئی چیز کسی جگه سے اٹھاتی ہے تو پہلے اسے بائیں ہاتھ
سے اٹھاتی ہے پھر اسے دائیں ہاتھ میں منتقل کر دیتی ہے لیکن فلم میں
جولیا نے واپس جاتے ہوئے میز پر پڑا ہوا ریوالور براہ راست دائیں ہاتھ
سے ہی اٹھا لیا تھا حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے ۔ اس کے علاوہ
میرا خیال ہے کہ جسمانی طور پر بھی اس عورت اور جولیا میں فرق ہے ۔
اس عورت کی ٹانگیں اس کے اوپر والے جسم سے زیادہ لمبی ہیں جب
کہ جولیا کے ساتھ ایسا نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ مجھے شک پڑتا ہے کہ
عورت جولیا کی نسبت کافی دبلی ہے لیکن اس نے اپنے جسم پر پیڈنگ
کر کے اپنے آپ کو جولیا بنایا ہے لیکن اگر میری یہ باتیں درست ہیں تو
پھر ٹی ایکس کو اس کا اصل چہرہ سامنے لانا چاہئے تھا"...... عمران نے
تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کی باتیں درست ہیں تو پھر یہ عورت یقیناً میک اپ کی
ماہر ہے ورنہ عام عورتیں اس قدر ماہرانہ انداز میں اپنے جسم کی ساخت
کو تبدیل نہیں کر سکتیں وہ زیادہ سے زیادہ چہرے پر میک اپ کر
سکتی ہے ۔ بالوں کو ایڈجسٹ کر سکتی ہیں"...... بلیک زیرو نے
جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے اس لئے اب ضروری ہے کہ اسے صرف
ٹی ایکس کی بجائے ایس ایس ایکس سے چیک کیا جائے ۔ تاکہ اگر کوئی
ایسا سپیشل میک اپ ہے جسے ٹی ایکس بھی چیک نہیں کر سکتی
لامحالہ ایس ایس ایکس اسے چیک کر لے گی"...... عمران نے کہا۔

بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے ایک لائٹ جلائی اور
ایک طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری کھول کر
اس نے اس میں سے ایک مستطیل شکل کی مشین نکالی اور اسے لا کر
اس نے پہلے والی مشین کے ساتھ میز پر رکھا اور اسے پہلے والی مشین
سے اٹیچ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے لائٹ آف کر
دی اور پھر جیسے ہی اس نے الماری سے نکالی ہوئی مشین کا بٹن آن کیا
سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے چند لمحوں تک مسلسل جھماکے
ہوتے رہے پھر یکلخت منظر ساکت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران
اور بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اب سکرین پر جولیا کی
بجائے کسی دوسری عورت کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا قومیت کے لحاظ سے
یہ عورت گریٹ لینڈ کی لگتی تھی۔

"کمال ہے ۔ اس قدر ماہرانہ میک اپ"...... بلیک زیرو کے منہ
سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں واقعی جس کسی نے بھی اس عورت پر میک اپ کیا ہے وہ
اس فن میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے"...... عمران نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جولیا سے آپ کی بات ہوئی ہے اس نے یقیناً انکار کیا ہو گا"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اس نے کہا ہے کہ وہ وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ گئی ہے
اور وہاں جا کر یہ ساری کارروائی کر کے فائل لے آئی ہے ۔ اس نے مجھ

پر سارا بوجھ ڈال دیا ہے کہ میں نے اسے ایکسٹو کا حکم پہنچایا۔ اسے یہ نیلے اور سیاہ پسٹلز دیئے۔ پھر میں اسے ساتھ لے گیا۔ میں نیچے پارکنگ میں رہا جب کہ اس نے جاکر اوپر ساری کارروائی کی۔ پھر اس نے فائل اور پسٹلز میرے حوالے کر دیئے اور میں اسے اس کے فلیٹ پر چھوڑ کر چلا گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ یہ عورت تو جولیا نہیں ہے پھر جولیا کیسے کہہ سکتی ہے کہ وہ وہاں گئی ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یہ کوئی عجیب بات نہیں رہی۔ تم ایسا کرو کہ اس عورت کے اصل چہرے کا فوٹو بناؤ اور پھر اس کی بہت سی کاپیاں تیار کر کے آپریشن روم میں آجاؤ۔ پھر وہاں تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر لیبارٹری کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ٹرپل ایکس فائل ایک بار پھر غائب ہو چکی ہے اس لئے عمران اس بارے میں تم سے

بات کرے گا میں نے اسے تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔ تم نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فائل غائب ہو گئی ہے لیکن کس طرح عمران کے پاس ہی تو فائل تھی"...... جولیا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں عمران نہ ہی تمہارے پاس آیا ہے اور نہ ہی اس نے اس کارروائی میں حصہ لیا ہے۔ تمہیں ایک بار پھر استعمال کیا گیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں آیا تو اس کے ہاتھ میں سکرین پر میک اپ کے بغیر نظر آنے والے چہرے کی کئی تصویریں بھی تھیں۔ اس نے تصویریں عمران کے سامنے رکھ دیں۔

"ان میں سے ایک تصویر تم گریٹ لینڈ کے فارن ایجنٹس کو سپیشل گرافک لائن کے ذریعے بھجوا دو اور انہیں کہہ دو کہ وہ اس بارے میں جس قدر معلومات حاصل ہو سکیں فوری طور پر حاصل کر کے تمہیں بھیجیں اور باقی تصویر آؤٹ باکس میں ڈال دو اور سوائے جولیا کے باقی سب ممبرز کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ آؤٹ باکس سے یہ تصویریں لے کر ملک سے باہر نکلنے والے ہر راستے اور شہر میں چیکنگ کریں اور یہ عورت انہیں جہاں بھی نظر آئے اسے ہر صورت میں زندہ اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیں اور اگر اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہو تو اسے بھی اغوا کرنا ضروری ہے"...... عمران نے ایک تصویر اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ضروری تو نہیں کہ یہ عورت اصل شکل میں ہو۔اس نے کوئی دوسرا میک اپ کر لیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بالکل ہو سکتا ہے لیکن قد وقامت اور جسامت کے لحاظ سے کسی پر شک پڑنے سے اسے چیک تو کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اصل شکل میں ہی ہو کیونکہ اسے تو علم نہیں ہے کہ خفیہ کیمرے نے اس کی فلم بنائی ہے اور میں نے خصوصی آلات سے اس کا اصل چہرہ نہ صرف دیکھ لیا ہے بلکہ اس کا فوٹو بھی بنا لیا ہے۔وہ تو اپنے پلان کے مطابق یہی سمجھ رہی ہو گی کہ تمام معاملہ جولیا پر ہی پڑے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا سے انٹرویو کر لوں۔ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے اس عورت کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ عورت تو جولیا کے سامنے نہ آئی ہو گی۔اس کے سامنے تو وہ شخص آیا ہو گا جو آپ کے میک اپ میں ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ضروری نہیں کہ کوئی آدمی میرے میک اپ میں جولیا کے سامنے آیا ہو۔صرف میری آواز کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ آواز فون پر بھی استعمال ہو سکتی ہے۔اس طرح جولیا کے تحت الشعور میں یہ

ساری تجسن دے دی گئیں اور جولیا نے یہی سمجھ لیا کہ اس نے یہ ساری کارروائی اس طرح کی ہے جس طرح وہ کہہ رہی ہے۔بہرحال تمہاری اس بات سے میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا ہے کہ میں جولیا کو ساتھ لے کر ہپناٹزم کے فن کے ماہر پروفیسر فضل حسین سے ملوں۔اس سے ہو سکتا ہے کوئی نئی بات سامنے آ جائے۔تم بہرحال اس عورت کو تلاش کراؤ۔اب اس کی فوری دستیابی انتہائی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں گریٹ لینڈ سے معلومات بھی حاصل کراؤ۔ہو سکتا ہے کوئی خاص بات سامنے آ جائے"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فلاور کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس کے ہاتھ میں ٹرپل ایکس فائل تھی اور وہ کرسی پر بیٹھی بار بار اسے کھول کر دیکھتی اور پھر بند کر دیتی ۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور فائل اس کے اندر رکھ کر دراز بند کر دی ۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا ۔

"یس میڈم" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ لیکن انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"محمود خان جہاں بھی ہو اس سے رابطہ کر کے مجھ سے بات کراؤ" ...... فلاور نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس میڈم" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور فلاور نے رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا ۔

"یس" ...... فلاور نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا ۔

"محمود خان سے بات کریں میڈم" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ہیلو فلاور بول رہی ہوں" ...... فلاور نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس میڈم" ...... دوسری طرف سے محمود خان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ کام ہو گیا ہے ۔ اب مزید بات چیت کرنی ہے" ...... فلاور نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس میڈم" ...... دوسری طرف سے اسی طرح مختصر سا جواب دیا گیا اور فلاور نے کریڈل دبا کر چھوڑ دیا ۔

"یس میڈم" ...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

"محمود خان آرہا ہے اسے فوراً میرے کمرے میں پہنچا دینا" ...... فلاور نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کمرے کے ایک کونے میں شراب کی بوتلوں سے بھرے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے لا کر میز پر رکھا اور دوبارہ جا کر اس نے ریک کے نچلے حصے کو اس طرح کھولا جیسے فریج کا دروازہ کھولا جاتا ہے ۔ نیچے واقعی ایک آئس باکس موجود تھا جس میں دو گلاس اور برف موجود تھی ۔ فلاور نے ایک گلاس اٹھایا برف کے چند ٹکڑے گلاس میں ڈالے اور پھر خانہ بند کر کے وہ گلاس اٹھائے واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئی ۔ اس نے گلاس میز پر رکھا اور شراب کی بوتل کھول کر آدھے سے

زیادہ گلاس شراب سے بھرا اور بوتل بند کر کے اس نے گلاس اٹھایا اور شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ تیز شراب کی وجہ سے اس کے چہرے کا رنگ تیز ہونا شروع ہو گیا۔ ابھی اس نے گلاس ختم ہی کیا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... فلاور نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا ہوا تھا۔ فلاور اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کون ہو تم"...... فلاور نے بجلی کی سی تیزی سے جیکٹ سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"میں محمود خان ہوں میڈم"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن کے کنارے پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اور سر سے ماسک اترتا چلا گیا اب وہ واقعی محمود خان تھا۔

"اوہ تو تم ماسک میک اپ میں تھے گڈ۔ اچھا میک اپ تھا۔ کس نے کیا تھا"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے گریٹ لینڈ کے ایک انتہائی ماہر سے یہ فن دو سال تک سیکھا ہے"...... محمود خان نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کس کی بات کر رہے ہو"...... فلاور نے چونک کر پوچھا۔

"بلیر ونسٹر اس کا نام ہے"...... محمود خان نے جواب دیا تو فلاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ اسی لئے میں بھی تمہارے میک اپ کو نہ پہچان سکی میں بھی بلیر ونسٹر کی ہی شاگرد ہوں۔ وہ واقعی اس فن کا پوری دنیا میں سب سے بڑا ماہر ہے میں خود بھی میک اپ میں ہوں لیکن میرے آدمیوں نے اس میک اپ میں تمہیں کیسے اندر آنے دیا"...... فلاور نے کہا۔

"میں نے کار آپ کے ہیڈ کوارٹر کے پھاٹک پر روک کر ماسک اتار لیا تھا اور یہ ماسک سیکورٹی کلیرنس کے بعد میں نے پہنا۔ کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ آپ بھی میک اپ کے فن میں مہارت کا درجہ رکھتی ہیں میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میں نے بھی اس فن میں کچھ سیکھا ہے یا نہیں"...... محمود خان نے مسکراتے ہوئے کہا تو فلاور بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم چونکہ بلیر ونسٹر کے شاگرد ہو اس لئے تم بھی ماہر بن چکے ہو۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے ساتھ ڈسکس کیے ہوئے پلان کے مطابق میں ایک بار پھر فائل حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئی ہوں"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو محمود خان چونک پڑا۔

"اتنی جلدی ویری گڈ"...... محمود خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مشن کے دوران اس طرح برق رفتاری سے کام کرنے کی

عادی ہوں ۔ تم نے مجھے دو ٹپس دی تھیں ۔ ایک جولیا کی اور دوسرے ماہر ترین ہپناٹسٹ فضل حسین کی ۔ میں نے ان دونوں ٹپس کو بنیاد بنا کر پلاننگ کی اور کامیاب ہو گئی"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فضل حسین سے ملی تھیں ۔ اس نے تعاون کیا تھا" ۔ محمود خان نے کہا۔

"پہلے تو اس نے یکسر انکار کر دیا لیکن جب میں نے تمہارا کارڈ دیا تو وہ فوراً کام پر آمادہ ہو گیا اور حقیقت یہی ہے کہ اس کی وجہ سے کام آسان ہو گیا ورنہ شاید وہاں سے فائل نکالنا بے حد مشکل ثابت ہوتا"...... فلاور نے جواب دیا۔

"کیا آپ مجھے تفصیل بتانا پسند کریں گی"...... محمود خان نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں ۔ مجھے تم پر غصہ ضرور تھا کہ تم نے اس فائل کے پیچھے میری ہلاکت کا بھی پروگرام بنا لیا تھا لیکن تمہاری معذرت اور وضاحت کے بعد کہ تم نے یہ سب کچھ انتہائی نیک نیتی سے کیا تھا ۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا تھا ۔ تم نے پہلی بار مشن مکمل کرنے کی جو تفصیل بتائی تھی وہ پلاننگ مجھے بے حد پسند آئی تھی"...... فلاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ نے دوبارہ وہی پلاننگ استعمال کی لیکن اس بار تو سیکرٹ سروس ہوشیار ہو گی"...... محمود خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو"...... فلاور نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری میڈم میرا یہ مطلب نہ تھا"...... محمود خان نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس پلاننگ میں تبدیلی کر لی تھی لیکن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جولیا کو ہی دوبارہ اس مشن میں استعمال کیا جائے ۔ کیونکہ جولیا بقول تمہارے سیکرٹ سروس کی رکن ہے اس لئے جب فائل کی گمشدگی کا مسئلہ سامنے آئے گا تو ایک بار پھر جولیا سامنے آ جائے گی اور جولیا کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس ذہنی طور پر بری طرح الجھ جائے گی اس طرح ہمیں فائل کو یہاں سے نکالنے کا کافی موقعہ مل جائے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے رالف اور مارٹن کو ہلاک کرنے والے جس گروپ کے بارے میں تفصیلات ملی تھیں ان تفصیلات میں ان تینوں افراد کے چہروں کے بارے میں بھی تفصیلی کوائف شامل تھے اور ان کوائف کے مطابق ان میں جولیا شامل تھی اور اس کے ساتھ دو مقامی افراد تھے جن میں سے ایک کا نام علی عمران تھا چونکہ علی عمران یہاں کا معروف آدمی ہے اس لئے اس کے بارے میں سب جانتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ بات اس وقت کنفرم ہو گئی جب فائل سیکرٹ سروس کے چیف نے وزارت دفاع کو واپس کی ۔ جب کہ اسے جولیا اور عمران نے اپنے ایک اور ساتھی کے ساتھ مل کر حاصل کیا تھا ۔ میں نے پہلے تو وزارت دفاع کے

ایسے افراد کو انتہائی کثیر دولت دے کر خریدا جو اس ریکارڈ روم کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں جانتے تھے ۔ ان سے میں نے تمام تفصیلات حاصل کر لیں ۔ ان سائنسی حفاظتی اقدامات کا توڑ میرے پاس موجود تھا لیکن اصل مسئلہ وہاں پوری برق رفتاری اور کامیابی سے کام کرنے والے آدمی کے انتخاب کا تھا اور سیکرٹ سروس کے لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں یہ دوسری وجہ تھی جولیا کے انتخاب کی ۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ جولیا کو چونکہ پہلے استعمال کیا گیا تھا اس لئے اب وہ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پوری طرح محتاط ہوں گے ۔ اس لئے میں نے فضل حسین سے ملاقات کی ۔ تمہارے کارڈ کی وجہ سے وہ جب کام کرنے پر آمادہ ہو گیا تو میں نے اسے پہلے مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں کہ کس طرح تم نے گریٹ لینڈ سے ڈاکٹر واٹسن کو بلوا کر اس کی خصوصی مشین کے ذریعے جولیا کے ذہن کو کنٹرول کر کے اس سے کام لیا تھا تو فضل حسین نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو وہ جولیا کو ایک بار پھر آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں ۔ جولیا کی رہائش اور فون نمبر تم نے مجھے بتا رکھا تھا ۔ چنانچہ میں نے یہ فون نمبر فضل حسین کو بتا دیا ۔ انہوں نے جولیا کو فون کیا اور فون پر ہی تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ جولیا کو اپنے پاس بلانے میں کامیاب ہو گئے ۔ جولیا اپنے فلیٹ سے فضل حسین کی رہائش گاہ پر اکیلی بغیر کسی کو کچھ بتائے پہنچ گئی جہاں فضل حسین نے اسے بے ہوش کر کے اس کے ذہن کو مکمل طور پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے

کہ جیسے ہی وہ جولیا کے ذہن کو مکمل کنٹرول میں لینے کی کوشش کرتے جولیا کا ذہن ٹھیک ہو جاتا وہ اس پر بے حد حیران تھے ۔ بہرحال انہوں نے بتایا کہ جولیا کا یہ رد عمل بتاتا ہے کہ ڈاکٹر واٹسن کے بعد کسی نے جولیا کے تحت الشعور کو کنٹرول میں لے کر اسے خصوصی سجشن دی ہیں لیکن وہ واقعی اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے انہوں نے دوسرے طریقے اپنائے اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ یہ دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ جولیا کے ذہن پر مخصوص سجشن کسی علی عمران نامی آدمی نے دی ہیں اور اس علی عمران نامی سے جولیا ذہنی طور پر بے حد مرعوب بھی ہے اور فضل حسین نے بتایا کہ جولیا کسی صورت بھی اب اس مشن کے لئے استعمال نہ ہو سکے گی لیکن میں بضد تھی کہ جولیا کو ہی اس مقصد کے لئے استعمال کرنا ہے ۔ اس پر فضل حسین نے ایک نادر ترکیب بتائی جو مجھے بے حد پسند آئی ۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں چونکہ صرف یہ چاہتی ہوں کہ جب اس فائل کی گمشدگی کا علم ہو تو سامنے جولیا ہو ۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ جولیا کے ذہن میں وہ یہ بات بٹھا سکتے ہیں کہ عمران نے اسے حکم دیا کہ وہ جا کر فائل حاصل کرے اور جولیا نے ہدایت کے مطابق جا کر مشن مکمل کر دیا ۔ لیکن جولیا کی جگہ جولیا کے میک اپ میں کوئی اور جائے ۔ البتہ جولیا خود تسلیم کرے گی کہ مشن اس نے مکمل کیا ہے ۔ اس پر مجھے فوراً خیال آیا کہ جسمانی طور پر میں جولیا سے کافی حد تک مشابہت رکھتی ہوں البتہ تھوڑے بہت فرق کو میں ایڈجسٹ کر سکتی ہوں اور ایسا

میک اپ بھی کر سکتی ہوں کہ کسی کو معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے گا۔ چنانچہ میں نے خود جا کر فائل حاصل کرنے کی پلاننگ کر لی۔ میں نے میک اپ اور جسمانی پیڈنگ کا سامان وہیں فضل حسین کی رہائش گاہ پر منگوا لیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے جسم کو پیڈنگ کے ذریعے جولیا جیسا بنا لیا۔ باقی چہرے اور بالوں کو جولیا جیسا بنانا میرے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ چنانچہ ایک گھنٹے کی محنت کے بعد میں مکمل طور پر جولیا بن گئی۔ پھر مخصوص ہتھیاروں سمیت میں خود مشن مکمل کرنے وزارت دفاع کے دفتر گئی اور پھر میں نے وہاں انتہائی کامیابی سے مشن مکمل کیا فائل لے کر میں سیدھی واپس فضل حسین کی رہائش گاہ پر پہنچی اور میں نے وہاں جا کر فضل حسین کو پوری تفصیل بتائی کہ میں نے کس طرح مشن مکمل کیا ہے تو فضل حسین نے جولیا کے ذہن میں یہ ساری تفصیلات اس طرح راسخ کر دیں کہ عمران نے اسے آ کر چیف آف سیکرٹ سروس کا پیغام دیا پھر جولیا عمران کے ساتھ وزارت دفاع کے دفتر پہنچی۔ عمران نیچے پارکنگ میں موجود رہا جب کہ جولیا نے جا کر مشن مکمل کیا اور اس نے واپس آ کر عمران کو وہ فائل اور خصوصی ہتھیار دیئے اور عمران نے اسے فلیٹ پر چھوڑ دیا۔ یہ تفصیلات جولیا کے ذہن میں بٹھانے کے بعد فضل حسین نے جولیا کو واپس اس کے فلیٹ بھجوا دیا اور اس کے ذہن سے درمیانی ساری کارروائی واش کر دی۔ اس کے بعد میں نے تمہارے جیسا کام کیا اور فضل حسین کو گولی مار دی اور فائل لے کر وہاں سے یہاں آ گئی"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ نے فضل حسین کو گولی مار دی اوہ ویری بیڈ وہ تو انتہائی اہم آدمی تھا۔ یہاں میں نے بے شمار مشنز اس کی مدد سے مکمل کئے ہیں وہ تو ہمارا خاص آدمی تھا اور انتہائی کام کا آدمی تھا"...... محمود خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ اس سارے راز سے واقف تھا اور اگر عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس تک پہنچ جاتی تو نتیجہ یہ کہ تم اور میں دونوں سامنے آ جاتے اس کے بعد یہ سیکرٹ سروس ہمیں پاتال تک بھی نہ چھوڑتی اس لئے مجھے اسے ہلاک کرنا پڑا۔ اب اس کی زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی ہے اب جولیا خود تسلیم کرے گی کہ یہ مشن اس نے عمران کی مدد سے مکمل کیا ہے اور فضل حسین کسی کو یہ بتانے کے قابل ہی نہ رہے گا کہ اصل بات کیا ہے۔ اس لئے اب ہم دونوں ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکے ہیں۔ اب حکومت جانے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جانے۔ ہم پوری طرح محفوظ ہیں"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا یہ اقدام ان حالات میں درست ہے۔ بہرحال اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... محمود خان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ اب اس فائل کو میں فوری طور پر ملک سے باہر نکالنا چاہتی ہوں۔ تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو بتاؤ"...... فلاور نے کہا۔

"میری تجویز تو پہلے ہی ناکام ہو چکی ہے۔ حالانکہ میں نے انتہائی محفوظ ترین راستہ اختیار کیا تھا۔ اس کے باوجود نجانے یہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح رالف اور مارٹن تک پہنچ گئے اور فائل واپس لے اڑے۔ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ آپ اسے سفارت خانے کے بیگ کے ذریعے باہر بھجوا دیں"...... محمود خان نے کہا۔

"نہیں موجودہ حالات میں یہ طریقہ سیف نہیں رہا۔ اب تمام بیگز کی چیکنگ ہو گی"...... فلاور نے کہا۔

"پھر اسے کسی سپیشل سروس کے ذریعے باہر بھجوا دیں"...... محمود خان نے کہا۔

"نہیں یہ رسک بھی نہیں لیا جا سکتا۔ البتہ میں نے سوچا ہے کہ میں اسے خود لے کر باہر جاؤں لیکن ہوائی جہاز، ریلوے یا کسی بحری جہاز کے ذریعے نہیں بلکہ بائی روڈ۔ کیا تم کوئی ایسا انتظام کر سکتے ہو کہ میں بائی روڈ پاکیشیا سے اس کے کسی بھی ہمسایہ ملک جا سکوں بغیر کسی چیکنگ کے"...... فلاور نے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں آپ حکم فرمائیں۔ کس ملک جانا چاہتی ہیں"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"پہلے میرا خیال تھا کہ میں کافرستان جاؤں لیکن پھر میں نے سوچ کر یہ خیال چھوڑ دیا ہے کیونکہ پہلے تم نے مارٹن کے ذریعے فائل کافرستان بھجوانے کی کوشش کی تھی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اب لامحالہ کافرستان جانے والے ہر راستے کی بھرپور نگرانی کرے گی۔ میں کسی

ایسے ملک جانا چاہتی ہوں جس کی طرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خیال تک نہ جا سکے"...... فلاور نے کہا۔

"پھر آپ شوگران چلی جائیں۔ شوگران کی طرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دھیان ہی نہ جا سکے گا"...... محمود خان نے کہا تو فلاور چونک پڑا۔

"میں نے کہا ہے کہ میں بائی روڈ جانا چاہتی ہوں بائی ایئر نہیں اور شوگران کے لئے لامحالہ ہوائی جہاز میں سفر کرنا ہوگا"...... فلاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ پھر آپ کو علم ہی نہیں پاکیشیا سے شوگران بائی روڈ بھی سیاح جاتے رہتے ہیں یہاں سے شمالی علاقے اور وہاں سے ایک نئی تعمیر کردہ شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے آپ آسانی سے شوگران میں داخل ہو سکتی ہیں لیکن وہاں جانے کے لئے آپ کو مقامی بننا ہوگا۔ کسی غیر ملکی کو وہاں کسی صورت بھی داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اور اگر کوئی خصوصی اجازت پر داخل بھی ہو جائے تو اس کی انتہائی سخت نگرانی کی جاتی ہے۔ البتہ آپ مقامی خاتون بن کر سیاحت کے لئے وہاں جا سکتی ہیں۔ وہاں فائل اپنے کسی بااعتماد آدمی کو دے دیں نہ جو اسے آسانی سے گریٹ لینڈ لے جائے گا اور آپ واپس آ جائیں۔ اس طرح کسی کو شک بھی نہ ہو سکے گا"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اگر ایسا ہے تو یہ واقعہ سب سے محفوظ راستہ ہے۔ لیکن کیا اس کے لئے تم کوئی خصوصی بندوبست کر سکتے ہو"...... فلاور نے

کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں۔ میں نے ایسے ہی کاموں کے لئے ایک ٹریول ایجنسی ٹاپ وے بنائی ہوئی ہے جو ٹرپس تیار کرا کر سیاحت کے لئے لے جاتی ہے۔ آپ جب بھی حکم کریں یہ ٹرپ تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹرپ میں تمام مرد اور عورتیں میرے خاص آدمی ہوں گے۔ تمام انتظامات فول پروف ہوں گے۔ آپ اطمینان سے وہاں پہنچ جائیں گی لیکن بہرحال آپ کو واپس آنا ہوگا"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"ہاں میں واپس آجاؤں گی۔ میں اب یہاں کی مستقل چیف ہوں مجھے گریٹ لینڈ جا کر کیا کرنا ہے البتہ یہ انتظام ہو سکتا ہے کہ وہاں میرے پہنچنے پر ہمارا با اعتماد آدمی مجھ سے آکر ملے اور فائل لے جائے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم کب تک یہ ٹرپ تیار کر سکتے ہو اور وہاں پہنچنے تک کتنے دن لگیں گے"...... فلاور نے کہا۔

"دو روز تو ٹرپ کی تیاری اور کاغذات وغیرہ بنوانے میں لگ جائیں گے اس کے بعد چار روز کے سفر کے بعد آپ شوگران کے سرحدی شہر ناجنگ پہنچ جائیں گی۔ وہاں ایک خصوصی ہوٹل میں آپ کی رہائش کے انتظامات کر دیئے جائیں گے۔ آپ وہاں کا پتہ اپنے آدمی کو بتا دیں تو وہاں وہ آپ سے مل کر فائل لے جائے گا۔ آپ وہاں ایک ہفتے سیاحت کر کے ٹرپ کے ساتھ ہی اطمینان سے واپس آجائیں"۔ محمود خان نے جواب دیا۔

"راستے میں چیکنگ تو نہیں ہوگی"...... فلاور نے پوچھا۔

"صرف اسلحہ اور منشیات چیک کی جاتی ہیں باقی کچھ نہیں اور ظاہر ہے اسلحہ اور منشیات آپ کے پاس یا آپ کے ساتھیوں کے پاس ہوگا ہی نہیں اس لئے فائل بہرحال محفوظ رہے گی"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم فوری طور پر اس ٹرپ کا بندوبست کرو میں جلد از جلد یہ فائل یہاں سے نکال لے جانا چاہتی ہوں"...... فلاور نے کہا۔

"البتہ آپ مقامی میک اپ کر کے اپنا نیا نام بھی رکھ لیں اور اپنا فوٹو مجھے دے دیں تاکہ کاغذات فوری طور پر تیار ہو سکیں"۔ محمود خان نے کہا۔

"ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر کی کسی مقامی لڑکی کو منتخب کر لو جو میرے قد و قامت کی ہو۔ اس کے کاغذات ظاہر ہیں اصل ہی ہوں گے اس کا فوٹو مجھے بھجوا دو میں اس کا میک اپ کر لوں گی لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہاں کی مقامی عورتوں کا لباس مجھ سے نہ پہنا جا سکے گا۔ اس کا کوئی حل تمہیں تلاش کرنا ہوگا"...... فلاور نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کریں اس کا بندوبست ہو جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر میں ایک لڑکی رافیہ ہے وہ ہمیشہ مغربی لباس پہنتی ہے۔ میں اس کا فوٹو آپ کو بھجوا دوں گا۔ اس طرح آپ مغربی لباس ہی پہنیں گی"...... محمود خان نے جواب دیا۔

"اوکے پھر فوری طور پر کام کرو"...... فلاور نے جواب دیا اور محمود

خان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"پھر مجھے اجازت"...... محمود خان نے کہا اور فلاور کے سر ہلانے پر اس نے میز پر رکھا ہوا اپنا ماسک اٹھا کر پہنا اور ہاتھوں سے اسے تھپک کر اور پوری طرح ایڈجسٹ کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"اور کون دستک دے سکتا ہے۔ سوائے مجھ جیسے اکلوتے فریادی کے۔ جو نجانے کب سے فریاد لئے دستکیں دیتا پھر رہا ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔

"تمہاری فریاد بغیر سنے منظور کی جاتی ہے اور بولو"...... جولیا نے دروازہ کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ پھر تو بزرگوں کی یہ بات درست ہے کہ خدا جب دینے پر آتا ہے تو سب بند دروازے کھل جاتے ہیں اور فریاد بغیر سنے منظور کر لیتا ہے۔ اب کم از کم سلیمان پاشا کی جھڑکیاں، نوٹس اور دھمکیوں سے تو نجات مل جائے گی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب یہ سلیمان اس معاملے میں کیسے درمیان میں آگیا۔ کیا تمہارے ذاتی معاملات بھی اب وہ طے کرتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میں اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں کہ قرضہ ذاتی معاملہ ہوتا ہے اور کسی قرض خواہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مقروض کے اس ذاتی معاملے میں مداخلت کرے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ چلو اب سمجھانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میں اس کی رقم اس کی ناک پر ماروں گا اور اطمینان سے باقی زندگی بسر کروں گا اپنی مرضی سے کھاؤں گا اپنی مرضی سے پیوں گا۔ اب تو اگر میں ایک قلفی بھی لے کر کھالوں تو وہ شور مچا دیتا ہے کہ میرا قرض اتارا نہیں اور قلفی کھائی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا اور کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس کے کاندھوں سے کوئی بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔

"ہونہہ تو تمہاری فریاد کا تعلق تمہارے اس بدنام زمانہ قرضہ سے تھا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"موجودہ دور معاشیات کا ہے اور ماہرین معاشیات کہتے ہیں کہ سب خرابیوں کی جڑ معاشیات کے بگاڑ میں ہے اس لئے موجودہ دور میں فریاد بھی تو معاشی ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم واقعی معاشی طور پر پریشان ہو تو تمہارا یہ مسئلہ

...نا میں حل کر دوں گی۔ میں خود سلیمان سے بات کروں گی اور اس ...ے جتنا قرضہ بھی کہا میں ادا کر دوں گی"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا وہ سلیمان موجودہ دور کا عمرو عیار ہے۔ وہ فوراً ہی قرضے کی رقم کو دس بارہ سے ضرب دے لے گا۔ بس تم ایسا کرو کہ حساب مجھ سے پوچھ لو اور رقم میرے حوالے کر دو۔ پھر میں جانوں اور سلیمان"...... عمران نے جلدی سے کہا۔

"سلیمان مجھ سے غلط بات نہیں کر سکتا۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جن قرضوں کا تعلق سلیمان سے نہیں ہے ان کا کیا ہوگا"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب اور کس کے قرضے ہیں تم پر"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ہو تو بتاؤں۔ ایک لمبی فہرست ہے۔ سر سلطان سے لے کر ہمسایہ خواتین تک کے نام آتے ہیں اس لسٹ میں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سر سلطان سے بھی میں خود بات کر لوں گی باقی رہیں خواتین تو ان سے تم خود نمٹ لینا"...... جولیا بھی اب باقاعدہ لطف لے کر بات کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے خواتین سے نمٹنا مجھے آتا ہے۔ آجاتی ہیں فلیٹ پر

شادی کی آفرز لے کر اور مجھے مجبوراً ان کی باتیں سننی پڑتی ہیں اور ان کی طرف سے ہونے والی آفرز پر اثبات میں سر ہلانا پڑتا ہے۔ تم ایسا کرو دس لاکھ کا چیک ایڈوانس کے طور پر دے دو تاکہ ان میں جو خواتین زیادہ خطرناک ہیں ان کو تو فلیٹ پر آنے سے روکا جاسکے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"دس لاکھ تو کیا دس روپے بھی نہیں مل سکتے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ چیف نے تمہیں کیوں بھیجا ہے جب سب کام تمہارے کہنے پر ہوا ہے تو اب کیا ہو گیا ہے۔ چیف تو کہہ رہا تھا کہ تم ہر بات پر انکار کر رہے ہو اب میرے سامنے انکار کرو"...... اچانک جولیا نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اچانک اس بات کا خیال آگیا تھا۔

"تمہارے سامنے انکار لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ میں تو آج تک اقرار کے لئے تڑپ رہا ہوں تم انکار کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بکواس مت کرو سیدھی طرح بتاؤ کہ وہ فائل کہاں ہے۔ چیف تک تم نے اسے کیوں نہیں پہنچایا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ تم آج صبح سے اب تک کہاں کہاں گئی ہو"۔ عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ گئی تھی اس کے بعد تم مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے تب سے میں فلیٹ پر ہی ہوں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"او کے پھر مجھے اس بارے میں واقعی پروفیسر فضل حسین سے بات کرنی پڑے گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کون پروفیسر فضل حسین"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... اسی لمحے رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"شاہ باغ کے علاقے میں پروفیسر فضل حسین صاحب کی رہائش گاہ ہے وہاں کا فون نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر فون آ جانے پر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یہ پروفیسر فضل حسین صاحب کی رہائش گاہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں آپ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا لہجہ اسی طرح کرخت ہی تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں پروفیسر صاحب کے فن کا ایک

پرستار ہوں ۔میری ان سے آج تک براہ راست تو ملاقات نہیں ہوئی لیکن میں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور اب ان سے ملنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ سر عبدالرحمن کے صاحبزادے علی عمران ہیں یا کوئی اور علی عمران ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"ارے کمال ہے یعنی آپ صرف نام سن کر ولدیت بھی جان جاتے ہیں پھر تو آپ پروفیسر صاحب سے بھی بڑے ماہر فن ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں انسپکٹر عالمگیر ہوں ۔شاہ باغ پولیس اسٹیشن کا انچارج ۔پروفیسر صاحب کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے اور ہم اس وقت یہاں کوٹھی میں کارروائی میں مصروف ہیں ۔آپ سے ایک بار انٹیلی جنس کے انسپکٹر رانا کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے اس لئے میں آپ کو جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"پروفیسر صاحب کو قتل کر دیا گیا ہے کب"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کا اندازہ ہے کہ یہ واردات تقریباً دو گھنٹے پہلے ہوئی ہے ۔فی الحال قاتل کے بارے میں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا بہرحال ایسے شواہد ملے ہیں کہ قاتلہ کوئی غیر ملکی خاتون تھی"...... دوسری طرف سے انسپکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

"غیر ملکی خاتون ۔کس ملک کی ۔کس طرح معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پروفیسر صاحب نے مرنے سے پہلے اپنے خون سے فرش پر فلاور اور گریٹ لینڈ کے الفاظ انگلی کی مدد سے لکھے ہیں ۔اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مقصد اپنے قاتل کی نشاندہی تھی انہوں نے ایک اور لفظ بھی لکھنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ اسے مکمل نہیں کر سکے اس لئے وہ پڑھا نہیں جا رہا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ میں فوراً پہنچ رہا ہوں ۔یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا یہ فضل حسین کون تھا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک ماہر پینانسٹ جو اس فن میں اتھارٹی تسلیم کیا جاتا تھا۔ انہوں نے اس فن پر کئی تحقیقاتی کتابیں بھی لکھیں ہیں ۔آؤ میرے ساتھ میرے ذہن میں ایک خیال آرہا ہے ۔ہو سکتا ہے کہ وہ درست ہو اس لئے تمہارا ساتھ جانا ضروری ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

"میں لباس تبدیل کر لوں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی ۔تھوڑی دیر بعد عمران کی کار تیزی سے فضل حسین کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"تم کس خیال کی بات کر رہے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں دراصل بات یہ ہے کہ مجرموں نے اس فائل کے حصول کے لئے دونوں بار تمہیں استعمال کیا ہے۔ پہلی بار تو یہ کام ڈاکٹر واٹسن اور اس کی مشین کے ذریعے ہوا ہے۔ ڈاکٹر واٹسن واپس گریٹ لینڈ جا چکا ہے۔ چونکہ فائل مل گئی تھی اس لئے میں نے ڈاکٹر واٹسن کے پیچھے جانے کا ارادہ بدل دیا تھا لیکن اب میں نے چیک کرایا ہے ڈاکٹر واٹسن اس بار پاکیشیا نہیں آیا جب کہ اس بار پھر تمہیں استعمال کیا گیا ہے۔ تمہارے چیف نے چند ایسے شواہد حاصل کر لئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی بار تمہارے ذہن کو کنٹرول کر کے یہ کام کرایا گیا تھا۔ چونکہ تمہارا ذہن تمہارے کنٹرول میں نہ تھا اس لئے میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ یہ کام اصل جولیا کی بجائے ڈمی جولیا نے کیا ہے لیکن اس بار واقعی ڈمی جولیا استعمال ہوئی ہے۔ کسی دوسری عورت کو جو جسمانی طور پر تم سے قدرے ملتی جلتی تھی۔ باقاعدہ پیڈنگ کر کے اسے تمہاری طرح بنایا گیا اور پھر اس عورت کے چہرے پر تمہارا میک اپ کیا گیا اور اس عورت نے وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ جا کر انتہائی سفاکانہ انداز میں قتل وغارت بھی کی اور انتہائی جدید آلات استعمال کر کے اس نے ریکارڈ روم کے تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کو تباہ کر کے وہ فائل وہاں سے حاصل کر لی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ تم کیسی احمقانہ باتیں کر رہے ہو۔ یہ کام تو میں نے کیا ہے اور تمہارے اور چیف کے کہنے پر کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے قدرے حیرت بھرے لیکن پریشان سے لہجے میں کہا۔

"حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ نہ ہی میں تم سے ملا ہوں اور نہ میں نے تمہیں یہ کام کہا ہے اور نہ ہی میں تمہارے ساتھ گیا ہوں اور ان شواہد کے مطابق حتمی طور پر یہ بات طے ہو چکی ہے کہ یہ کام تم نے سرانجام نہیں دیا بلکہ تمہارے میک اپ میں دوسری عورت نے یہ کام کیا ہے اس کے باوجود تمہارے ذہن میں یہ بات راسخ کر دی گئی ہے کہ یہ کام تم نے کیا ہے اس سے تو مجھے خیال آیا ہے کہ کہیں اس بار یہ کام مجرموں کے ڈاکٹر واٹسن کی بجائے پروفیسر فضل حسین نے تو نہیں کیا اور شاید اسی لئے اسے ہلاک بھی کر دیا گیا ہے کیونکہ مجرموں نے پہلی واردات کے دوران ہر اس کلیو کو ختم کر دیا تھا جو فائل سے متعلق تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا۔

"اپنے ذہن پر زور مت دو اس طرح تمہیں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر آخر مجرم ہر بار مجھے ہی کیوں استعمال کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ چلو پہلی بار تو مائیکل کی وجہ سے ایسا ہوا ہو گا لیکن اس بار"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے بھی اسی پوائنٹ پر غور کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے

اب دیکھو پہلی بار بھی چیف کے تم پر اعتماد کی وجہ سے اصل بات سامنے آگئی۔ورنہ تنویر جیسا شخص بھی تمہیں ملک کی غدار قرار دے کر تمہیں گولی مار دینے کے درپے ہو گیا تھا اور اس بار اگر وہ شواہد سامنے نہ آتے تو شاید چیف بھی تم پر اپنا اعتماد کھو بیٹھتا۔اس طرح ظاہر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپس میں ہی الجھ کر رہ جاتی اور اصل مجرم صاف بچ کر نکل جاتے اور شاید یہی مقصد ان کے پیش نظر تھا"۔

عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک سڑک پر موڑا تو دور سے اسے پولیس کی گاڑیوں کے ساتھ ایک ایمبولینس بھی کھڑی دکھائی دی۔کافی لوگ بھی وہاں اکٹھے تھے۔عمران سمجھ گیا کہ یہی پروفیسر فضل حسین کی رہائش گاہ ہو گی۔اس نے کار قریب جا کر روکی اور پھر وہ اور جولیا نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔گیٹ پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے اسی لمحے ایک انسپکٹر تیزی سے عمران کی طرف لپکا۔

"آیئے عمران صاحب میں آپ کا ہی منتظر تھا۔میرا نام عالمگیر ہے"...... نوجوان انسپکٹر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرہلا کر جولیا کو بھی سلام کیا۔اب عمران نے بھی انسپکٹر عالمگیر کو پہچان لیا تھا۔وہ کئی بار اس سے مل چکا تھا۔

"اعلیٰ حکام کو اطلاع نہیں دی تم نے۔یہاں مجھے ان کی کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی"...... عمران نے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ڈی ایس پی صاحب کو اطلاع کر دی تھی وہ کسی ضروری سرکاری

کام میں مصروف ہیں"...... انسپکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے تم اسے ایک عام سی قتل کی واردات سمجھ رہے ہو۔تمہیں پروفیسر فضل حسین کے اصل مرتبے کا علم ہی نہیں ہے"۔ عمران نے گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"مرتبہ۔کیا مطلب۔اتنا تو معلوم ہے کہ پروفیسر کسی غیر ملکی یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے تھے اور اب گذشتہ دو سالوں سے ریٹائر زندگی گزار رہے تھے۔ہمسایوں کے مطابق اکیلے رہتے ہیں نہ ہی کوئی ملازم ہے اور نہ ہی کوئی اولاد اور بیوی"...... کمرے تک پہنچتے پہنچتے انسپکٹر عالمگیر نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سرہلا دیا۔کمرے میں داخل ہو کر عمران رک گیا۔وہاں ایک ڈاکٹر اور دوسرے افراد موجود تھے جو معمول کی سرکاری کارروائیوں میں مصروف تھے۔پروفیسر فضل کے بھنوؤں حتیٰ کہ پلکوں تک کے بال سفید تھے لیکن اس کے باوجود اس کا چہرہ اور جسم بالکل جوانوں کی طرح تھا۔یوں لگتا تھا جیسے کسی نوجوان اور صحت مند آدمی نے اپنے سر بھنوؤں اور پلکوں کے بالوں کو کسی دوا سے سفید کر دیا ہو۔پروفیسر کی لاش فرش پر پہلو کے بل پڑی ہوئی تھی۔اس کا ایک ہاتھ آگے کی طرف اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے وہ کچھ لکھنے کی کوشش کرتے کرتے ساکت ہو گیا ہو۔فرش پر قالین موجود نہ تھا لیکن گرد بھی نہ تھی۔صاف اور چمکدار فرش تھا۔پروفیسر کے سینے پر کافی بڑا زخم تھا جس میں سے خون نکل کر فرش پر جم گیا تھا۔اس سے ذرا آگے ایک ٹیڑھا میڑھا

سالفظ خون سے لکھا ہوا تھا لیکن وہ صاف پڑھا جا سکتا تھا۔ یہ لفظ فلاور تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں "ہیٹ لینڈ" بھی لکھا ہوا پڑھا جا سکتا تھا۔ تحریر سے پتہ چلتا تھا کہ پروفیسر نے انتہائی تکلیف کے عالم میں یہ سب کچھ لکھا ہے۔ عمران آگے بڑھا۔ اس جگہ پیروں کے بل بیٹھ گیا جہاں پروفیسر کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔ اس کی انگلیوں پر ابھی تک خون جما ہوا تھا اور فرش پر ایک لفظ پہلے سے لکھے گئے دونوں لفظوں سے زیادہ ٹیڑھے میڑھے انداز میں لکھا ہوا تھا۔ یہ اس قدر شکستہ اور ٹیڑھا میڑھا تھا کہ عام نظر میں سمجھ نہ آتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بڑا سا کیڑا خون میں لت پت ہو کر ادھر ادھر چکر اتارہا ہو۔ عمران غور سے اس نامکمل لفظ کو دیکھتا رہا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں پھر اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کچھ سمجھ میں آیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ پروفیسر نے یہ ٹرپل ایکس لکھا ہوا ہے۔ یعنی تین بار ٹیڑھے میڑھے انداز میں انگریزی کا حرف ایکس لکھا ہوا ہے۔ شاید آگے وہ لفظ فائل لکھتا لیکن موت نے اسے مہلت نہ دی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ٹرپل ایکس فائل کا کیا مطلب عمران صاحب"...... پاس کھڑے انسپکٹر عالمگیر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آئے گی۔ یہاں فون ہو گا۔ مجھے

سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو پروفیسر فضل حسین کی موت کی اطلاع دینی ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ"...... انسپکٹر عالمگیر نے تقریباً اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں انسپکٹر جسے تم عام سا پروفیسر سمجھ رہے ہو۔ یہ بین الاقوامی شہرت یافتہ پروفیسر ہے اور پوری دنیا میں ہپناٹزم کے فن میں اسے اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ انہی کی تحریر کردہ کتب دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں اور بے شمار اعلیٰ ترین ایوارڈ پروفیسر کو ملے ہوئے ہیں۔ یہ عام پروفیسر نہیں۔ وی۔ وی۔ آئی۔ پی شخصیت ہے اور تم دیکھنا کہ اس کی موت پر پوری دنیا کے علمی حلقوں میں ماتم کیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر عالمگیر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے۔ عمران کو ایک کونے میں رکھا ہوا فون نظر آ گیا تو عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا کر ٹون چیک کی اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے پی اے نے بھی

اسی طرح سنجیدہ لیکن مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی گھمبیر آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر" ...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ کمرے میں انسپکٹر عالمگیر کے ساتھ دوسرے افراد بھی موجود تھے۔

"اوہ خیریت" ...... سر سلطان شاید اس کے اس انداز تخاطب پر گھبرا گئے تھے۔

"آپ پروفیسر فضل حسین کے بارے میں یقیناً جانتے ہوں گے جو پیناٹزم کے فن میں بین الاقوامی طور پر اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں اور گریٹ لینڈ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں طویل عرصے تک پڑھاتے رہے ہیں اور اب گذشتہ دو سالوں سے یہاں پاکیشیا میں شفٹ ہو گئے ہیں" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میں دو تین بار تو ان سے مل چکا ہوں۔ وہ سیکرٹری وزارت تجارت نعمان صاحب کے دور کے رشتہ دار بھی ہیں۔ صدر مملکت بھی ان سے ملاقات کر چکے ہیں اور ان دنوں سرکاری طور پر انہیں پاکیشیا کا ایک بڑا علمی اعزاز دینے کے بارے میں اعلیٰ سطح پر غور کیا جا رہا ہے کیوں کیا ہوا ہے انہیں خیریت ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں ان کی رہائش گاہ پر قتل کر دیا گیا ہے۔ میں اس وقت ان کی رہائش گاہ سے ہی فون کر رہا ہوں۔ پولیس اس واردات کو قتل کی عام واردات سمجھ رہی ہے لیکن میں نے یہاں جو کچھ دیکھا ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ واردات وزارت دفاع کی اس ٹرپل ایکس فائل کے سلسلے میں ہوئی ہے۔ پروفیسر نے اس بارے میں مرتے وقت اپنے خون سے چند لفظ لکھ کر اس امر کی طرف نشاندہی کی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ لیکن پروفیسر کا اس سے کیا تعلق نکل آیا" ...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر پیناٹزم کا ماہر تھا اور مجرموں نے اس کے اس فن کو اپنے حق میں استعمال کیا ہے۔ پروفیسر نے کیوں مجرموں کا ساتھ دیا۔ کیا اسے بلیک میل کیا گیا یا وہ کسی اور وجہ سے مجبور ہوا۔ یہ بات تو بعد میں معلوم ہو گی۔ آپ بہرحال اعلیٰ حکام کو ان کے قتل کے بارے میں اطلاع دے دیں تاکہ ان کی تدفین شایان شان طریقے سے ہو سکے" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں بالکل پروفیسر بین الاقوامی طور پر وی آئی پی شخصیت تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ میں سیکرٹری تجارت کو بھی اطلاع کر دیتا ہوں اور صدر مملکت کو بھی" ...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"آپ ان سب کاموں سے پہلے ایک اور کام کریں کہ اپنے ذرائع سے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے سے معلوم کرائیں کہ وہاں کوئی خاتون فلاور نامی بھی ہے اور اگر ہے تو وہ اس وقت کہاں ہے۔ اس کا حلیہ بھی معلوم کریں لیکن یہ کام فوراً ہونا چاہئے۔ میں ابھی یہیں ہوں

آپ نے مجھے فون پر اطلاع دی ہے۔ نمبر نوٹ کر لیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پروفیسر کا فون نمبر بتا دیا۔ یہ فون نمبر چونکہ وہ انکوائری آپریٹر سے بھی معلوم کر چکا تھا اور سامنے رکھے ہوئے فون پیس پر بھی لکھا ہوا تھا اس لئے اس نے نمبر فوراً دوہرا دیا تھا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے انسپکٹر عالمگیر کی طرف مڑا اور اس نے جیب سے وہ تصویر نکال لی جو اس نے لیبارٹری میں تیار کروائی تھی۔

"انسپکٹر آپ مس جولیا کے ساتھ کوٹھی سے باہر جائیں اور یہاں اردگرد رہنے والے لوگوں سے معلوم کریں کہ کیا کوئی خاتون قتل سے پہلے یہاں دیکھی گئی ہے۔ خاص طور پر اس تصویر والی خاتون کے متعلق معلوم کریں اور دوسری بات یہ کہ مس جولیا کے بارے میں بھی لوگوں سے معلوم کریں کہ کیا انہیں بھی یہاں قتل سے پہلے دیکھا گیا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے تصویر انسپکٹر عالمگیر کی طرف بڑھاتے ہوئے جولیا کی طرف اشارہ کر کے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"مجھے۔ یہاں کیا مطلب"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی کار میں آتے ہوئے میں نے جو آئیڈیا تم سے ڈسکس کیا ہے اس کے مطابق ہو سکتا ہے کہ وہ خاتون یہاں سے تمہارا میک اپ کر کے نکلی ہو۔ اس طرح کسی نے اسے دیکھ لیا ہو۔ اگر کسی نے یہ شہادت دے دی کہ تمہیں یہاں دیکھا گیا ہے تو پھر میرا آئیڈیا مکمل

طور پر کنفرم ہو جائے گا۔ تم یہ انکوائری کرو میں اس دوران پروفیسر کے سامان کی تلاشی لیتا ہوں ہو سکتا ہے کوئی کام کی چیز ہاتھ لگ جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے انسپکٹر کے ہاتھ سے تصویر لے کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب مس جولیا"۔۔۔۔ انسپکٹر عالمگیر نے بڑی عجیب سی نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا تو عمران اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا کوئی مجرم نہیں ہیں بلکہ محکمہ خفیہ میں اتنی بڑی افسر ہیں کہ تم تو کیا تمہارے انسپکٹر جنرل پولیس کو اپنے حکم سے ڈسمس کر سکتی ہیں اس لئے خیال رکھنا کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کر بیٹھنا کہ بعد میں تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو انسپکٹر عالمگیر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مؤدبانہ پن کے تاثرات نمایاں ہو گئے اس کا جسم بے اختیار سکڑ سا گیا تھا۔

"یہ کس کا فوٹو ہے"۔۔۔۔ جولیا نے تصویر دیکھتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

"یہ وہ عورت ہے جو تمہارا میک اپ کر کے وزارت دفاع کے سیکرٹریٹ گئی تھی اور جس نے فائل وہاں سے اڑائی ہے لیکن یہ ہے کون یہی معلوم کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سر سلطان کو گریٹ لینڈ کے سفارت خانے سے فلاور نامی عورت کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے کہا ہے۔ تمہارا کیا خیال

ہے کہ پروفیسر نے فلاور کسی عورت کا نام لکھا ہے اور سفارت خانے کا خیال تمہیں کیسے آگیا"...... جولیا نے کہا۔

" سابقہ مہم کے دوران ایک گفتگو سنی گئی تھی جس میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے اور کسی محترمہ کا ذکر آیا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ شاید کوئی سراغ مل جائے"...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی جب کہ عمران واپس مڑا اور اس نے سب سے پہلے اسی کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ڈاکٹر اور دوسرے افراد اپنا کام کر کے کمرے سے جا چکے تھے اس لئے عمران اب کمرے میں اکیلا تھا۔ کمرے کی تلاشی لینے کے بعد وہ مڑا اور اس نے فرش پر پڑی ہوئی پروفیسر کی لاش کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اچانک اندرونی جیب سے ایک چھوٹی لیکن پتلی سی ڈائری نکل آئی عمران نے ڈائری کھولی تو وہ چونک پڑا۔ ڈائری کے صفحات پر بھاری بھاری رقومات درج تھیں اور ساتھ ہی گذشتہ ایک سال کی تاریخیں درج تھیں۔ یہ رقومات مسلسل لکھی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک ایک صفحے کے کونے پر ایک نام لکھا دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ پروفیسر نے کونے میں محمود خان کا نام لکھ کر اس کے گرد سرخ پنسل سے دائرہ لگایا ہوا تھا۔

"ہونہہ تو محمود خان کا بھی کوئی نہ کوئی تعلق پروفیسر سے ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈائری کے صفحے پلٹتا چلا گیا۔ آخری دو صفحے خالی تھے جب کہ آخری صفحے پر جو رقم سب

سے آخر میں لکھی گئی تھی اس کے ساتھ آج سے دو روز پہلے کی تاریخ درج تھی۔ عمران نے ڈائری کو بند کر کے جیب میں ڈالا اور کمرے سے نکل کر دوسرے کمروں کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ڈریسنگ روم میں موجود میک اپ کا بکھرا ہوا سامان چیک کر لیا۔ یہ سامان گریٹ لینڈ کا ساختہ تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ ایسا میک اپ کا سامان ہے جسے خصوصی میک اپ کہا جاتا ہے۔ عمران ڈریسنگ ٹیبل پر موجود کئی آدھی خالی اور کئی مکمل طور پر خالی شیشیوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب ان شیشیوں میں موجود مواد کی استعمال شدہ مقدار کے پیش نظر اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ یہ میک اپ یقیناً اسی عورت نے کیا ہے اور میک اپ بھی جولیا کا کیا گیا ہے۔ وہ واپس مڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانہ دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ تہہ خانہ اس انداز میں سجایا گیا تھا جیسے پروفیسر یہاں کوئی خاص قسم کی مشقیں کرتا رہتا ہو۔ یہاں ایک رائٹنگ ٹیبل بھی موجود تھی۔ عمران نے اس کی دراز کھولی اور وہاں اس نے ایک بڑی سی ڈائری پڑی دیکھی جس پر موٹے حروف میں پرسنل لکھا ہوا تھا۔ عمران نے ڈائری اٹھا کر اسے کھولا۔ یہ واقعی پروفیسر کی پرسنل ڈائری تھی اور پروفیسر نے اس پر خاص نجی باتیں درج کی تھیں عمران اسے پڑھتا رہا اور جب وہ آخری صفحے پر پہنچا جس پر کل کی تاریخ تھی تو سب وہ باتیں جو اب تک صرف اس نے سوچی تھیں واضح ہو کر سامنے آگئیں ڈائری کے مطابق محمود خان پروفیسر

کو اپنے خاص مقاصد کے لئے ہر ماہ بھاری رقمیں دیا کرتا تھا۔ پروفیسر محمود خان کا کوئی کام کیا کرتا تھا اور یہ رقومات پروفیسر گریٹ لینڈ میں اپنی اکلوتی بیٹی کے بنک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیا کرتا تھا جو معذور ہونے کی وجہ سے کوئی کام کاج نہ کر سکتی تھی۔ ان رقومات کی وجہ سے وہ آرام کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ آخری صفحے پر پروفیسر نے درج کیا تھا کہ محمود خان نے اسے فون پر ایک ایسا کام کرنے کے لئے کہا ہے جس کا تعلق سرکاری فائل ٹرپل ایکس کے اڑانے سے ہے۔ گو تحریر کے مطابق پروفیسر نے انکار کر دیا لیکن جب محمود خان نے اسے دھمکی دی کہ وہ نہ صرف رقومات دینا بند کر دے گا بلکہ پروفیسر کی بیٹی کو ہلاک بھی کرا دے گا تو پروفیسر اس کام پر رضامند ہو گیا۔ کام کی تفصیل درج نہ تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر کے جیب میں ڈالی اور پھر جیسے ہی وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر آیا اس کے کانوں میں دور سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"کیا علی عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے دفتر میں موجود ہوں اور آپ پھر بھی فون کر کے پوچھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا مطلب۔ کیا الٹی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ کیا تمہارے ذہن پر تو اثر نہیں ہو گیا"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے خود ہی تو پوچھا ہے کہ عمران یہاں موجود ہے۔ اب ظاہر ہے لفظ یہاں کا مطلب تو آپ کا دفتر ہی ہو سکتا ہے۔ جہاں سے آپ بات کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"خواہ مخواہ الٹے سیدھے مطلب نہ نکالا کرو۔ بہرحال میں نے تمہارے کہنے پر معلومات حاصل کی ہیں۔ فلاور نامی ایک عورت گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں سپیشل سیکرٹری ہے لیکن وہ گذشتہ ایک ماہ سے چھٹی پر گریٹ لینڈ گئی ہوئی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس کا حلیہ تو معلوم کرایا ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں تم نے چونکہ کہا تھا اس لئے"...... سر سلطان نے دوسری طرف سے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور عمران کی آنکھوں میں حلیہ سن کر بے اختیار چمک ابھر آئی کیونکہ جو حلیہ بتایا گیا تھا وہ سو فیصد اس تصویر کے مطابق تھا جو عمران نے اس فلم میں جولیا کے چہرے پر سے میک اپ کے بغیر بنوائی تھی۔

"پھر کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیسا خیال"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"آنٹی کی فکر نہ کریں انہیں میں سمجھا لوں گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان کچھ دیر خاموش رہے جیسے عمران کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں پھر اچانک ان کی ہنسی کی آواز سنائی دی۔

"نانسنس" ...... سر سلطان نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ہنستے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان نے جان بوجھ کر رسیور رکھ دیا ہے تاکہ عمران اس معاملے میں مزید انہیں تنگ نہ کر سکے۔ ویسے فلاور کی شناخت ہونے کے بعد اس کے ذہن پر موجود بوجھ خاصا ہلکا ہو گیا تھا۔ وہ کمرے سے باہر آیا ہی تھا کہ انسپکٹر عالمگیر اور جولیا آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے جیسے انہوں نے کوئی خاص بات معلوم کر لی ہو۔

"عمران صاحب اس تصویر والی عورت کو تو یہاں کسی نے نہیں پہچانا البتہ مس جولیا کو پہچان لیا گیا ہے۔ ایک چوکیدار کے مطابق مس جولیا آج ہی کار میں بیٹھ کر اس کوٹھی سے نکلتی ہوئی دیکھی گئیں اور ایک اور چوکیدار کے مطابق اس نے مس جولیا کو اسی کار میں کوٹھی میں واپس جاتے دیکھا۔ لیکن پھر اسی کار میں مس جولیا اور ایک اور غیر ملکی عورت یہاں سے نکل کر جاتی ہوئی دیکھی گئیں" ...... انسپکٹر عالمگیر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا جب کہ جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"او کے بس کافی ہے۔ اب تم جاؤ اور اعلی حکام جو ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائیں گے۔ ہم فارغ ہو گئے ہیں۔ آؤ جولیا" ...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی خاموشی سے مڑی اور اس کے پیچھے چلتی ہوئی بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئی لیکن اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے۔

ٹائیگر نے کار ہوٹل شاہ رخ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے جانے کے بعد وہ ہوٹل کے شمالی حصے کی طرف لے گیا۔ کافی آگے جا کر اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کونے میں بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ سیڑھیاں اوپر کی منزل کی طرف جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے سامنے دو مسلح لیکن انتہائی مضبوط جسموں کے نوجوان کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے ٹائیگر کو دیکھ کر اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ اسے سلام کر رہے ہوں۔

"فیضان موجود ہے دفتر میں"...... ٹائیگر نے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"موجود ہیں جناب"...... ایک نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دو دو سیڑھیاں اکٹھی پھلانگتا ہوا اوپر

چڑھتا چلا گیا۔ فیضان ہوٹل شاہ باغ کا مالک بھی تھا اور منیجر بھی۔ ہوٹل تو متوسط ٹائپ کا تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ فیضان کا اصل دھندہ اسلحے کی سمگلنگ ہے اور فیضان کا گروپ پاکیشیا میں اس دھندے کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک گروپ سمجھا جاتا تھا۔ خود فیضان کی ساری عمر جرائم میں ہی گزری تھی۔ پہلے کبھی شاید وہ خود بھی فیلڈ میں کام کرتا ہو لیکن اب طویل عرصے سے وہ باس کی حیثیت سے کام کرتا تھا لیکن اس کا جثہ ایسا تھا کہ اب بھی اسے دیکھ کر اچھے اچھے لڑنے بھڑنے والے دل چھوڑ جاتے تھے۔ فیضان کا جسم انتہائی ٹھوس تھا اور قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے وہ کسی گوریلے سے کم نہ تھا۔ اس پر مستزاد اس کا چوڑا چکلا چہرہ جس پر بڑی بڑی مونچھوں کے علاوہ زخموں کے نجانے کتنے مندمل شدہ نشانات موجود تھے۔ آنکھوں میں قدرتی طور پر سرخی کا عنصر زیادہ تھا اس لئے دیکھنے والا اسے دیکھتے ہی خود بخود رعب میں آ جاتا تھا۔ ٹائیگر کا وہ گہرا دوست تھا اس لئے ٹائیگر اس سے اکثر ملتا رہتا تھا۔ ٹائیگر کو فیضان کی وجہ سے بعض اوقات ایسے کلیو مل جایا کرتے تھے جو اسے عمران کی نظروں میں سرخرو کر دیتے تھے اس لئے ٹائیگر بھی اس سے دوستی نبھاتا چلا آ رہا تھا۔ ویسے فیضان انتہائی اعلیٰ سطح پر تعلقات بنانے کے فن کا بھی ماہر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی دوستی کا دائرہ بے حد وسیع تھا۔ اس میں نہ صرف نامور سیاستدان شامل تھے بلکہ بیورو کریسی کے بڑے افسران اور بڑے بڑے صنعت کار اور تاجر بھی اس کے دوست تھے۔

عمران نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے کچھ دیر پہلے حکم دیا تھا کہ وہ محمود خان کے بارے میں حتمی طور پر معلوم کرے کہ محمود خان کہاں ہے۔ کیونکہ محمود خان کے تمام ملازم مسلسل یہی کہہ رہے تھے کہ وہ گذشتہ دو ہفتوں سے غیر ملک گیا ہوا ہے لیکن عمران کا خیال تھا کہ محمود خان یہیں چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ ایئر پورٹ کے کمپیوٹر کی چیکنگ سے یہی معلوم ہوا تھا کہ محمود خان ملک سے باہر نہیں گیا۔ ساری باتیں عمران نے ٹائیگر کو بتانے کے بعد کہا تھا کہ وہ جلد از جلد محمود خان کے بارے میں حتمی معلومات چاہتا ہے اور ٹائیگر نے عمران کی کال ملنے کے بعد سب سے پہلے فیضان سے ملنے کا پروگرام بنایا تھا کیونکہ فیضان اور محمود خان کے درمیان گہری دوستی تھی اور ٹائیگر کو یقین تھا کہ اول تو فیضان کو معلوم ہوگا کہ محمود خان کہاں ہوگا اور اگر نہ بھی معلوم ہوا تو وہ اپنے ذرائع سے معلوم کرالے گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ فیضان سے ملنے اس کے خصوصی آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ فیضان بغیر وقت دیئے کسی سے نہ ملتا تھا لیکن ٹائیگر اس بارے میں استثنا کا درجہ رکھتا تھا۔ دفتر کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے اس پر دستک دی۔

"کون ہے"..... دروازے کی سائیڈ پر لگے ہوئے فون رسیور سے فیضان کی بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر"..... ٹائیگر نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ فیضان سے تو وہ اسی نام سے متعارف تھا۔ وہ اپنا دوسرا نام کوبرا خاص مقاصد

میں ہی استعمال کیا کرتا تھا اور وہ بھی خصوصی میک اپ کے ساتھ جب کہ عام طور پر وہ ٹائیگر کے نام سے ہی متعارف تھا۔

"اوہ تم آجاؤ"..... رسیور سے فیضان کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ آٹومیٹک انداز میں کھل گیا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو اس نے بھاری اور بڑی سی میز کے پیچھے فیضان کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"ٹائیگر میرا نام ہے جب کہ دھاڑتے تم ہو"..... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو فیضان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم صرف نام کے ہی ٹائیگر ہو۔ کبھی تمہیں دھاڑتے ہوئے تو نہیں دیکھا"..... فیضان نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"بس یہی دعا کرتے رہو کہ کبھی سننے کی نوبت نہ آئے ورنہ تمہارا یہ سارا جعلی رعب دبدبہ ختم ہو کر رہ جائے گا"..... ٹائیگر نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور فیضان ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آج اس وقت اچانک تمہاری آمد ہوئی ہے خیریت ہے"۔ فیضان نے کہا۔

"تمہارے دوست محمود خان سے ملنا ہے اور ملنا بھی ضروری ہے اور یہ بھی سن لو کہ محمود خان کے تمام ملازم یہی کہہ رہے ہیں کہ محمود خان دو ہفتوں سے ملک سے باہر ہے جب کہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تمہارے ذریعے اس سے ملاقات ہو سکتی

ہے"...... ٹائیگر نے بات کرتے ہوئے کہا تو فیصان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ملازم تو درست کہہ رہے ہیں وہ واقعی دو ہفتوں سے یونائیٹڈ کارمن گیا ہوا ہے۔ مجھے بھی اس نے خود فون کر کے بتایا تھا"۔ فیصان نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب کہ ایسا نہیں ہے۔ وہ یہیں پاکیشیا میں موجود ہے"۔ ٹائیگر نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس قدر اعتماد اور یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو اور اسے چھپنے کی ضرورت کیا ہے"...... فیصان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے جانتے تو ہو کہ میں بغیر تصدیق کے بات نہیں کیا کرتا اور تو شاید میں کسی کو نہ بتاتا لیکن تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں نے ایئر پورٹ پر موجود کمپیوٹر ریکارڈ چیک کرایا ہے۔ محمود خان دو ہفتے تو کیا تین ہفتوں سے ملک سے باہر نہیں گیا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فیصان نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ تو تم اس قدر چیکنگ کر چکے ہو۔ حیرت ہے لیکن تمہیں اس سے کام کیا ہے"...... فیصان نے کہا۔

"ہے ایک کام اور وہ ہے بھی ایمرجنسی۔ مجھے اس سے آج بلکہ ابھی اور اسی وقت ملنا ہے۔ تم صرف اتنا معلوم کرا دو کہ وہ کہاں موجود ہے باقی ملاقات میں اس سے خود کر لوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ کسی وجہ سے چھپا ہوا ہے تو پھر کیسے اس کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"...... فیصان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو فیصان مجھے معلوم ہے کہ اگر تم چاہو تو اس کی پناہ گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ تمہارے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں اس لئے میرے سامنے دوبارہ ایسی بات نہ کرنا۔ ہاں اگر تم ویسے مجھے انکار کرنا چاہتے ہو تو کھل کر بتا دو۔ میں تمہیں مجبور نہ کروں گا لیکن پھر میں جس انداز میں اسے تلاش کروں گا اس انداز پر تم مجھ سے کوئی گلہ نہ کرنا کیونکہ بہرحال وہ تمہارا دوست ہے"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اسے کیسے تلاش کرو گے"...... فیصان نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے تم اس بات کو چھوڑو اپنی بات کرو"...... ٹائیگر کا لہجہ اور سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"دیکھو ٹائیگر محمود خان بہت بڑا آدمی ہے اور مجھے تسلیم ہے کہ اس کے مقابل میری کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے اگر وہ کسی خاص مقصد کے لئے چھپا ہوا ہے تو میں اسے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا کیونکہ اسے بہرحال معلوم ہو جائے گا اور اس کے بعد محمود خان کی ناراضگی میرے لئے معاشی طور پر بھی اور ویسے بھی موت بن سکتی ہے"...... فیصان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہارا نام کسی طرح بھی درمیان میں نہ آئے تب بھی تم

میرے ساتھ تعاون نہیں کرو گے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ محمود خان بہت بڑی پارٹی ہے اور میں اسے کسی صورت بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ تم میری مجبوری کو سمجھو۔ ہاں تم اپنے طور پر اسے تلاش کر لو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... فیضان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اتنا تو کر دو کہ مجھے اس کی تلاش کے لئے کوئی ٹپ دے دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں مجھے خود معلوم نہیں ہے تمہیں کیا ٹپ دوں"...... فیضان نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او کے تمہاری مرضی۔ اب اجازت"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے کچھ پی تو لو۔ بیٹھو"...... فیضان نے کہا۔

"سوری فی الحال میں کام پر ہوں اور تمہیں معلوم ہے کہ جب میں کام پر ہوتا ہوں تو پھر صرف کام ہی کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر راہداری میں آ گیا جس کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ ٹائیگر چند قدم آگے بڑھا اور پھر ایک ستون کی اوٹ میں رک گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے میں سے کڑکڑاہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں

صاف معلوم ہو رہا تھا کہ فون کے نمبر ڈائل کئے جا رہے ہیں اور ٹائیگر کے چہرے پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کڑکڑاہٹ کی آواز اب ختم ہو چکی تھی پھر ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو لارڈ ہوٹل"...... بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت سا تھا۔

"فیضان بول رہا ہوں ایم کے سے بات کراؤ"...... فیضان کی تیز آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے فیضان نے اس کے مطلب کی بات کی ہو۔

"ہیلو ایم کے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی لیکن مدھم آواز سنائی دی۔

"فیضان بول رہا ہوں جناب ابھی ابھی زیر زمین دنیا کا ایک آدمی ٹائیگر آپ کو تلاش کرتا ہوا میرے پاس آیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ گو آپ کے متعلق سب یہی کہتے ہیں کہ آپ ملک سے باہر ہیں لیکن آپ ملک سے باہر نہیں گئے بلکہ یہیں چھپے ہوئے ہیں۔ وہ میرے پاس اس لئے آیا تھا کہ میں آپ کی تلاش میں اس کی مدد کروں لیکن میں نے صاف انکار کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... فیضان نے کہا۔

"یہ ٹائیگر کون ہے۔ میں نے تو کبھی اس کا نام نہیں سنا اور کیوں مجھے تلاش کر رہا ہے"...... محمود خان کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یہ زیر زمین دنیا کا انتہائی تیز طرار آدمی ہے۔ مختلف پارٹیوں کے لئے معاوضے پر کام کرتا ہے۔ یقیناً آپ کی تلاش کے لئے اسے کسی

پارٹی نے ہائر کیا ہو گا"...... فیضان نے جواب دیا۔

"لیکن اسے کیسے یقین ہے کہ میں یہاں موجود ہوں"...... محمود خان نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ اس نے ایئرپورٹ پر دو تین ہفتے کا کمپیوٹر ریکارڈ چیک کیا ہے۔ آپ اگر ملک سے باہر جاتے تو یقیناً وہاں سے اسے اطلاع مل جاتی"...... فیضان نے جواب دیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس بات کا تو مجھے خیال تک نہیں آیا تھا اب وہ کہاں ہے"...... محمود خان نے کہا

"وہ چلا گیا ہے"...... فیضان نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اسے اغوا کر کے پہلے اس سے معلوم کرو کہ وہ کیوں مجھے تلاش کر رہا ہے اس کے بعد اسے فنش کر دو۔ تم ایسا کر لو گے یا میں خود کوئی بندوبست کروں"...... محمود خان نے کہا۔

"میں کر لوں گا جناب آپ بے فکر رہیں آپ کے حکم پر تو میں پورے پاکیشیا کو فنش کر سکتا ہوں"...... فیضان نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"او کے مجھے رپورٹ دینا میں منتظر رہوں گا"...... محمود خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے آلے کو آف کر کے جیب میں رکھا اور انتہائی تیز رفتاری سے دوبارہ فیضان کے آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ فیضان نے جو رسیور ہاتھ میں پکڑے

دوبارہ نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ٹائیگر کو دیکھ کر اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا خیریت"...... فیضان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس لئے واپس آگیا ہوں کہ تمہیں مجھے تلاش کرنے اغوا کرنے اور پھر فنش کرنے کے لئے بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے"...... ٹائیگر نے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالتے مسکرا کر کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور نظر آرہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... فیضان نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھا۔

"خبردار اگر تم نے معمولی سی بھی حرکت کی تو پلک جھپکنے سے پہلے گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی۔ تم میرے متعلق بہرحال عام لوگوں سے کہیں زیادہ جانتے ہو"...... ٹائیگر نے یکلخت غراتے ہوئے کہا تو فیضان کا ہاتھ رک گیا۔

"دونوں ہاتھ میز پر رکھ دو میں صرف تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر یہی کمرہ تمہاری قبر میں تبدیل ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو فیضان کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے اور اس نے دونوں ہاتھ میز پر رکھ دیئے۔

"تم کیا کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں تلاش کرنے اغوا کرنے اور فنش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے تم تو میرے دوست ہو"...... فیضان نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہاں پہلے میں بھی تمہیں دوست ہی سمجھتا تھا لیکن میں تم جیسے لوگوں کی نفسیات کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تم کسی بڑے مطلب کے لئے دوست تو ایک طرف خون کے رشتوں کو بھی بغیر ہچکچائے کاٹ دینے کے عادی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اور محمود خان کے درمیان تعلقات ہیں اور ان تعلقات کی نوعیت کے بارے میں بھی مجھے علم تھا کہ وہ جرائم کی دنیا میں تمہارا سب سے بڑا سرپرست ہے۔ تم اس کی پناہ میں رہ کر کھل کر اسلحے کی سمگلنگ کرتے ہو اور اسے اس کا حصہ دیتے ہو اسی لئے میں تمہارے پاس آیا تھا۔ تم نے جب میرے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا تو میرے پاس دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ تم پر تشدد کر کے تم سے معلومات حاصل کروں اور دوسرا یہ کہ میں یہاں طاقتور ڈکٹا فون لگا دوں۔ مجھے یقین تھا کہ تم میرے جاتے ہی محمود خان کے سامنے اپنے نمبر بنانے کے لئے اسے میری آمد کے بارے میں بتاؤ گے۔ میں کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں رک گیا اور تم نے میری سوچ کے عین مطابق لارڈ ہوٹل فون کر کے محمود خان سے بات کی۔ تمہاری اور محمود خان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت میں نے سن لی ہے۔ اس نے تمہیں مجھے تلاش کرنے اغوا کرنے اور پھر فنش کرنے کا حکم دیا ہے اور تم نے بھی بڑے

خوشامدانہ لہجے میں اسے کہا ہے کہ تم اس کی خاطر پورے پاکیشیا کو فنش کر سکتے ہو۔ بہرحال مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں۔ جب تم مجھے اغوا کراؤ گے تو پھر میں تم سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ فی الحال میں اس لئے آیا ہوں کہ اب تم مجھے شرافت سے بتا دو کہ محمود خان لارڈ ہوٹل کے کس کمرے میں ہے اور کس نام سے ہے کیونکہ اتنی بات میں بھی جانتا ہوں کہ لارڈ ہوٹل میں تہہ خانے وغیرہ نہیں ہیں وہ یقیناً کسی کمرے میں کسی میک اپ میں رہ رہا ہوگا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم مجھے بتاؤ تم اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ میں تمہیں اس سے معلوم کر دیتا ہوں"...... فیضان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتا دو اس طرح تمہاری جان بچ سکتی ہے اور یہ بھی میں تمہیں صرف دوستی کے ناطے ایک موقع دینا چاہتا ہوں ورنہ تو لارڈ ہوٹل کے فون آپریٹر سے میں خود معلوم کر سکتا ہوں۔ جس نے تمہاری بات اس سے کرا دی تھی"۔ ٹائیگر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"وہ روم نمبر الیون فرسٹ فلور میں ایم کے خان کے نام سے رہ رہا ہے۔ یہ کمرہ خاص طور پر اس نے اپنے لئے بنوایا ہوا ہے۔ لارڈ ہوٹل اس کی ذاتی ملکیت ہے"...... فیضان نے کہا۔

"سوچ لو۔ ابھی میں نے فون پر چیک کرنا ہے۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں میں نے درست بتایا ہے تم بے شک جا کر چیک کر لو"۔ فیضان نے کہا۔

"او کے تم خود رسیور اٹھاؤ اور آپریٹر کو کہو کہ وہ کمرہ نمبر گیارہ پر فون ملائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس طرح نہیں ملے گا کیونکہ ہوٹل ریکارڈ کے مطابق یہ کمرہ خالی ہے۔ مجھے اپنا نام بتا کر اور اس کا کوڈ نام لے کر بات کرنی ہو گی"۔ فیضان نے کہا۔

"چلو اس طرح بات کرو۔ اسے بتاؤ کہ تم نے ٹائیگر کو ہلاک کرا دیا ہے۔ اسے کہہ دینا کہ میں نیچے ہوٹل میں ہی مل گیا تھا او چونکہ اغوا ہونے کے دوران میں نے مزاحمت کی تھی اس لئے مجھے فوری ہلاک کرنا پڑ گیا۔ چلو اٹھاؤ رسیور اور کرو فون۔ ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوم کر میز کی سائیڈ پر آگیا تاکہ فیضان کوئی غلط حرکت نہ کر سکے۔ فیضان نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ ہوٹل"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"فیضان بول رہا ہوں۔ ایم کے سے بات کراؤ"۔ فیضان نے کہا۔

"ہیلو ایم کے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد محمود خان کی آواز سنائی دی۔

"فیضان بول رہا ہوں جناب آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے

ٹائیگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... فیضان نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے پوچھ گچھ نہیں کی تھی تم نے"...... محمود خان نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب وہ یہیں ہوٹل میں ہی مل گیا تھا میرے آدمیوں نے اسے اغوا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے اس نے مزاحمت کی جس پر مجبوراً اسے گولی مارنی پڑی"...... فیضان نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ختم تو ہو گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فیضان نے رسیور رکھ دیا۔

"اور کچھ"...... فیضان نے کہا۔

"بس کافی ہے۔ اب کرسی سے اٹھ کر میرے آگے آگے چلو تاکہ تم میرے عقب میں فائر نہ کر سکو۔ مجھے نیچے کار تک چھوڑ آؤ"...... ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو فیضان خاموشی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نال سے پکڑے ہوئے ریوالور کا بھاری دستہ پوری قوت سے فیضان کی کھوپڑی پر پڑا۔ فیضان چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب کے بعد اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فیضان نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے لات سے دوسری ضرب لگا دی اور پھر بغیر کسی توقف کے تیسری جب کہ فیضان کا جسم دوسری ضرب پر

ہی ساکت ہو چکا تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ فیضان جیسا جسمانی طور پر طاقتور آدمی اتنی آسانی سے بے ہوش نہیں ہوا کرتا اور یہ داؤ وہ خود بھی ہزاروں بار استعمال کر چکا تھا کہ اپنے آپ کو بے ہوش ظاہر کر کے ساکت ہو جانا جس سے دوسرا مطمئن ہو جاتا ہے اور پھر اچانک حملے سے اسے مار گرایا جا سکتا ہے اس لئے اس نے تیسری ضرب لگائی تھی۔ تیسری ضرب مار کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا لیکن جب فیضان اسی طرح ساکت پڑا رہا تو ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کا بازو پکڑا اور اسے فرش پر گھسیٹتا ہوا ملحقہ باتھ روم کی طرف لے گیا۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ فیضان خود بخود تین گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا تھا اور اتنا وقفہ اس کے لئے کافی تھا۔ وہ چاہتا تو آسانی سے اسے گولی مار سکتا تھا۔ لیکن وہ ایسی چھوٹی مچھلیوں کو قتل کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ فیضان ہوش میں آنے کے بعد بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کرے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تب بھی ٹائیگر اس سے کسی بھی وقت آسانی سے نمٹ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اسے باتھ روم میں ڈال کر باتھ روم کا دروازہ بند کیا۔ میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا اور خود تیزی سے میز کی دروازے کی طرف والی سائیڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے میز کی سطح کے نیچے لگا ہوا اپنا ڈکٹا فون اتار کر اسے جیب میں رکھا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ تیز

تیز قدم اٹھاتا راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے نیچے دونوں محافظ موجود تھے۔

"تمہارے باس کا حکم ہے کہ اسے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے اور کسی کو بھی اوپر نہ جانے دیا جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ٹائیگر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل سے باہر آگئی۔ ٹائیگر نے کچھ دور آگے جا کر کار ایک بند گلی میں موڑ کر روک دی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ٹائیگر کالنگ باس اوور"...... ٹائیگر نے بٹن دبا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"باس میں نے محمود خان کا سراغ لگا لیا ہے وہ ایم کے خان کے نام سے ہوٹل لارڈ کے کمرہ نمبر گیارہ میں موجود ہے۔ اب کیا حکم ہے اس کے متعلق اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس طرح سراغ لگایا ہے تفصیل بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو ٹائیگر نے فیضان کے پاس جانے اور پھر وہاں سے آنے تک کی پوری کارروائی دوہرا دی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کیوں تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ کنفرم

کر سکے کہ ٹائیگر نے واقعی صحیح آدمی کو تلاش کیا ہے۔

"کیا تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آسکتے ہو یا میں وہاں کسی اور کو تمہارے ساتھ کام کرنے کے لئے بھیجوں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ میں یہ کام خود آسانی سے کر لوں گا۔ کمرہ نمبر ایون محمود خان نے خاص طور پر اپنے لئے بنوایا ہوا ہے اس لئے لامحالہ اس سے باہر جانے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا اس لئے میں آسانی سے اسے وہاں سے نکال لاؤں گا اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"او کے پھر اسے ہر صورت میں زندہ رانا ہاؤس پہنچنا چاہئے اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور پھر ڈیشن بورڈ کھول کر اس نے ایک ماسک نکالا اور اسے چہرے اور سر پر پہن کر اس نے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اسے تھپکنا شروع کر دیا۔ وہ میک اپ میں لارڈ ہوٹل جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں کے سب لوگ اس سے واقف تھے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ محمود خان کے گروپ کو یہ اطلاع مل سکے کہ محمود خان کو ٹائیگر نے اغوا کیا ہے۔ میک اپ کے بعد اس نے کار سٹارٹ کی اور تیزی سے ہوٹل لارڈ کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا نے کار سفارتی کالونی کے فرسٹ گیٹ پر روک دی کیونکہ یہاں باقاعدہ ایک چیکنگ چوکی بنی ہوئی تھی اور بغیر چیکنگ کے کالونی میں کسی کو نہ جانے دیا جاتا تھا۔ اس کالونی میں پاکیشیا میں موجود تمام سفارت خانوں کے عملے کی رہائش گاہیں تھیں۔ کافی بڑی کالونی تھی۔ چونکہ یہاں سفارت خانوں کے لوگ رہتے تھے اس لئے یہاں باقاعدہ چیکنگ کا انتظام تھا جولیا نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر سڑک کے درمیان موجود بیرونی سائیڈ پر بنے ہوئے ایک کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ میک اپ میں تھی۔ اس میک اپ میں وہ گریٹ لینڈ کی رہنے والی لگتی تھی۔

"یس مس"۔۔۔۔ کمرے میں ایک میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے باوردی نوجوان نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے۔ میں نے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے

کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر رابرٹ سے ملنا ہے۔ میں نے ان سے فون پر وقت لیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے۔ اس رجسٹر پر نام اور پتہ لکھ کر دستخط کر دیجئے"...... نوجوان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا نے رجسٹر پر مارگریٹ کا نام اور فرضی پتہ لکھ کر دستخط کر دیئے تو نوجوان نے دروازے کے باہر کھڑے مسلح سپاہی کو ہرڈل اٹھانے کا اشارہ کر دیا اور جولیا اس کا شکریہ ادا کر کے کمرے سے باہر نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے واقعی رابرٹ سے فون پر ملاقات کا وقت لے لیا تھا۔ رابرٹ کو اس نے اپنا فرضی نام بتایا تھا اور اپنے آپ کو گریٹ لینڈ کے ایک اہم اخبار کا خصوصی فارن رپورٹر ظاہر کیا تھا۔ رابرٹ نے اسے فوراً ہی ملاقات کا وقت دے دیا تھا۔ جولیا کو جب سے اس بات کا یقین آیا تھا کہ اصل میں فائل گریٹ لینڈ سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری فلاور نے اس کے میک اپ میں اڑائی ہے اور اس کے ذہن کو پروفیسر فضل حسین کے ذریعے کنٹرول کیا گیا تھا تو اس نے از خود یہ فائل واپس حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ فلاور کے بارے میں سفارت خانے نے تو یہی بتایا تھا کہ وہ چھٹی پر ایک ماہ پہلے گریٹ لینڈ چلی گئی ہے لیکن ظاہر ہے جولیا کو معلوم تھا کہ ایسا نہیں ہے اس لئے اب وہ سیکنڈ سیکرٹری رابرٹ سے ملنے جا رہی تھی تاکہ اس سے فلاور کے متعلق اصل معلومات حاصل کر سکے۔ کار میں بیٹھ کر جولیا نے کار آگے بڑھائی ہرڈل اٹھا لیا گیا تھا اس لئے جولیا کار آگے لے گئی اور

تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر روک دی۔ گیٹ پر رابرٹ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ جولیا کار روک کر نیچے اتری اور اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نوجوان باہر آ گیا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ یس میڈم۔ صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جولیا مڑی اور آ کر کار میں بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور جولیا کار اندر لے گئی۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اتری تو برآمدے میں موجود ایک مسلح آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آیئے میڈم"...... نوجوان نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آراستہ ڈرائنگ میں موجود تھی۔ مسلح نوجوان اسے وہاں چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر باوقار آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میرا نام رابرٹ ہے"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری مجھے ہینڈ الرجی ہے۔ اس لئے میں ہاتھ نہیں ملایا کرتی۔ میرا نام مارگریٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ اچھا تشریف رکھیں" ...... رابرٹ نے کہا۔
"شکریہ" ...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نو: ان جس نے پھاٹک کھولا تھا۔ ٹرے میں شراب کا ایک جام رکھے ندر داخل ہوا اور اس نے جام جولیا کے سامنے رکھ دیا۔
"اسے لے جاؤ پلیز۔ مجھے اس الرجی کی وجہ سے ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے" ...... جولیا نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے لے جاؤ" ...... اس بار رابرٹ نے قدرے نت لہجے میں کہا تو نوجوان نے جام اٹھا کر دوبارہ ٹرے میں رکھا اور واپس چلا گیا۔

"جی فرمایئے میڈم آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہتی ہیں لیکن پلیز پہلے آپ اپنا شناختی کارڈ مجھے دکھا دیجئے تاکہ میں مطمئن ہو سکوں کہ آپ واقعی صحافی ہیں" ...... رابرٹ شاید جولیا کے ہاتھ نہ ملانے ور شراب سے انکار کرنے پر ناراض ہو گیا تھا اس لئے اس کے لہجے سے گرمجوشی کا عنصر یکلخت غائب ہو گیا تھا اور وہ اب سپاٹ لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"کارڈ بھی دکھا دوں گی۔ پہلے یہ فرمایئے کہ آپ کے سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مس فلاور کہاں ہیں" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آپ فلاور کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہیں۔ رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ میری دوست ہیں میں نے دراصل ان سے ملاقات کرنی ہے لیکن آپ کے سفارت خانے والے کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک ماہ پہلے چھٹی لے کر گریٹ لینڈ چلی گئی ہیں حالانکہ وہ تین روز پہلے مجھے ملی ہیں۔ انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ کسی خاص مشن میں مصروف ہیں"۔ جولیا نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔
"کہاں ملی تھیں آپ کو وہ" ...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی" ...... جولیا نے جواب دیا۔
"ایسا ممکن ہی نہیں ہے مس مارگریٹ۔ وہ تو گریٹ لینڈ جا چکی ہیں اور اگر وہ واپس آتیں تو لامحالہ پہلے سفارت خانے رپورٹ کرتیں"۔ رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔
"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔
"تو آپ کا کیا خیال ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں" ...... رابرٹ کا لہجہ اور تلخ ہو گیا۔
"سوری آپ شاید ناراض ہو گئے ہیں۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ اب مزید بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ سے اس موڈ میں بات ہو اس لئے مجھے اجازت دیں" جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی" ...... رابرٹ نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ

گئی۔

"اوہ ایک منٹ" ...... رابرٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے جولیا اس طرح ٹھٹک کر رکی جیسے اچانک اسے کوئی خاص بات یاد آ گئی ہو۔

"جی" ...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا لیکن دوسرے لمحے جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کنپٹی پر مخصوص انداز کی ضرب کھا کر رابرٹ بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر گرا اور پھر الٹ کر نیچے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور دوسری کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے رابرٹ کے جسم کو یکلخت ساکت کر دیا۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے بیرونی دروازے کی چٹخنی لگا دی پھر وہ واپس مڑی اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رابرٹ کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے صوفے پر ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے کوٹ کو اس کی پشت کی طرف نیچے کرنا شروع کر دیا۔ جب کوٹ بازوؤں سمیت کافی نیچے ہو گیا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ جب یہ تاثرات واضح ہو گئے تو جولیا نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو جولیا نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کر کے بٹھا دیا۔ رابرٹ چند لمحوں تک تو لاشعوری انداز

میں کراہتا رہا پھر اس کی نظریں سامنے کھڑی ہوئی جولیا پر جم گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت کی طرف سے نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ پھر اس نے لاشعوری طور پر اپنے دونوں بازوؤں کو جھٹک کر کوٹ اوپر کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ اس میں بھی ناکام ہی رہا تھا۔ جولیا نے ایک طرف جا کر وہاں سے سادہ کرسی اٹھائی اور اسے لا کر رابرٹ کے سامنے رکھ کر وہ اطمینان سے اس پر بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلی دھار کا خنجر باہر نکال لیا۔ وہ دراصل پوری طرح تیار ہو کر آئی تھی۔ فی الحال اس نے کوٹھی میں موجود افراد کو ختم نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیونکہ پہلے وہ رابرٹ سے ابتدائی پوچھ گچھ کرنا چاہتی تھی اگر اسے معلوم ہو گیا کہ رابرٹ کو فلاور کے بارے میں واقعی معلومات حاصل ہیں تو پھر وہ اس کے ملازمین اور کوٹھی میں موجود دیگر افراد کا خاتمہ کر کے رابرٹ سے تفصیلی معلومات حاصل کرے گی۔ ورنہ دوسری صورت میں وہ صرف اسے دوبارہ بے ہوش کر کے واپس چلی جائے گی۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کون ہو تم" ...... رابرٹ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا وہ شاید صرف سفارت کار تھا۔ ایسے حالات سے اس کا سابقہ پہلے نہ پڑا تھا اس لئے اس کی حالت خاصی خستہ نظر آ رہی تھی۔

"مسٹر رابرٹ یہ تیز دھار خنجر دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نے فلاور کے بارے میں درست معلومات بہم نہ پہنچائیں تو اس خنجر کی نوک

ایک ہی جھٹکے سے تمہاری آنکھ کا ڈھیلا کٹ کر باہر آگرے گا۔اس کے بعد دوسری آنکھ کی باری آئے گی اور پھر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اندھیروں میں ڈوب جاؤ گے اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو کہ کٹی ہوئی آنکھ کا علاج ممکن ہی نہیں ہے۔اس لئے اس کے بعد تمہاری زندگی کس طرح عذاب میں گزرے گی اس کا تصور تم آسانی سے کر سکتے ہو"۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں تیز دھار اور باریک نوک والے خنجر کو اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم میں سچ کہہ رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا لیکن اسی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور کمرہ رابرٹ کی تیز اور کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔جولیا کے ہاتھ میں موجود خنجر کی نوک رابرٹ کی بائیں آنکھ میں گھس چکی تھی۔اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا کٹ کر باہر آگرا اور رابرٹ ایک اور چیخ مار کر بے ہوش ہو کر سائیڈ میں گر گیا۔جولیا نے خنجر کو رابرٹ کے لباس سے پونچھا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔اسے خطرہ تھا کہ رابرٹ کی چیخ کی وجہ سے کوئی اس طرف نہ آ جائے لیکن جب کچھ دیر تک دروازے کی دوسری طرف سے کوئی آواز نہ سنائی دی تو جولیا نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ آئی اور ایک بار پھر اس نے بے ہوش پڑے رابرٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔چند لمحوں بعد رابرٹ کے جسم میں ایک بار پھر حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔چند لمحوں بعد رابرٹ کی اکلوتی بچ جانے والی آنکھ کھلی اور

اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے پے در پے چیخیں نکلنے لگیں۔

"خاموش ہو جاؤ اب اگر تمہارے حلق سے آواز نکلی تو گلا کاٹ دوں گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کر کے بٹھا دیا۔رابرٹ کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"پپ پپ پانی۔پانی"...... رابرٹ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"مل جائے گا پانی پہلے بتاؤ فلاور کہاں ہے اور سن لو اس بار اگر تم نے نفی میں جواب دیا تو دوسری آنکھ کا بھی پہلے جیسا حشر ہو گا"۔جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"فلاور گریٹ لینڈ کی ریڈ ایجنسی کی سپیشل ایجنٹ ہے۔وہ یہاں کسی خاص مشن میں مصروف ہے۔مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ہمیں تو حکم دیا گیا تھا کہ کاغذات تیار کر کے ریکارڈ میں ایسے اندراجات کر دیئے جائیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ چھٹی پر گریٹ لینڈ چلی گئی ہے اور سب کو یہی بتایا جائے کہ وہ چھٹی پر گریٹ لینڈ چلی گئی ہے۔بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"...... رابرٹ نے کراہتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور وہ ایک بار پھر پہلو کے بل صوفے پر گر گیا۔جولیا نے خنجر ایک طرف رکھا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں باتھ روم کی صفائی کے لئے استعمال ہونے والا جگ موجود تھا۔وہ اس میں پانی بھر لائی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اگر رابرٹ کو

پانی نہ پلایا گیا تو وہ ہوش میں ہی نہ آسکے گا۔ اس نے اس کا چہرہ سیدھا کیا پھر ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور جگ میں موجود پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ پانی جب رابرٹ کے حلق سے نیچے اترا تو اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا۔ باقی پانی جولیا نے اس کی آنکھ پر انڈیل دیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔ تو جولیا نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک بار پھر سیدھا کر کے بٹھا دیا۔

"اب اگر بے ہوش ہوتے تو پھر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم نے بتا تو دیا ہے اب تو مجھے چھوڑ دو"...... رابرٹ نے اس بار تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم نے صرف ابتدائی باتیں بتائی ہیں۔ مجھے ہر صورت میں فلاور کو ٹریس کرنا ہے اس لئے اگر تم دوسری آنکھ بچانا چاہتے ہو تو اس بارے میں کوئی درست ٹپ دو۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے ٹپ غلط دی تو پھر چاہے تم پاتال میں ہی کیوں نہ چھپ جاؤ۔ موت تم تک پہنچ جائے گی"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... رابرٹ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"سوال مت کرو ورنہ مجھے غصہ آجائے گا اور ایک لمحے میں تمہارا گلا کٹ سکتا ہے۔ بولو کوئی ٹپ دو جس کے ذریعے حتمی طور پر فلاور کو ٹریس کیا جاسکے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹپ۔ ٹپ"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سوچ رہا ہو۔ پھر چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ایک ٹپ ذہن میں آئی ہے۔ اس کے یہاں کے رائل کلب کے منیجر آسٹن سے بڑے گہرے تعلقات تھے وہ اس سے بہت متاثر رہتا تھا۔ اکثر آسٹن یہاں سفارت خانے میں بھی اس سے ملنے آتا تھا۔ ہو سکتا ہے اسے معلوم ہو۔ دراصل مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی اس کے معاملات میں دخل نہیں دیا"۔ رابرٹ نے کہا اور جولیا سمجھ گئی کہ رابرٹ جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے اب اس پر مزید وقت ضائع کرنا حماقت ہے۔ چنانچہ وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کنپٹی پر ضرب کھا کر رابرٹ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے صوفے پر دوسرے پہلو کے بل گرا اور پھر لڑھک کر نیچے قالین پر جا گرا۔ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس ضرب نے رابرٹ کے حرکت کرتے ہوئے جسم کو ساکت کر دیا۔ جولیا نے خنجر اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر قالین پر پڑے ہوئے رابرٹ کو گھسیٹ کر اس نے صوفے کے عقب میں ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کی چٹخنی کھولی اور دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ باہر برآمدے اور نیچے پورچ میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ پھاٹک کے پاس بنے ہوئے کمرے کے دروازے کے پاس وہی نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ خاصا

بھاری تھا اس لئے شاید رابرٹ کی چیخیں باہر سنائی نہ دی تھیں۔جولیا نے دروازہ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔اسے کار کی طرف بڑھتے دیکھ کر نوجوان نے جلدی سے اٹھ کر پھاٹک کھول دیا۔جولیا جب کار میں بیٹھنے لگی تو اندرونی طرف سے وہی مسلح آدمی تیزی سے باہر آیا۔

"صاحب باہر نہیں آئے میڈم"...... مسلح باوردی نوجوان نے جولیا سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔اس کی نظریں ڈرائنگ روم کے بند دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے تذبذب کے آثار نمایاں تھے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ ڈرائنگ روم میں جائے یا نہ جائے۔

"وہ اہم کاغذات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو نوجوان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب وہ ذہنی کشمکش سے آزاد ہو گیا ہو۔جولیا نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے تیزی سے کھلا ہوا پھاٹک کراس کر کے وہ سائیڈ پر مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ کالونی کی چیکنگ پوسٹ کو کراس کرتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔کافی آگے آنے کے بعد اس نے کار سڑک کی سائیڈ پر موجود گھنے درختوں کے ایک چھوٹے سے ذخیرے کی طرف موڑ دی۔ذخیرے میں پہنچ کر اس نے سائیڈ سیٹ کو اٹھایا اور نیچے بنے ہوئے باکس میں

سے اس نے ایک بیگ نکال کر سیٹ بند کی اور بیگ اس پر رکھ کر اس نے اسے کھولا۔بیگ کے اندر ایک مختلف ڈیزائن اور رنگ کا لباس اور میک اپ باکس موجود تھا۔جولیا نے بٹن دبا کر کار کے شیشوں پر مرکری پلیٹیں چڑھائیں۔سامنے اور پیچھے والی ونڈ سکرین پر بھی مرکری پلیٹڈ شیشے کی شیٹیں چڑھ گئی تھیں۔اس طرح باہر سے چاہے کوئی شیشے کے ساتھ آنکھ لگا کر بھی دیکھے تب بھی اندر نظر نہ آ سکتا تھا جب کہ اندر سے باہر آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔گو اس ذخیرے میں کسی کے آنے کا کوئی سوال نہ تھا لیکن اس کے باوجود جولیا نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا۔اس نے اپنی کار میں یہ سارا سسٹم خصوصی طور پر نصب کرایا ہوا تھا کیونکہ مشن کے دوران اکثر اسے لباس تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی ویسے بھی اس خصوصی طور پر تیار کردہ کار میں اور بھی بہت سے جدید سسٹم موجود تھے جن میں آٹو میٹک کلر اور نمبر پلیٹوں کی تبدیلی۔خفیہ مشین گنیں ٹائروں پر بلٹ پروف کور جیسے سسٹم اس نے نصب کرا رکھے تھے مرکری پلیٹڈ شیشے چڑھانے کے بعد جولیا نے کار کے اندر ہی لباس تبدیل کیا۔اس کے بعد میک اپ باکس میں موجود سامان کی مدد سے اس نے اپنا میک اپ تبدیل کیا۔نئے میک اپ میں وہ ایکریمین نژاد عورت لگتی تھی۔میک اپ تبدیل کر کے اس نے پہلے والا لباس اور میک اپ باکس دوبارہ بیگ میں رکھ کر اسے سیٹ کے نیچے بنے ہوئے باکس میں رکھا اور سیٹ بند کر کے اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور

اس کے اندر ہاتھ ڈال کر چند بٹن دبائے تو ایک چھوٹی سی پلیٹ باہر آگئی جس پر چھوٹے بڑے کئی رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ جولیا نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کیے اور پلیٹ کو واپس ڈیش بورڈ کے اندر سائیڈ میں فٹ کر کے ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مرکری پلیٹڈ شیشوں کو ریورس کرنے والا بٹن پریس کیا تو مرکری پلیٹڈ شیشے غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر واپس سڑک کی طرف لے گئی۔ اسے معلوم تھا کہ کار کا نہ صرف رنگ تبدیل ہو چکا ہے بلکہ اس کی نمبر پلیٹ بھی اب پہلے سے مختلف ہو چکی ہو گی۔ یہ سب کچھ اس نے اس لئے کیا تھا کہ رابرٹ کا تعلق سفارت خانے سے تھا اور رابٹ نے ظاہر ہے ہوش میں آتے ہی پولیس کو اس کا حلیہ اور لباس کی تفصیلات بتا دی ہیں اور اس کے ملازموں نے کار کا رنگ ماڈل اور نمبر وغیرہ پولیس کو نوٹ کرا دیئے ہیں اور جولیا جانتی تھی کہ پولیس سفارت خانے کے معاملات میں بے حد تیزی دکھاتی ہے لیکن اب ظاہر ہے وہ اگر دوبارہ رابرٹ کی کوٹھی کار لے کر پہنچ جائے تو رابرٹ اور اس کے ملازم بھی اسے نہ پہچان سکیں گے۔ اس طرح جولیا اب اطمینان سے اپنی کارروائی مکمل کر سکتی تھی اس کی کار کا رخ اب رائل ہوٹل کی طرف تھا۔ وہ اب جلد از جلد اس کلب کے مینجر آسٹن تک پہنچنا چاہتی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد جولیا رائل کلب کی چار منزلہ جدید تعمیر شدہ شاندار عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی یہ کلب پاکیشیا کے اعلیٰ طبقے

کے افراد کا پسندیدہ ترین کلب تھا۔ گو یہاں کی ممبر شپ محدود تھی لیکن گیسٹ کے نام پر مخصوص رقم کی ادائیگی کے بعد کوئی بھی اس کلب میں آ جا سکتا تھا۔ پارکنگ میں جدید ماڈل کی رنگ برنگی کاروں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ جولیا نے اپنی کار ایک خالی جگہ پر روکی اور نیچے اتر آئی۔ پارکنگ بوائے نے جلدی سے کارڈ اس کے حوالے کیا تو جولیا نے اسے پارکنگ فیس کے ساتھ بھاری ٹپ بھی دی۔ یہاں پارکنگ فیس پیشگی وصول کی جاتی تھی۔ جولیا چونکہ پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکی تھی اس لئے اسے یہاں کے اصولوں کا علم تھا۔ ویسے وہ اور سیکرٹ سروس کے بیشتر ارکان اس کلب کے باقاعدہ ممبرز تھے۔ ہر کلب ممبر کو مخصوص نمبر اور کوڈ دیا جاتا تھا۔ ممبرز کے لئے مخصوص گیٹ پر باقاعدہ کمپیوٹر نصب تھا جس میں ہر جانے والا اپنا مخصوص نمبر اور کوڈ فیڈ کرتا تھا تو دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا جب کہ گیسٹس کے لئے علیحدہ دروازہ تھا جہاں ساتھ ہی ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ وہاں ایک روز کے لئے بھاری رقم کی ادائیگی کے بعد اندر جانے کے لئے خصوصی کارڈ ملتا تھا اور یہ کارڈ وہاں نصب مخصوص خانے میں ڈالا جاتا تو دروازہ کھلتا تھا۔ باہر جانے کے لئے علیحدہ ڈبل ڈور تھے جو صرف باہر جانے کے لئے کھلتے تھے وہاں سے اندر کوئی نہ جا سکتا تھا۔ کلب کی آرائش و زیبائش انتہائی شاندار تھی اور یہاں کا ماحول اس قدر پر سکون ہوتا تھا کہ تھکا ہوا اور اعصابی دباؤ کا شکار آدمی کلب میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو خوش وخرم اور تازہ دم محسوس کرنے لگتا تھا۔ ویسے یہاں دنیا بھر میں

پائی جانے والی ہر قسم کی شراب اور دیگر مشروبات کے علاوہ پوری دنیا کے مشہور کھانے بھی ملتے تھے۔ اس کے علاوہ کلب میں خصوصی طرز کے بنے ہوئے بھاپ والے حماموں سے لے کر سپیشل روم تک موجود تھے۔ غرضیکہ یہاں ہر وہ سہولت ممبرز کو مہیا کی جاتی تھی جس کا کوئی آدمی تصور نہ کر سکتا تھا۔ جولیا ممبرز گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو مین ہال آدھے سے زیادہ بھر چکا تھا جس میں مقامی مرد اور عورتوں کے علاوہ غیر ملکی عورتوں اور مردوں کی تعداد بھی کافی نمایاں تھی۔ جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جہاں چار مقامی عورتیں اور دو غیر ملکی عورتیں موجود تھیں۔

"یس میڈم"...... جولیا کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی ایک غیر ملکی لڑکی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا چونکہ جولیا ایکریمین میک اپ میں تھی اس لئے اسے غیر ملکی لڑکی نے ہی اٹنڈ کیا تھا۔

"منیجر مسٹر آسٹن سے ملنا ہے۔ گریٹ لینڈ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر رابرٹ کا ایک اہم پیغام دینا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"میں معلوم کرتی ہوں"...... کاؤنٹر گرل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے کیتھی بول رہی ہوں۔ ایک ایکریمین خاتون تشریف لائی ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں ان کا کہنا ہے کہ گریٹ لینڈ کے

سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر رابرٹ کا پیغام آپ تک پہنچانا چاہتی ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"منیجر صاحب دس منٹ بعد آپ سے ملاقات کریں گے آپ تشریف رکھیں"...... لڑکی نے کہا۔

"ان کے آفس کے ساتھ ویٹنگ روم ہو گا میں وہاں بیٹھ جاتی ہوں"...... جولیا نے کہا کیونکہ جولیا سمجھ گئی تھی کہ دس منٹ منیجر نے اس لئے لئے ہیں تاکہ اس دوران وہ رابرٹ کو فون کر کے اسے کنفرم کرے اور وہ یہی بات نہیں چاہتی تھی۔

"یس میڈم"...... کاؤنٹر گرل نے کہا اور ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ باوردی نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"میڈم کو منیجر صاحب کے آفس ویٹنگ روم تک چھوڑ آؤ"۔ کاؤنٹر گرل نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سپروائزر سے کہا

"آیئے میڈم"...... سپروائزر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جولیا سے کہا اور تیزی سے ایک راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جولیا نے کاؤنٹر گرل کا شکریہ ادا کیا اور سپروائزر کے پیچھے چلتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر منیجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ سپروائزر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو یہ ایک خاصا بڑا ویٹنگ روم

تھا جس میں صوفوں پر کئی مرد اور عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جس پر مینجر آسٹن کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ اس کے باہر ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک غیر ملکی لڑکی سامنے فون رکھے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا سیدھی اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس میڈم"...... لڑکی نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن جولیا اسے کوئی جواب دیئے بغیر آگے بڑھی اور مینجر کے آفس کے دروازے کو دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"یہ۔ یہ کیا۔ رک جایئے"...... لڑکی نے گھبرا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن جولیا اندر داخل ہو چکی تھی۔ انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک نوجوان تھری پیس سوٹ میں ملبوس کرسی پر بیٹھا رسیور کان سے لگائے ہوئے تھا۔ اس نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"آپ بغیر اجازت"...... مینجر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے اطمینان سے اس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور باہر کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"باس یہ خاتون"...... لڑکی نے احتجاج کرتے ہوئے کہنا چاہا۔

"واپس جاؤ۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... جولیا نے مڑ کر انتہائی

درشت لہجے میں اندر آنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو مینجر نے بھی ہاتھ کے اشارے سے اسے واپس جانے کا کہہ دیا اور لڑکی خاموشی سے باہر چلی گئی۔

"تمہارا نام آسٹن ہے"...... جولیا نے میز کے قریب جا کر اسی طرح درشت لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر آپ کون ہیں"...... آسٹن نے بھی قدرے تلخ لہجے میں کہا وہ اب کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا مگر دوسرے لمحے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی جب جولیا نے اچانک اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر پلک جھپکنے میں میز کی سائیڈ سے کھینچ کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے کی طرف دھکیل دیا۔

"ادھر آؤ بیٹھو میں نے تم سے انتہائی سیکرٹ بات کرنی ہے اور میرے پاس وقت نہیں ہے"...... جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کے دھکے سے صوفے پر گر پڑنے والا مینجر سنبھلتا جولیا نے میز پر رکھے ہوئے فون اور انٹرکام دونوں کے رسیور اٹھا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس مینجر کی طرف مڑ گئی۔

"سنو اگر تم نے میرے سوال کا جواب دینے میں ایک لمحے کے لئے بھی ہچکچاہٹ دکھائی تو دوسرے لمحے تمہاری گردن اس طرح کٹ چکی ہو گی جس طرح تار سے صابن کٹتا ہے"...... جولیا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر اس کی نوک مینجر کی گردن پر رکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ تو مینجر کی حالت دیکھنے والی ہو

گئی۔

"آپ آپ کون ہیں ۔ یہ کیا ۔ کیا طریقہ ہے" ...... منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا چاہا تو جولیا نے خنجر پر دباؤ ڈال دیا تو منیجر کے حلق سے چیخ سی نکلی ۔ اس نے بے اختیار اٹھنے اور ہاتھ اٹھا کر خنجر پر ڈالنے کی کوشش کی۔

"خبردار اگر حرکت کی تو" ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو منیجر یکلخت بے حس و حرکت ہو گیا ۔ اب اس کے چہرے پر یکلخت شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ شاید وہ اب جولیا کے اس انداز اور بے باکی سے خوف زدہ ہو گیا تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ جولیا کے چہرے پر یکلخت جو سفاکی سی ابھر آئی تھی اس نے بھی منیجر کے حواس پر اثر ڈالا تھا۔

"فلاور کہاں ہے بولو" ...... جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"فف فف فلاور ۔ مم مم مجھے" ...... منیجر نے ہراساں سے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"خبردار اگر نہیں کا لفظ استعمال کیا ۔ بتاؤ کہاں ہے وہ" ۔ جولیا نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے خنجر کی نوک پر اور دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا اور منیجر کی گردن سے خون کی لکیر سی بہہ کر اس کے کالر میں جذب ہونے لگ گئی ۔ منیجر کے چہرے پر اب خوف کے ساتھ ساتھ تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ ۔ وہ ناجنگ گئی ہے" ...... اچانک منیجر کے منہ سے نکلا۔

"ناجنگ وہ کب گئی ہے ۔ پوری تفصیل بتاؤ ورنہ ایک

لمحے میں گردن کاٹ دوں گی" ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں اس بار اس قدر سرد مہری تھی کہ آسٹن کے جسم نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔

"وہ وہ کل وہاں پہنچ گئی ۔ وہ سیاحوں کے ایک گروپ کے ساتھ گئی ہے ۔ یہ سب خصوصی ویگن پر گئے ہیں ۔ ٹاپ وے ٹریولنگ ایجنسی کے گروپ کے ساتھ" ...... آسٹن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہی ہوں یہ ناجنگ کہاں ہے" ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"شمالی علاقوں کے اختتام پر شوگران کا سرحدی قصبہ ہے ۔ سیاح وہاں جا سکتے ہیں خصوصی پرمٹ لے کر" ...... آسٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ جلدی بتاؤ" ...... جولیا نے کہا۔

"مجھے فلاور نے خود بتایا تھا ۔ وہ کل صبح یہاں سے روانہ ہوئے ہیں اس سے ایک روز پہلے فلاور نے پورا دن میرے ساتھ گزارا تھا" ۔ آسٹن نے جواب دیا۔

"کیا وہ اصل چہرے سے گئی ہے یا کسی میک اپ میں گئی ہے" ۔ جولیا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ہاں جب وہ میرے پاس آئی تھی تو میک اپ میں تھی ۔ ایکریمین بنی ہوئی تھی ۔ بعد کا مجھے علم نہیں ہے" ...... آسٹن

نے جواب دیا۔

"تمہارا اب اس سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہ تو سفر میں ہو گی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے بعد واپس آئے گی"...... آسٹن نے جواب دیا تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔

"اب سن لو۔ اگر تم نے کسی کو بھی میرے متعلق بتایا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ ایکریمیا کے دس پیشہ ور قاتل مسلسل تمہاری نگرانی کریں گے اور میرے ایک اشارے پر اندھیرے سے آنے والی گولی تمہارا خاتمہ کر سکتی ہے اس بات کو یاد رکھنا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھی تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی وہ اب ایکسٹو کو ساری رپورٹ دینا چاہتی تھی تاکہ فلاور کو ناجنگ میں داخل ہونے سے پہلے پکڑا جا سکے۔

عمران رانا ہاؤس میں پہنچ کر جیسے ہی کار سے اترا سامنے برآمدے میں کھڑا ہوا ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔

"محمود خان کو میں لے آیا ہوں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڈ کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ میں نے ماسٹر کی سے دروازہ کھولا اور اچانک اس کے سر پر پہنچ گیا اسے بے ہوش کر کے میں نے خفیہ راستہ تلاش کیا اور پھر اس راستے سے اسے ہوٹل سے باہر لے آیا۔ وہاں آؤٹ ڈور کے قریب میں نے اسے لٹایا اور جا کر اپنی کار وہاں خفیہ آؤٹ ڈور میں پہنچائی اور اسے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر یہاں پہنچا دیا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا وہ عمران کے پیچھے چلتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران زیرو روم میں پہنچ گیا جہاں کرسی

پر ایک آدمی راڈز سے جکڑا ہوا موجود تھا لیکن اس کا چہرہ مختلف تھا۔ کمرے میں جوزف پہلے سے موجود تھا۔

"اس کا میک اپ واش کرو جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا اور ٹائیگر کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے ایک الماری سے میک اپ واشر نکالا اور اسے لا کر محمود خان کے چہرے پر فٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے واشر ہٹایا تو محمود خان اصل چہرے میں آ چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار بھی ابھر آئے تھے۔ شاید میک اپ واشر کی مخصوص بھاپ نے اسے ہوش دلا دیا تھا جوزف میک اپ واشر اٹھائے واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد محمود خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا اور اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم تم۔ عم۔ مم مم میرا مطلب ہے تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں"...... محمود خان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ذہنی طور پر خاصے ہوشیار ہو محمود خان۔ مجھے پہچان لینے کے باوجود تم میرا نام لیتے لیتے اس لئے بات بدل گئے ہو کہ اس میک اپ میں

ظاہر ہے تم مجھے نہیں پہچان سکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"محمود خان کون محمود خان۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... محمود خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اب اصل چہرے میں ہو۔ تمہارے چہرے سے میک اپ صاف ہو چکا ہے اور تمہارا یہ چہرہ صرف میں ہی نہیں پاکیشیا کے لاکھوں لوگ پہچانتے ہیں۔ انتہائی شریف سخی اور غریبوں کا ہمدرد چہرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم مم میرا نام تو ایم کے خان ہے۔ میں تو"...... محمود خان نے رک رک کر کہا۔

"جوزف اسے آئینہ دکھا دو ورنہ یہ یونہی وقت ضائع کرتا رہے گا"...... عمران نے مڑ کر جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے ایک بار پھر الماری کھولی اور اس میں سے آئینہ نکال کر وہ محمود خان کی طرف مڑ آیا جو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آئینہ اس کے چہرے کے سامنے کر دیا۔

"اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کس چہرے میں ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کو ہٹ جانے کا اشارہ کیا جوزف نے آئینہ ہٹایا اور واپس الماری کی طرف مڑ گیا۔

"الماری سے کوڑا بھی نکال لانا جوزف۔ محمود خان صاحب شاید اپنے مضبوط اعصاب کا مظاہرہ کرنا پسند کریں"...... عمران نے جوزف سے

کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم...... تم نے مجھے کیوں قید کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے میں محمود خان ہوں اور اپنے سیاسی دشمنوں سے بچنے کے لئے میں میک اپ کر کے ہوٹل میں چھپا ہوا تھا لیکن یہ کوئی جرم تو نہیں"...... محمو خان نے کہا۔

"ہاں واقعی یہ جرم نہیں ہے لیکن غیر ملکی ایجنٹوں سے ں کر وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے انتہائی اہم فائل اڑوانا ایسا بھ نک جرم ہے محمود خان کہ تم تو تم تمہاری آئندہ نسلیں بھی اس کا سیازہ بھگتتی رہیں گی"...... عمران کا لہجہ یکلخت۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ مجھ جیسا آدمی اپنے ملک کے خلاف کیسے کوئی جرم کر سکتا ہے"...... محمود خان نے ترش لہجے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"فلاور کو جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کون فلاور"...... محمود خان نے چونک کر پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری"...... عمران نے کہا۔

"میرا کسی سفارت خانے سے کیا تعلق"...... محمود خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر فضل حسین سے تو یقیناً تم واقف ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ آخر تم کیسے نام لے رہے ہو۔ مجھے کسی کے بارے میں کچھ نہیں معلوم اور سنو تم نے مجھے اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں ہو کہ میں کس قدر اہم شخصیت ہوں۔ چھوڑو مجھے ورنہ"۔ محمود خان الٹا دھمکیوں پر اتر آیا تھا۔

"جوزف"...... عمران نے پاس کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے فوراً ہی جواب دیا۔

"محمود خان کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور تیزی سے محمود خان کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... محمود خان دیو ہیکل جوزف کو اس جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں بول پڑا۔

"مطلب ابھی تمہیں سمجھ آ جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اسی لمحے جوزف نے اپنی موٹی سی انگلی کو نیزے کی طرح سیدھا کیا اور دوسرے لمحے کمرہ محمود خان کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے انتہائی سرد مہری اور بے رحمی سے انگلی اس کی دائیں آنکھ میں واقعی کسی نیزے کی طرح مار دی تھی۔ دوسرے لمحے اس نے انگلی واپس کھینچی تو محمود خان کے حلق سے پے در پے چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بری طرح ادھر ادھر سر مار رہا تھا۔ اس کا پورا

جسم اس طرح لرز رہا تھا جیسے اسے اچانک جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو اس کی آنکھ سے خون اور مواد بہہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی انتہائی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ دوسری آنکھ بند تھی اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی وہ تکلیف کی انتہائی شدت برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ جوزف نے اطمینان سے اپنی خون میں لتھڑی ہوئی انگلی محمود خان کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ لیکن خیال رکھنا اس کے جبڑے نہ ٹوٹیں کیونکہ ابھی اس نے میرے بہت سے سوالوں کے جواب دینے ہیں"۔ عمران نے جوزف سے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے ایک ہاتھ سے محمود خان کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے گو وہ اپنی طرف سے عمران کی ہدایت کے مطابق آہستہ آہستہ تھپڑ مار رہا تھا لیکن اس کا آہستہ تھپڑ بھی محمود خان کے لئے انتہائی زوردار ثابت ہوا تھا۔ چنانچہ دوسرے تھپڑ پر ہی محمود خان چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اور جوزف پیچھے ہٹ گیا۔

"تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا محمود خان کہ تم کس قدر اہم شخصیت ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ظالم بے درد سفاک آدمی ہو۔ تم۔ تم"...... محمود خان نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوزف ایک بار پھر محمود خان کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ خدا کے لئے رک جاؤ"...... یکلخت محمود خان نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو روک دیا۔ جوزف عمران کا اشارہ ملتے ہی اس طرح رک گیا جیسے کوئی روبوٹ کرنٹ ختم ہو جانے پر رک جاتا ہے۔

"دیکھو محمود خان تم جس جگہ موجود ہو یہاں تمہیں ہر وہ بات بتانی پڑے گی جو میں پوچھوں گا ورنہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے۔ ناک کان اور زبان کاٹی جا سکتی ہے۔ دونوں آنکھیں نکالی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد تمہارے بے حس و حرکت جسم کو کسی بھی فٹ پاتھ پر پھینکا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جب تم پر مکھیاں بھنبھنائیں گی اور تم انہیں ہٹا بھی نہ سکو گے نہ بول سکو گے نہ کسی کو بتا سکو گے کہ تم کون ہو۔ لوگ تمہاری حالت دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر کر چلے جائیں گے تو پھر تمہیں احساس ہو گا کہ زندگی کس قدر خوفناک ہوتی ہے اور یہاں ہمارا ہاتھ روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں نے صرف ایک اشارہ کیا ہے اور تمہاری ایک آنکھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے لیکن ابھی تمہاری دوسری آنکھ موجود ہے اور تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ابھی تک سلامت ہیں۔ ابھی تم آسان زندگی گزار سکتے ہو۔ لیکن اگر تم نے اب میرے سوالوں کے درست جواب نہ دیئے تو میں اٹھ کر چلا جاؤں گا اور اس کے بعد تمہارے ساتھ وہی کچھ ہو گا جو کچھ میں نے پہلے بتایا ہے۔ بولو تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو محمود خان کا جسم خوف کی شدت سے جھٹکے کھانے لگ گیا

اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

"مم۔ مم مجھ پر رحم کھاؤ۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ"...... محمود خان نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جو سب کچھ مجھے بتانا چاہتے ہو۔ وہ میں پہلے سے جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پروفیسر فضل حسین سے غلط کام کراتے رہے ہو اور اسے بھاری رقمیں ہر ہفتے ادا کرتے رہے ہو۔ تم نے پروفیسر فضل حسین سے کہا کہ تم اس کی مدد سے سرکاری فائل اڑانا چاہتے ہو تو پروفیسر فضل حسین نے انکار کر دیا لیکن تم نے اسے بلیک میل کر کے اور دھمکی دے کر رضامند کر لیا۔ پھر فلاور جولیا کو ساتھ لے کر پروفیسر فضل حسین کی رہائش گاہ پر گئی۔ وہاں پروفیسر فضل حسین نے جولیا کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دی کہ اس نے عمران کے ساتھ جا کر وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے فائل اڑائی ہے لیکن یہ کام دراصل فلاور نے کیا تھا۔ اس نے اپنے جسم کی پیڈنگ کی اور اپنے چہرے پر جولیا کا خصوصی میک اپ کیا اور جولیا کے میک اپ میں جا کر اس نے وزارت دفاع کے ریکارڈ روم میں بے دریغ قتل وغارت کی اور وہاں سے فائل اڑا کر وہ واپس آ گئی۔ اس نے اپنا میک اپ ختم کیا۔ جولیا کو اس کے فلیٹ پہنچایا اور پروفیسر فضل حسین کو ہلاک کر دیا۔ تم یہی سب کچھ مجھے بتانا چاہتے ہو ناں۔ لیکن یہ سب کچھ مجھے پہلے سے معلوم ہے۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ فلاور اور وہ فائل

کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو محمود خان کی بچ جانے والی اکلوتی آنکھ حیرت سے پھیلتی چلی گئی۔

"تم۔ تمہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو گیا"...... محمود خان نے کہا۔

"میرے پاس اس کے حتمی ثبوت موجود ہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ پروفیسر فضل حسین ذاتی ڈائری لکھنے کا عادی تھا اور اس نے ڈائری میں سب کچھ لکھ دیا۔ پھر مرتے وقت اس نے اپنے خون سے فرش پر فلاور، گریٹ لینڈ کے سفارت خانے اور فائل کے بارے میں نشاندہی کر دی تھی۔ اس کے علاوہ وزارت دفاع کے ریکارڈ روم میں ایک خفیہ کیمرہ نصب تھا جس میں ایسی تکنیک موجود ہے کہ چاہے کیسا ہی میک اپ کیوں نہ کیا گیا ہو وہ اصل چہرے کی فلم بنا لیتا ہے اس طرح فلاور کی وہاں ساری کارروائی کی فلم بندی ہو گئی جس کا علم فلاور کو بھی نہیں ہوا۔ یہ تمام ثبوت تمہیں اور فلاور دونوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا سکتے ہیں لیکن اگر تم مجھے بتا دو کہ فلاور اور فائل کہاں ہے تو میرا وعدہ کہ تمہارے خلاف ثبوت عدالت میں پیش نہ کیے جائیں گے اور نہ تم پر کوئی مقدمہ قائم کیا جائے گا۔ تم اسی طرح ہمدرد اور مخیر آدمی بنے رہو گے۔ آنکھ کے بارے میں تم کہہ سکتے ہو کہ تمہاری یہ آنکھ کسی حادثے میں ضائع ہو گئی ہے۔ اس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔

میرا وعدہ کہ آئندہ میں ایسی کسی کارروائی میں شریک نہ ہوں گا۔ محمود خان نے کہا۔

"جو کچھ کہنا ہے جلد کہہ ڈالو میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے بن یہ سن لو کہ اگر تم نے ایک لفظ بھی جھوٹ بولا تو پھر تمہارا حشر اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا جس کا نقشہ میں نے پہلے کھینچا تھا" ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فلاور نے فائل کو ملک سے باہر نکالنے کی ایک منفرد پلاننگ کی ہے۔ میری ایک ٹریولنگ ایجنسی ہے۔ ٹاپ وے ٹریولنگ ایجنسی۔ اس ٹریولنگ ایجنسی کی خصوصی ویگن سیاحوں کو لے کر شمالی علاقوں میں سے گزرتی ہوئی شوگران کے سرحدی قصبے ناجتنگ پہنچے گی۔ ناجتنگ میں فلاور کا آدمی موجود ہو گا۔ وہ وہاں سے فائل فلاور سے لے گا اور فلاور سیاحوں کے ہمراہ اطمینان سے واپس آجائے گی اور کل صبح یہ ویگن یہاں سے روانہ ہو چکی ہے۔ فلاور ایک مقامی عورت کے میک اپ میں اس پر سوار ہے۔ اس میں تمام ٹورسٹ مقامی ہیں کیونکہ ناجتنگ میں کسی غیر ملکی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا اس لئے فلاور نے مقامی میک اپ کیا ہے۔ اس میک اپ میں اس کا نام فیہ ہے۔ وہ کل صبح کو ناجتنگ میں داخل ہو گی" ..... محمود خان نے کہا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ اور اس ویگن کے بارے میں تفصیلی معلومات اور یہ بھی بتاؤ کہ اس ویگن نے کہاں کہاں رکنا ہے پوری تفصیل بتاؤ" ..... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا تو محمود خان نے پوری تفصیل

بتا دی۔

"اس کا خیال رکھنا۔ جوزف" ..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے" ..... باہر آکر ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اب جا سکتے ہو۔ اب یہ رپورٹ چیف تک پہنچ جائے گی اور باقی کام چیف خود کرے گا" ..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سلام کر کے تیزی سے پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران بھی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب جلد از جلد دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے شمالی علاقوں میں موجود ملٹری یونٹس کی مدد سے اس ویگن کو ٹریس کر کے اس میں سے فلاور کو فائل سمیت گرفتار کرا سکے۔

اتہائی خوبصورت سرسبز اور شاداب پہاڑی علاقے میں بنے ہوئے ایک خوبصورت اور شاندار نادر ہوٹل کے برآمدے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر فلاور بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ مقامی میک اپ میں تھی لیکن اس کا لباس مغربی تھا اس نے آنکھوں پر انتہائی خوبصورت فریم کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر سوٹ تھا اور اس نے بھی خوبصورت اور جدید فیشن کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ برآمدے میں موجود دوسری کرسیوں پر بے شمار مقامی اور غیر ملکی سیاح بیٹھے کھانے پینے اور باتوں میں مصروف تھے۔ یہ ہوٹل شمالی علاقوں کے ایک اہم مقام چکاس میں بنایا گیا تھا۔ یہ علاقہ اس قدر خوبصورت اور سرسبز شاداب تھا کہ شمالی علاقوں کی سیر کرنے والا ہر سیاح جب یہاں پہنچتا تھا تو پھر اس کا دل واپس جانے کو نہ کہتا تھا۔ چکاس میں پہلے ایک

ریسٹ ہاؤس تھا لیکن سیاحوں کی کثرت کے پیش نظر ایک مقامی فرم نے یہاں یہ خوبصورت ہوٹل بنایا تھا جو ایک پہاڑی دریا کے کنارے پر بنا ہوا تھا۔ نادر ہوٹل واقعی اپنے جدید طرز تعمیر اور انتہائی نادر محل وقوع کی وجہ سے نادر ہوٹل کہلانے کا درست طور پر حقدار تھا۔ فلاور کو اپنے ساتھی کے ساتھ یہاں پہنچے ہوئے ابھی دو گھنٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں ایک کمرہ بک کرایا تھا۔ ان کے ساتھ ہی ٹاپ وے ٹریولنگ ایجنسی کی ایک ویگن بھی یہاں پہنچی تھی جس میں چھ مقامی عورتیں اور آٹھ مقامی مرد تھے وہ سب بھی اس برآمدے میں موجود تھے فلاور کی نظریں دور ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں جس نے مغربی لباس پہنا ہوا تھا۔

"آپ رافیہ کو دیکھ رہی ہیں شاید"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے فلاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میں دیکھ رہی کہ وہ اپنا کردار بڑی خوبی سے نبھا رہی ہے"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن مادام آخری لمحات میں آپ نے اچانک سارا سیٹ اپ کیوں بدل دیا میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو رضا اصل بات یہ ہے کہ جو فائل میں ناجنگ لے جانا چاہتی ہوں وہ اس قدر اہم ہے کہ میں اس طویل راستے میں رافیہ بن کر اسے ساتھ رکھنے کا رسک نہ لے سکتی تھی۔ کیونکہ کبھی بھی چیکنگ ہو

سکتی تھی۔ دوسری بات یہ کہ محمود خان سے پاکیشیا کی لیڈر شپ چیف نے چھین کر مجھے دی ہے اور میں جانتی ہوں کہ محمود خان انتہائی کینہ پرور آدمی ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ میرے سفر سے روانہ ہوتے ہی محمود خان کسی خفیہ کال سے میری مخبری کر دے اور اس طرح میں بھی ماری جاؤں اور فائل بھی ہاتھ سے جائے اس لئے میں نے کسی کو بتائے بغیر آخری لمحات میں اصل رافیہ کو گروپ کے ساتھ بھیج دیا اور خود تمہاری بیوی کے میک اپ میں ہنی مون منانے تمہارے ساتھ یہاں پہنچ گئی۔ اب اگر محمود خان مخبری کرے یا کوئی اور چکر چل جائے تب بھی میں بھی محفوظ رہوں گی اور فائل بھی اور اب تو ویسے بھی صرف چند گھنٹوں کے سفر کے بعد ہم ناجتک پہنچ جائیں گے"۔۔۔ فلاور نے آہستہ آواز میں بات کرتے ہوئے رضا کو ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ مادام آپ واقعی بے حد ذہین خاتون ہیں۔ آپ نے مجھے بھی اب سے پہلے اصل حالات نہیں بتائے تھے۔ میں تو اب تک یہی سمجھتا رہا ہوں کہ فائل رافیہ کے پاس ہے اور آپ اس کی نگرانی کر رہی ہیں"۔۔۔ رضا نے کہا۔

"اس لئے نہیں بتائے تھے کہ راستے میں اگر کوئی خاص چیکنگ ہو تو تم گھبرا نہ جاؤ۔ جب تمہیں یہ معلوم ہوگا کہ ہمارے پاس کوئی فائل ہے ہی نہیں تو ظاہر ہے تم نے نارمل رہنا تھا"۔ فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے مادام اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ نے

میرا اصل ہنی مون خراب کر دیا ہے۔ اگر آپ کی جگہ میری بیوی ہوتی تو اس سفر کا واقعی لطف آجاتا۔ آپ سے ہنس کر بولتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کیونکہ آپ بہرحال باس ہیں"۔۔۔ رضا نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے جذبات کو سمجھتی ہوں رضا لیکن تم فکر نہ کرو۔ فائل محفوظ ہاتھوں میں پہنچ جانے دو۔ اس کے بعد تمہیں اس کا اتنا انعام دیا جائے گا کہ تم سب کچھ بھول جاؤ گے"۔۔۔ فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو رضا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"بے حد شکریہ مادام"۔۔۔ رضا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ملٹری کی دو بڑی جیپیں ہوٹل کمپاؤنڈ میں داخل ہوئیں اور سب چونک کر ان جیپوں کو دیکھنے لگے۔ جیپیں احاطے کے اندر رک گئیں اور دونوں جیپوں میں سے مسلح فوجی باہر نکلنے لگے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ رضا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ہو سکتا ہے میرا خدشہ درست ثابت ہو رہا ہو"۔۔۔ فلاور نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فوجیوں نے پورا ہوٹل گھیرے میں لے لیا۔ ان کا افسر ایک کرنل تھا جو دو مسلح فوجیوں سمیت تیزی سے ہوٹل منیجر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ منیجر کے ساتھ باہر آیا۔

"یہ ہے جناب وہ رجسٹر اور اس میں یہ سب سیاح آئے ہیں۔ یہ

سب یہاں موجود ہیں"...... منیجر نے احاطے میں کھڑی چار ویگنوں اور جیپوں میں سے ٹاپ وے ٹریولنگ ایجنسی کی ویگن کی طرف اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ برآمدے میں موجود سیاحوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے جناب"...... برآمدے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے اٹھ کر کرنل اور منیجر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ اس ٹورسٹ گروپ کے لیڈر ہیں مسٹر ہاشم"...... منیجر نے اس نوجوان کا کرنل سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہاشم آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں انہیں یہاں ایک طرف لے آئیں۔ ہم نے ضروری چیکنگ کرنی ہے"...... کرنل نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیکنگ کس بات کی۔ کیوں"...... ہاشم نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو آپ سے کہا جارہا ہے وہ کریں۔ بحث مت کریں"...... کرنل کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"پلیز مسٹر ہاشم فوج سے تعاون ہمارا فرض ہے"...... منیجر نے ہاشم سے مخاطب ہو کر منت بھرے لہجے میں کہا تو ہاشم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کندھے اچکائے اور پھر وہ برآمدے کی طرف مڑ گیا۔

"سب ساتھی یہاں باہر آجائیں"...... ہاشم نے برآمدے میں بیٹھے

ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کرسیوں پر بیٹھی ہوئی چھ عورتیں اور سات مرد اٹھ کر باہر آگئے۔

"مسٹر منیجر ان کے کاغذات کہاں ہیں"...... کرنل نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاغذات میرے پاس موجود ہیں"...... ہاشم نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک پلاسٹک کا لفافہ نکالا اور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل نے لفافہ کھولا اور اس میں سے کاغذات باہر نکالے اور انہیں چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"مس رافیہ جمیل کون ہیں"...... کرنل نے چھ عورتوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ہو"...... ایک لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ ادھر ایک طرف کھڑی ہو جائیں"...... کرنل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاغذات واپس لفافے میں ڈال دیئے۔

"مس رافیہ کو آپ نے کیوں اس طرح علیحدہ کیا ہے"...... ہاشم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مس رافیہ کو میری جیپ میں بٹھا دیا جائے"...... کرنل نے ہاشم کی بات کا جواب دینے کی بجائے فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ تو دو مسلح فوجیوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر رافیہ کو گھیر لیا اور پھر اسے لے کر وہ فوجی جیپ کی طرف بڑھ گئے۔

"مسٹر ہاشم آپ کے ساتھیوں کے کمرے کون سے ہیں۔ ہم نے

انہیں چیک کرنا ہے" کرنل نے کہا۔

"آیئے جناب میں بتاتا ہوں" منیجر نے کہا۔

"آخر بات کیا ہے۔ آپ پہلے کھل کر بتائیں۔ ہم سب انتہائی معزز لوگ ہیں اور سیاحت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہم نہ مجرم ہیں اور غنڈے" ہاشم نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن اختر" کرنل نے مڑ کر ساتھ کھڑے ایک مسلح فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" کیپٹن نے اٹن شن ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہاشم سمیت ان سب افراد کو جو اس ویگن پر سوار تھے ملٹری ہیڈ کوارٹر لے چلو۔ ان کا سامان بھی۔ کوئی چیز پیچھے رہ نہ جائے اور ویگن بھی ساتھ لے جاؤ" کرنل نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" کیپٹن اختر نے ایک بار پھر اٹن شن ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ زیادتی ہے۔ یہ غیر قانونی حرکت ہے"...... ہاشم نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہاشم اب اگر آپ کی زبان سے ایک بھی لفظ نکلا تو آپ کو یہاں گولی بھی ماری جا سکتی ہے سمجھے آپ۔ ہاں اگر آپ نے تعاون کیا تو ہم آپ کی اور آپ کے سامان کی اور ویگن کی مکمل تلاشی لے کر آپ سب کو یہاں واپس پہنچا دیں گے"...... کرنل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ہاشم ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان

سب عورتوں اور مردوں کو اس ویگن میں بٹھا کر اور ان کا سامان بھی ویگن میں رکھ کر ویگن کو فوج اپنے ساتھ لے گئی۔ جب کہ رافیہ کو کرنل کی جیپ میں بٹھایا گیا تھا اور فوج کے جانے کے بعد ہوٹل میں موجود سب افراد اس معاملے پر ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف ہو گئے۔

"تم نے دیکھا رچرڈ اوہ سوری رضا میرا خدشہ کس قدر درست نکلا ہے"...... فلاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام جب رافیہ سے کچھ برآمد نہیں ہوگا تو پھر کہیں وہ واپس آ کر یہاں سب کی تلاشی نہ لے لیں"...... رضا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو یہاں سے بھی انہیں کچھ نہیں ملے گا۔ رافیہ کے کاغذات بھی اصل ہیں اور رافیہ بھی اصل ہے اس لئے وہ اسے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے"...... فلاور نے کہا۔

"لیکن اگر آپ کا میک اپ چیک کیا گیا تو"...... رضا نے کہا۔

"دنیا کا کوئی میک اپ واشر میرا میک اپ چیک نہیں کر سکتا اس لئے میں بھی اصل ہوں اور تم بھی۔ ہمارے کاغذات بھی درست ہیں اور ہماری شادی بھی پچھلے ہفتے ہوئی ہے۔ تمہارے خاندان کے سب افراد کو معلوم ہے کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون منانے شمالی علاقوں میں گئے ہو۔ صرف فرق اتنا ہے کہ تمہاری بیوی کی جگہ میں نے لے لی ہے اور تمہاری بیوی ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے گھبرانے کی

ضرورت نہیں ہے"...... فلاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور رضا نے اثبات میں سرہلادیا۔

"لیکن مادام کیا ہم فوری طور پر ناجنگ روانہ نہیں ہو سکتے"۔ رضا نے کہا وہ باوجود فلاور کے تسلی دینے کے خاصا گھبرایا ہوا تھا۔

"نہیں یہاں کوئی ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ صبح اطمینان سے چلیں گے"...... فلاور نے کہا اور رضا نے اثبات میں سرہلادیا۔

عمران نے کار دانش منزل کے احاطے میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آپریشن روم میں موجود بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کو اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر اکرام بول رہا ہوں سیکرٹری دفاع"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر حکم فرمایئے سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شمالی علاقوں میں خاص طور پر شوگران کی سرحد کے قریب پاکیشیا کی کوئی فوجی چھاؤنی موجود ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر چکاس کے قریب چھاؤنی بھی ہے اور ملٹری ہیڈ کوارٹر بھی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں معلوم کر کے بتاتا ہوں سر ایک منٹ ہولڈ کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد سیکرٹری کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر چکاس ملٹری چھاؤنی اور ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل دانش ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل۔ کیا مطلب۔ چھاؤنی اور ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل کیسے ہو سکتا ہے۔ کسی بڑے عہدے دار کو ہونا چاہئے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر شمالی پہاڑی علاقوں میں ملٹری کا سیٹ اپ ایسا ہے کہ وہاں

سب سے بڑا عہدہ کرنل کا ہی ہوتا ہے"...... سیکرٹری اکرام نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سیکرٹری نے فریکونسی بتا دی شاید اس نے کسی فائل سے اسے پڑھا تھا یا انٹرکام پر کسی سے پوچھا ہوگا اس سے چند لمحے خاموشی طاری رہی تھی۔

"آپ کرنل دانش کو میرے متعلق بریف کر دیں۔ میں اس سے ایک انتہائی اہم کام لینا چاہتا ہوں۔ اسے کہہ دیں کہ وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ میرے احکامات کی تعمیل کرے۔ میں دس منٹ بعد اسے کال کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب آپ بے حد سنجیدہ ہیں"...... بلیک زیرو نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

"فائل کا پتہ لگ گیا ہے۔ اب اسے برآمد کرانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر پروفیسر فضل حسین کی رہائش گاہ پر جولیا سمیت جانے سے لے کر اب محمود خان سے ہونے والی پوچھ گچھ سمیت ساری بات مختصر طور پر بتا دی۔

"اوہ کہیں وہ ناجتگ پہنچ نہ گئی ہو"...... بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتی۔ میرا خیال ہے ان کی ویگن چ ں کے آس پاس ہی ہو گی بہرحال دیکھو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مختصر کہا۔

"سر میں نے وزارت دفاع کے ریکارڈ روم سے اڑائی جانے والی فائل کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے جولیا کی پرجوش آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ فائل گریٹ لینڈ سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری فلاور نے اڑائی ہے اور وہ اسے لے کر سیاحوں کے ایک گروپ کے ساتھ شمالی علاقوں کی طرف گئی ہے۔ وہ مقامی لڑکی کے میک اپ میں ہے جناب میں نے پوری تفصیل معلوم کر لی ہے"...... جولیا نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں نے تفصیل پوچھی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری رابرٹ سے ملنے سے لے کر

کلب کے مینجر آسٹن سے کی جانے والی پوچھ گچھ سمیت سب باتیں تفصیل سے سنا دیں۔

"یہ معلومات عمران نے ایک اور رخ پر تحقیقات کر کے حاصل کی ہیں۔ اس نے فلاور کے ساتھی محمود خان کو تلاش کر کے اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں اور تمہارے فون آنے سے تھوڑی دیر قبل اس نے مجھے رپورٹ دی ہے لیکن تمہاری اور عمران کی رپورٹ میں ایک خاص فرق موجود ہے۔ عمران کی رپورٹ کے مطابق فلاور رافیہ کے میک اپ میں کل صبح روانہ ہوئی ہے لیکن تمہاری رپورٹ کے مطابق فلاور کل سارا دن مینجر آسٹن کے ساتھ رہی ہے اور آج صبح روانہ ہوئی ہے اور یہ انتہائی اہم فرق ہے بہرحال تم فلیٹ پر رہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں عمران کے ساتھ تمہیں ہنگامی طور پر شمالی علاقوں میں بھیج دوں۔ فی الحال میں نے شمالی علاقوں میں موجود منڈی کی مدد سے انہیں گرفتار کرنے کی پلاننگ کی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی اہم فرق ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور میں سوچ رہا ہوں کہ اس فلاور نے یقیناً کوئی ایسا چکر چلایا ہے کہ جس کا علم شاید محمود خان کو بھی نہ ہو۔ بہرحال پہلے چیکنگ ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈانش کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو اوور"...... عمران نے بغیر کوئی نام لئے کال دینا شروع کر دی۔

"یس ملٹری ہیڈ کوارٹر چیکاس اوور"......چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو سپیکنگ۔ کرنل دانش سے بات کراؤ۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر کرنل دانش بول رہا ہوں سر اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کرنل دانش ایک غیر ملکی ایجنٹ جس کا اصل نام فلاور ہے۔ ایک مقامی لڑکی جس کا نام رافیہ ہے کے میک اپ میں ٹاپ وے ٹریولنگ ایجنسی کی ویگن مین دوسرے سیاحوں کے ساتھ شمالی علاقوں میں سفر کرتی ہوئی ناجنگ کی طرف جا رہی ہے۔ اس کے پاس انتہائی اہم سرکاری فائل ہے۔ آپ فوری طور پر اپنی گاڑیاں ناجنگ جانے والی شاہراہ پر پھیلا دیں اور اس ایجنسی کی ویگن جہاں بھی موجود ہو وہاں اسے روکیں اور ان سب سیاحوں کو ان کے سامان سمیت ملٹری ہیڈ کوارٹر میں لے آئیں اور سامان چیک کر کے فائل تلاش کریں۔ کیا آپ سمجھ رہیں اوور"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ویگن کے بارے میں کوئی دیگر تفصیلات اگر مل جائیں تو بہتر ہیں کیونکہ موجودہ سیزن میں تو ناجنگ جانے والی شاہراہ پر بے شمار ٹورسٹ ویگنیں چلتی رہتی ہیں اوور"...... کرنل دانش نے کہا تو عمران نے اسے ویگن نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے سر اب آپ بے فکر رہیں اب میں انہیں چیک کر لوں گا اوور"...... کرنل دانش نے کہا۔

"فریکونسی نوٹ کر لیں اور مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد رپورٹ دیں کہ آپ نے اس بارے میں کیا کیا ہے۔ سب سے پہلے آپ نے ناجنگ میں داخل ہونے والے راستے پر چیکنگ کرنی ہے اور پھر سڑک پر راستے میں جس قدر بھی ٹورسٹ ہوٹل آئیں ان سب کی چیکنگ ہونی چاہئے۔ یہ سب کام آپ نے بیک وقت کرنے ہیں اور جیسے ہی یہ ویگن دستیاب ہو آپ نے اس میں ایک مقامی لڑکی رافیہ کو باقی سے علیحدہ کر کے کڑی نگرانی میں رکھنا ہے۔ البتہ اس کے باقی ساتھیوں کو بھی آپ ان کے سامان اور ویگن سمیت ہیڈ کوارٹر میں لے آئیں گے۔ یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے اوور"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دانش منزل کی اپنی سپیشل فریکونسی بھی بتا دی۔

"یس سر احکامات کی تعمیل ہو گی سر اوور"...... دوسری طرف سے کرنل دانش نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سپیشل فریکونسی والا ٹرانسمیٹر الماری سے نکال کر آن کر دو"۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سیکرٹری سے بات کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سیکرٹری اکرام اللہ بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کرنل دانش کو ضروری احکامات دے دیئے گئے ہیں لیکن میں وہاں فوری طور پر اپنے خصوصی نمائندے کو بھجوانا چاہتا ہوں۔ اس نمائندے کا نام علی عمران ہے۔ آپ ملٹری ایئرپورٹ پر کسی انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو تیار رکھیں۔ پائلٹ کو سمجھا دیں کہ اس نے میرے نمائندے اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کرنل دانش کے ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے اور کرنل دانش کو بھی بریف کر دیں کہ وہ میرے نمائندے علی عمران کے احکامات کی مکمل اور فوری تعمیل کرے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کتنے افراد جائیں گے سر تاکہ ان کی تعداد کے مطابق ہیلی کاپٹر کا انتخاب کیا جاسکے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چار افراد جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا

اور عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر اور تنویر کو کال کر کے فوراً ملٹری ایئرپورٹ پہنچنے کے احکامات دے دو۔ عمران تمہارے پاس آرہا ہے۔ تم نے اس کے ساتھ ملٹری ایئرپورٹ پہنچنا ہے جہاں عمران تمہارے صفدر اور تنویر کے ساتھ میرے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے شمالی علاقوں میں واقع ملٹری ہیڈ کوارٹر ملٹری کے ہیلی کاپٹر میں جائے گا تاکہ فلادر کو چیک کر کے اس سے فائل حاصل کی جائے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں لیبارٹری سے ٹو ایس سر میک اپ واشر بھی لے لوں اور زیرو تھری ٹرانسمیٹر بھی۔ ہو سکتا ہے فلادر نے پھر ویسا ہی خصوصی میک اپ کیا ہوا ہو جیسا اس نے واردات کے وقت کیا ہوا تھا۔ اس کے لئے ٹو ایس سر میک اپ واشر ضروری ہے اور میری عدم موجودگی میں جیسے ہی کرنل دانش کی سپیشل ٹرانسمیٹر پر رپورٹ آئے تم اسے زیرو تھری فریکوئنسی دے کر کہہ دینا کہ وہ مجھے براہ راست رپورٹ دے

دے"...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک زیرو نے جو احتراماً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران جولیا صفدر اور تنویر کے ہمراہ فوجی ہیلی کاپٹر میں سوار شمالی علاقوں کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ کی عقبی سیٹ پر تنویر اور جولیا بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان سے عقبی سیٹ پر صفدر اور عمران موجود تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر تنویر کو جولیا کے ساتھ بٹھایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا نے جس جوش و خروش سے اسے بطور چیف اپنا کارنامہ سنانا شروع کیا تھا اس کے جواب میں جب اس نے بطور چیف اسے بتایا کہ اس سے پہلے عمران سراغ لگا چکا ہے تو جولیا لامحالہ اس کے خلاف غصے سے بھری ہوئی ہو گی اور ایئر پورٹ پر اس نے جولیا کی نظروں میں اپنے لئے غصہ محسوس بھی کر لیا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر تنویر کو اس کے ساتھ بٹھایا تھا اور تنویر کو تو خدا ایسا موقع دے۔ البتہ جولیا نے شاید جان بوجھ کر کوئی بات نہ کی تھی۔

" عمران صاحب آپ نے فلاور کا کیسے سراغ لگا لیا"...... اچانک صفدر نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فلاور یعنی پھول کا سراغ خوشبو سے ہی لگایا جاتا ہے۔ بشرطیکہ سراغ لگانے والی کی قوت شامہ یعنی سونگھنے کی حس تیز ہو۔ ورنہ تو یہاں ایسے بھی لوگ ہیں جو فلاور کے ساتھ بھی بیٹھے ہوں تب بھی

ٹھس بیٹھے رہ جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم بھنورے کو کیا کہو گے جو ہر نئے پھول کی طرف لپکتا ہے"۔ تنویر نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" خوش قسمت۔ کیونکہ پھولوں کی خوشبو تو قدرت کا تحفہ ہوتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" خاموش بیٹھو یہ جگہ ہے ایسے گھٹیا مذاق کرنے کی"...... یکلخت جولیا نے مڑ کر عمران کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے سن لیا تنویر جگہ کی بھی اہمیت ہوتی ہے"...... عمران نے تنویر کے جولیا کے ساتھ بیٹھے ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب میں نے مس فلاور کے بارے میں پوچھا تھا"۔ صفدر نے جلدی سے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ صورتحال زیادہ بگڑ بھی سکتی ہے۔

" فلاور تو بہرحال فلاور ہی ہوتا ہے چاہے مس ہو یا مسٹر۔ کیوں مس جولیا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو نہ صرف عمران کے ساتھی بلکہ پائلٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور زیرو تھری ٹرانسمیٹر نکال لیا سیٹی کی آواز اس میں سے نکل رہی تھی عمران سمجھ گیا کہ کرنل

دانش نے رپورٹ بلیک زیرو کو دینے کے لئے کال کیا ہوگا جسے بلیک زیرو نے عمران کی ہدایت پر زیرو تھری پر دینے کا کہہ دیا ہوگا۔

"کرنل دانش کمانڈر ملٹری ہیڈ کوارٹر چپاس کالنگ اوور"۔ عمران کے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہی ہیلی کاپٹر میں کرنل دانش کی آواز گونج اٹھی۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو کرنل اوور"...... عمران نے جواب د

"چیف آف سیکرٹ سروس کو میں نے ان کے حکم کے مطابق رپورٹ دینے کے لئے کال کیا تھا لیکن انہوں نے یہ فریکونسی دے کر مجھے ہدایت کی ہے کہ رپورٹ ان کے نمائندہ خصوصی یعنی آپ کو دی جائے اس لئے میں آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"...... کرنل دانش نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ تمہیدی باتیں ختم کریں اور رپورٹ دیں اوور"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ چیف صاحب کا حکم ملتے ہی میں نے ناجتگ جانے والی پوری شاہراہ کی چیکنگ شروع کی تو مجھے رپورٹ ملی کہ چپاس کے ہوٹل نادر میں ہماری مطلوبہ ویگن موجود ہے۔ چنانچہ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ خود وہاں گیا۔ ویگن وہاں موجود تھی اس میں چھ مقامی عورتیں اور آٹھ مقامی مرد سیاح سوار ہو کر ہوٹل میں آئے تھے جن میں رافیہ نام کی لڑکی بھی تھی احکامات کے مطابق میں نے رافیہ

کو ان سے علیحدہ کر کے اپنی جیپ میں بٹھایا اور باقی افراد کو ان سب کے سامان سمیت ویگن میں سوار کرایا اور ویگن سمیت ان سب افراد کو ملٹری ہیڈ کوارٹر میں لے آیا۔ یہاں آکر میں نے تمام سامان کی مکمل تلاشی لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان مردوں کی بھی مکمل تلاشی لی گئی ہے اور خواتین کی مدد سے رافیہ اور ان عورتوں کی بھی تفصیلی تلاشی لی گئی ہے لیکن ان کے سامان سے کوئی فائل برآمد نہیں ہوئی اوور"۔ کرنل دانش نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویگن کی تلاشی لی ہے یا نہیں اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ویگن کی تلاشی نو سر اوہ۔ سوری سر۔ اس کا تو ہمیں خیال بھی نہیں آیا تھا اوور"...... کرنل دانش نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہم فوجی ہیلی کاپٹر میں آپ کے پاس ہی آ رہے ہیں۔ آپ ہمارے پہنچنے تک ان سب لوگوں کی کڑی نگرانی کریں اور اسی دوران ویگن کی بھی مکمل تلاشی لیں اوور"...... عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کرنل دانش نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"وہ فائل لازماً اس رافیہ کے پاس ہو گی اور کہاں جا سکتی ہے"......جولیا نے کہا۔

"فلاور جو رافیہ بنی ہوئی ہے۔ خاصی ہوشیار اور مین ایجنٹ ہے یقیناً اس نے اس فائل کو چھپانے کے لئے کوئی خاص طریقہ استعمال کیا ہوگا"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"میں اس کی رگوں سے بھی فائل نکال لوں گی۔ میں اس کا وہ حشر کروں گی کہ دنیا اس سے عبرت لے گی۔ تم مجھے وہاں پہنچنے تو دو"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تم نے جس طرح رابرٹ اور پھر آسٹن کے ذریعے اس کا سراغ لگایا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف واقعی سفارش کا قائل نہیں ہے وہ درست آدمی کو ہی حکم دیتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیف نے کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ یہ کام میں نے از خود کیا ہے کیونکہ اس فلاور نے مجھے درمیان میں ڈال کر میری نظر میں ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ اگر چیف کو مجھ پر اعتماد نہ ہوتا تو میں اس پراسرار اور گہری سازش کا یقیناً شکار ہو جاتی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"میں تو چیف کے تم پر اندھے اعتماد پر حیران ہوں اس قدر اعتماد تو انسان اپنے آپ پر بھی نہیں کیا کرتا۔ اب دیکھو تنویر جیسا آدمی بھی شک میں پڑ گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ہی معذرت کر چکا ہوں اور مس جولیا اپنی اعلیٰ ظرفی کی بنا پر مجھے معاف بھی کر چکی ہیں۔ تم پھر اس موضوع کو چھیڑ کر مجھے خراب کرنا چاہتے ہو"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے معاف کر دیا تھا تنویر کہ تم نے جذبہ حب الوطنی کی بنا پر مجھ سے اس قسم کا رویہ اختیار کیا تھا لیکن اس سے مجھے بہر حال اتنا ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں مجھ پر وہ اعتماد نہیں ہے جو چیف کو ہے۔ ورنہ چیف تم سے کم محب وطن نہیں ہے" جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب میں چیف کا تو مقابلہ نہیں کر سکتا مس جولیا وہ تو نجانے کس مٹی کا بنا ہوا ہے"...... تنویر نے اپنا بچاؤ کرنے کی خاطر دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"صاحب ملٹری ہیڈ کوارٹر قریب آ گیا ہے"...... اچانک پائلٹ نے کہا تو وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر پرواز کر رہا تھا نیچے ہر طرف سرسبز و شاداب پہاڑی علاقہ پھیلا ہوا تھا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے مسلسل سفر کے بعد پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کی اور اسے نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک خاصے وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی فوجی چھاؤنی کے درمیان بنے ہوئے مخصوص ہیلی پیڈ پر جا کر اتر گیا۔ یہ چھاؤنی پہاڑوں کے درمیان ایک مسطح وادی میں بنائی گئی تھی۔ اس کے چاروں طرف اونچی پہاڑیاں تھیں اور ان سب پہاڑیوں پر جگہ جگہ واچ ٹاور اور راڈار لگے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے تو ایک کیپٹن تیزی سے آگے بڑھا۔ عمران کے ہاتھ میں ایک بیگ موجود تھا۔

"میرا نام کیپٹن اختر ہے جناب میں سیکنڈ کمانڈر ہوں۔ کرنل صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... کیپٹن نے مؤدبانہ لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویگن کی تلاشی لی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر لیکن اس سے بھی فائل نہیں ملی"...... کیپٹن اختر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ سب کیپٹن اختر کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے جہاں پانچ مقامی عورتیں اور آٹھ مرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر ناراضگی اور بیزاری کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ کمرے کے چاروں طرف مسلح فوجی بڑے چوکنا انداز میں ہاتھوں میں گنیں لئے کھڑے تھے۔ کرنل دانش بھی وہاں موجود تھا۔

"جناب ویگن کی بھی تفصیلی تلاشی لی گئی ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا"...... کرنل دانش نے تعارف کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رافیہ کہاں ہے"...... عمران نے کمرے میں بیٹھی ہوئی عورتوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر علیحدہ کمرے میں ہے۔ جناب"...... کرنل دانش نے کہا۔

"پہلے اس سے ملاقات کراؤ پھر ان سے تفصیلی مذاکرات ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آیئے جناب"...... کرنل دانش نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر اس بڑے کمرے سے ملحقہ ایک اور کمرے میں آگیا۔ یہاں کرسی پر ایک مقامی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ جو حلیہ محمود خان نے بتایا تھا یہ عورت واقعی اسی حلیے میں تھی۔ اس کے چہرے پر بھی البتہ شدید بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آخر آپ لوگ ہماری کب جان چھوڑیں گے آخر ہم نے کیا جرم کیا ہے کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے"...... رافیہ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی تلخ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو تم ہو وہ فلاور جس نے میرا روپ دھار کر فائل اڑائی تھی میں تمہاری ہڈیوں سے بھی فائل نکال لوں گی"...... جولیا نے آگے بڑھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام رافیہ ہے اور مجھے کسی فائل کا کوئی علم نہیں ہے"...... رافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"بولو کہاں ہے فائل بولو"...... جولیا یکلخت اس پر جھپٹ پڑی اور اس نے اس کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑ کر انگوٹھا اس کی شہ رگ پر رکھ کر مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔ جولیا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے اور رافیہ کے حلق سے خرخراہٹ سی نکلنے لگی اس کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا اس نے دونوں ہاتھوں سے جولیا کا بازو پکڑ کر اسے جھٹکے دے کر علیحدہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ بولو کہاں ہے فائل"...... جولیا نے

کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ مس جولیا ایک منٹ"...... عمران نے آگے بڑھ کر تیز لہجے میں کہا تو جولیا ہونٹ بھینچے رافیہ کا گلا چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی لیکن اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ رافیہ نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلنا شروع کر دیا۔

"یہ عورت فلاور نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ کوئی چکر کھیلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہی ہے فلاور۔ یہی حلیہ مجھے آسٹن نے بتایا تھا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں حلیہ تو یہی ہے اور نام بھی لیکن اس عورت کے لاشعوری تاثرات ویسے نہیں ہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ اگر یہ فلاور ہوتی تو سب سے پہلے تمہیں کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑتی اور دوسری بات یہ کہ جب تم نے اسے فلاور کہا تھا تب بھی اس کی آنکھوں میں وہ مخصوص کیفیت ابھر آنی چاہئے تھی جو فلاور ہوتے ہوئے ابھرنی چاہئے تھی لیکن ایسا نہیں ہے۔ بہرحال میں اسی لئے ایک سپیشل میک اپ واشر ساتھ لایا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے نرم لہجے میں جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"صفدر اس میں نو ایس سپر میک اپ واشر ہے۔ اسے کھول کر رافیہ کا میک اپ چیک کرو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بیگ عمران کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک باکس باہر نکالا اور پھر باکس کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک شفاف رنگ کا تہہ شدہ پلاسٹک جیسے میٹریل کا بنا ہوا تھیلا سا باہر نکالا اور پھر اسے مخصوص انداز میں کھولنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر اس شفاف سے تھیلے کو رافیہ کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کی گردن کے نچلے حصے میں سیلڈ کر دیا۔

"اس کے بازو تھام لو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا کرسی کی پشت پر گئی اور اس نے رافیہ کے دونوں بازوؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دبا کر کرسی کے ساتھ جکڑ دیا۔ صفدر نے باکس کے اندر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ یہ میک واشر بیٹری سے کام کرتا تھا اور خصوصی گیس اس کے اندر ہی موجود تھی۔ صفدر نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبائے تو رافیہ کے سر اور چہرے پر چڑھا ہوا شفاف خول کسی غبارے کی طرح پھولنا شروع ہو گیا اور اس کے اندر سرخ رنگ کی گیس بھرنی شروع ہو گئی۔ رافیہ نے بری طرح کسمسانا شروع کر دیا لیکن جولیا نے اس کے بازوؤں کو جکڑا ہوا تھا اس لئے وہ کوئی رد عمل ظاہر نہ کر سکی۔ اب اس شفاف غبارے میں صرف سرخ رنگ ہی نظر آ رہا تھا۔ رافیہ کا چہرہ غائب ہو چکا تھا۔ صفدر باکس پکڑے خاموش کھڑا تھا۔ اس کی نظریں باکس کے اندر لگے ہوئے ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جس پر سوئی آہستہ آہستہ حرکت کرتی

ہوئی دوسری سائیڈ پر موجود نقطے تک جا رہی تھی۔ جب سوئی اس نقطے پر پہنچی تو صفدر نے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے اور گیس تیزی سے غائب ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد رافیہ کے چہرے کے خدوخال نظر آنے لگ گئے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر گردن کے نچلے حصے میں موجود اس تھیلے کی بندش کھولی اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے وہ تھیلا رافیہ کے چہرے اور سر سے اتار لیا۔ جولیا بھی اسے چھوڑ کر سامنے کے رخ پر آ گئی اور رافیہ نے بے اختیار کراہنا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ملنا شروع کر دیا۔ لیکن عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ رافیہ کا چہرہ پہلے جیسا ہی تھا۔

"یہ کوئی خصوصی میک اپ بھی ہو سکتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس جولیا تو ایس سر گیس کے سامنے کوئی میک اپ نہیں ٹھہر سکتا بہرحال آخری چیکنگ بھی کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر خاموش کھڑے کرنل دانش سے مخاطب ہو گیا۔

"کرنل دانش"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل دانش نے چونک کر کہا۔

"گرم پانی کی بوتل۔ بھاپ کی بوتل اور انتہائی یخ پانی کی بوتلیں منگواؤ"...... عمران نے کہا تو کرنل دانش نے ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن اختر کو حکم دے دیا اور کیپٹن اختر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر

چلا گیا۔

"صفدر تم باری باری ان تینوں چیزوں سے اس کا منہ دھلواؤ۔ میں اس دوران ان کا سامان چیک کر لوں"...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر کرنل دانش کو ساتھ لے کر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔ سامان ایک علیحدہ کمرے میں موجود تھا۔

"رافیہ کا بیگ کون سا ہے"...... عمران نے کرنل دانش سے پوچھا تو کرنل دانش نے سرخ رنگ کے ایک بیگ کی طرف اشارہ کر دیا جو ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ عمران نے بیگ اٹھایا اس پر رافیہ کے نام کا کارڈ بھی لگا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں اس کی چیکنگ شروع کر دی لیکن بیگ میں واقعی اس کے مطلب کی کوئی چیز نہ تھی۔ عمران نے اس کے بعد دوسرا سامان چیک کیا لیکن یہ کارروائی بھی بے سود رہی۔

"ویگن کو کس طرح چیک کیا ہے آپ نے"...... عمران نے کرنل دانش سے پوچھا۔

"آیئے میں آپ کو دکھاؤں"...... کرنل دانش نے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر ایک بڑے گیراج نما کمرے میں آ گیا۔ جس میں ٹاپ دے ٹریولنگ ایجنسی کی ویگن موجود تھی۔ اور واقعی اس کا ایک ایک حصہ ادھیڑ دیا گیا تھا حتیٰ کہ سیٹوں کو بھی پھاڑ کر دیکھا گیا تھا۔ عمران نے اپنے طور پر جائزہ لیا۔ اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ مڑ گیا۔

"آیئے اس میں واقعی ہماری مطلوبہ فائل نہیں ہے" ...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ جب اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں رافیہ موجود تھی تو عمران نے دیکھا کہ رافیہ اسی چہرے کے ساتھ موجود تھی۔

"یہ میک اپ میں نہیں ہے عمران صاحب" .... صفدر نے کہا۔

"ہاں اب مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ یہ اصل رافیہ ہے لیکن پھر وہ فلاور کہاں ہے۔ اب یہ خود بتائے گی" ...... جولیا نے کہا۔

"بالکل اب یہ خود بتائے گی کہ فلاور کہاں ہے کیونکہ اس کی موجودگی کا مطلب یہی ہے کہ فلاور نے عین آخری لمحات میں اسے بھیج دیا ہے اور خود وہ کسی اور میک اپ میں یہاں آئی ہے" ...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم تم لوگ خواہ مخواہ مجھ پر ظلم کر رہے ہو"۔ رافیہ نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"صفدر بڑے کمرے میں موجود تمام عورتوں کے چہروں کو اپنے میک اپ واشر سے واش کرو۔ تب تک میں اس رافیہ سے پوچھ گچھ کرتا ہوں" ...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"کیپٹن اختر تم صفدر صاحب کے ساتھ جاؤ اور کارروائی مکمل کراؤ" ...... کرنل دانش نے کہا اور کیپٹن اختر صفدر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر میں گندھک کے تیزاب کی بوتل تو مل جائے گی" ...... عمران نے کرنل دانش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر مل جائے گی مگر" .... کرنل دانش نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کے مگر کا جواب یہ ہے کہ یہ تیزاب میں اس محترمہ رافیہ کے چہرے پر انڈیلنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے شرافت سے میرے سوالوں کے جواب نہیں دینے" ... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں ایسا مت کرو۔ ایسا مت کرو۔ میرا چہرہ مت بگاڑو" ...... یکلخت رافیہ نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا۔

"ایسا صرف اس صورت میں نہیں ہو سکتا کہ تم سچ بتا دو کہ فلاور کہاں ہے اور کس روپ میں ہے ورنہ تمہارا چہرہ تو کیا تمہارے پورے جسم پر تیزاب ڈالا جا سکتا ہے اور پھر تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ تمہاری باقی زندگی کس عذاب میں گزرے گی" ...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"نہیں تم ایسا مت کرو میں جو کچھ جانتی ہوں سب بتا دیتی ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ میں ایک کاروباری ادارے سافٹ کارپوریشن میں منیجنگ ڈائریکٹر کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔ مجھے ادارے کے مالک اور چیئرمین محمود خان نے اپنی کوٹھی پر طلب کیا۔ وہاں انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھ سے ایک خاص کام لینا چاہتے ہیں اور

اس کا مجھے بھاری معاوضہ دیا جائے گا۔ میرے کام پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک غیر ملکی عورت میرے روپ میں سیاحوں کے ایک گروپ کے ساتھ ناجنگ جانا چاہتی ہے۔ چیئرمین نے کہا کہ میرا قدوقامت اور جسامت اس غیر ملکی عورت سے بہت ملتی ہے اس لئے میرا انتخاب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غیر ملکی عورت ان کے فارن آفس میں ملازم ہے اور وہ اس کے ذریعے اس طریقے سے اپنا ایک انتہائی اہم بزنس سیکرٹ ناجنگ بھجوانا چاہتے ہیں لیکن ان کے کاروباری دشمن یہ بزنس سیکرٹ حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ اگر یہ بزنس سیکرٹ ان کے ہاتھ لگ گیا تو انہیں کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے کچھ نہیں کرنا صرف ایک ہفتے تک ایک مکان میں بند رہنا ہے۔ وہاں سے میں باہر نہ جا سکوں گی لیکن وہاں مجھے ہر آسائش مہیا کی جائے گی اور اس کے معاوضے میں مجھے بھاری رقم بھی دی جائے گی۔ میں تیار ہو گئی اور پھر چیئرمین نے ایک آدمی کے ساتھ مجھے ایک کالونی کی کوٹھی میں بھیج دیا جہاں ایک غیر ملکی عورت موجود تھی۔ اس عورت نے مجھے سامنے بٹھا کر اپنے چہرے پر میرا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس عورت نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے آپ پر میرا چہرہ لگا لیا تھا یہ میک اپ اس قدر مکمل تھا کہ میری اپنی آنکھیں بھی دھوکہ کھا رہی تھیں۔ پھر چیئرمین صاحب خود بھی وہاں آگئے انہوں نے اس عورت کو فلاور کے نام سے ہی پکارا تھا انہوں نے بھی اس کے میک اپ کی

تعریف کی۔ اس کے بعد وہ عورت چلی گئی اور چیئرمین صاحب بھی چلے گئے مجھے کوٹھی میں بند کر دیا گیا لیکن وہاں مجھے ہر آرام و آسائش مہیا کیا گیا۔ دو ملازم وہاں البتہ رہ گئے۔ پھر اچانک میرے روپ میں وہی عورت کوٹھی میں آئی اور اس نے مجھے کہا کہ پلاننگ بدل دی گئی ہے اب میں کوٹھی میں بند رہنے کی بجائے ٹورسٹ بن کر ٹورسٹ گروپ کے ساتھ ناجنگ جاؤں گی۔ جب کہ وہ مجھ سے علیحدہ رہ کر ناجنگ جائے گی اور میں نے کسی کو یہ احساس نہیں ہونے دینا کہ میں اصل ہوں بلکہ میں نے ایسے انداز میں رہنا ہے۔ جیسے میں غیر ملکی عورت ہوں اور مجھ پر مقامی میک اپ کیا گیا ہے۔ اس عورت نے مجھے بہت تفصیل سے یہ سب کچھ سمجھایا۔ پھر وہ مجھے کار میں بٹھا کر ایک اور کوٹھی میں لے گئی۔ وہاں سے ایک آدمی مجھے لے کر ناپ وے ٹریولنگ ایجنسی کے دفتر لے گیا۔ جہاں ایک ویگن سفر کے لئے تیار تھی۔ مجھے اس میں سوار کر دیا گیا اور پھر ویگن چل پڑی میں نے ہدایت کے مطابق ایسا انداز اختیار کیا جیسے میں دراصل غیر ملکی عورت ہوں۔ پھر ہم یہاں نادر ہوٹل پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد کرنل صاحب اور فوجی آگئے اور ہم سب کو یہاں لے آئے بس یہ ہے ساری بات ...... رافیہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ رافیہ کے لہجے سے ہی اندازہ لگا چکا تھا کہ رافیہ جو کچھ کہہ رہی ہے وہ سچ ہے۔ فلاور نے واقعی انتہائی ذہانت سے آخری لمحے میں پلاننگ بدل دی تھی۔ اور اس نے پلاننگ میں اس تبدیلی کی خبر محمود

خان کو بھی نہ ہونے دی تھی۔اسی لئے صفدر واپس کمرے میں داخل ہوا۔

"بڑے کمرے میں موجود تمام عورتیں اصل چہروں میں ہیں"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرنل صاحب ان سب کو معذرت کر کے واپس بھجوا دیجئے"۔ عمران نے کرنل سے کہا اور کرنل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں انتہائی ذہانت سے احمق بنایا گیا ہے۔ہو سکتا ہے فلاور رافیہ کو بھیج کر خود وہیں درالحکومت میں ہی رہ گئی ہو اور فائل اس نے کسی اور ذریعے سے بھیج دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے روپ میں ناجنگ پہنچ بھی چکی ہو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔وہ اب مڑ کر کمرے سے باہر آگیا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے چیف سے بات کرنی پڑے گی تاکہ وہ دوسرے ممبرز کو الرٹ کر دے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب کرنل دانش کے ساتھ اس کے دفتر میں آگئے۔کرنل دانش انہیں دفتر میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔عمران نے جیب سے زیرو تھری ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا

شروع کر دی۔

"یس ایکسٹو اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر ہمارا مشن ناکام رہا ہے۔رافیہ کو ہر طرح سے چیک کر لیا گیا ہے وہ اصل ہے اور فلاور یا تو کسی اور روپ میں ناجنگ گئی ہے یا پھر وہ دارالحکومت میں ہی رہ گئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اب فائل سمیت ملک سے نکلنے کی کوشش کرے۔آپ ممبرز کو الرٹ کر دیں اوور"۔ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن فلاور کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ تم نے اور جولیا نے اس کی اس پلاننگ کا سراغ لگا لیا ہے۔اس نے یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہو گا اور وہ لازماً کسی اور میک اپ میں اس گروپ سے ہٹ کر لیکن ان کے ساتھ سفر کر رہی ہو گی۔تم اسے وہیں چیک کرو اوور"...... چیف نے کہا۔

"اوہ یس سر واقعی آپ کی بات درست ہے۔مجھے اس پوائنٹ کا خیال نہ آیا تھا۔ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کی فکر مت کرو میں نے پہلے ہی ممبرز کو ہر طرح سے الرٹ کیا ہوا ہے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ شخص واقعی خطرناک حد تک ذہین ہے۔یہ پوائنٹ واقعی

میرے ذہن میں بھی نہ آیا تھا"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت اپنے چیف کے لئے فخریہ تاثرات ابھر آئے تھے جیسے ذہانت کا مظاہرہ چیف نے نہیں انہوں نے خود کیا ہو۔

"تم چیف کو کیا سمجھتے ہو۔ اگر وہ ذہین نہ ہوتا تو اتنی بڑی سیٹ کس طرح سنبھال سکتا"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"عام طور پر تو چیف تنویر جتنی ذہانت کا ہی مظاہرہ کرتا ہے لیکن کبھی کبھی وہ میری ذہانت کے ادنیٰ پیمانے پر پہنچ ہی جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اب بولو اس فلاور کو کیسے تلاش کیا جائے"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سچ پوچھو تو میرا دل کہہ رہا ہے کہ تمہارا چہرہ بھی چیک کرا لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لیکن اسی لمحے کرنل دانش دفتر میں داخل ہوا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اگر کرنل دانش اچانک نہ آجاتا تو وہ عمران کے گلے پڑ چکی ہوتی۔

"تمام سیاحوں کو واپس بھجوا دیا گیا ہے جناب اب کیا حکم ہے"...... کرنل دانش نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کسی اور جگہ بھی چیکنگ کرا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی پہلے تو ناجنگ تک چیکنگ کرائی تھی لیکن جب مطلوبہ ویگن مل گئی تو میں نے چیکنگ ختم کرا دی"...... کرنل دانش نے جواب دیا۔ وہ کم گو اور رکھ رکھاؤ والا آدمی لگتا تھا اس لئے کم بولتا تھا اور جب بولتا تھا تو بھی صرف ضرورت کے الفاظ تک ہی محدود رہتا تھا۔

"یہ ویگن آپ نے نادر ہوٹل میں چیک کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... کرنل دانش نے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں کہ کسی ہیلی کاپٹر کی مدد سے مجھے اور میرے ایک ساتھی کو فوری طور پر ناجنگ سرحد پر پہنچا دیں اور وہاں موجود عملے کو ہدایت بھی کر دیں کہ وہ ہمارے احکامات کی تعمیل کریں۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ناجنگ میں داخل ہونے والی ہر عورت کا میک اپ چیک کریں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا ضروری ہے کہ فائل عورت کے ذریعے ہی ناجنگ بھیجی جائے ہو سکتا ہے کہ فلاور نے کسی مرد کو فائل دے کر بھیج دیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن جہاں تک میں نے فلاور کے کردار کو ریڈ کیا ہے اور جس طرح اس نے عین آخری لمحات میں رافیہ والی پلاننگ تبدیل کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس معاملے میں کسی

پر اعتماد کرنے والی عورت نہیں ہے۔ وہ لامحالہ خود اسے ناجنگ لے جانے کی کوشش کرے گی۔ اب ہمارے پاس کوئی واضح کلیو تو رہا نہیں اس لئے خاموش ہو کر بیٹھے رہنے سے تو بہتر ہے کہ ہم اندھیرے میں ہی ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں شاید کوئی تیر نشانے پر بیٹھ جائے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں دو گروپوں کی صورت میں کام کرنا چاہئے ایک گروپ تو ناجنگ کی سرحد پر چیکنگ کرے اور دوسرا یہاں سے بائی روڈ ناجنگ جانے والے راستے میں موجود ہوٹلوں۔ ریسٹ ہاؤس اور ایسے ہی دوسرے سپاٹس پر موجود سیاح عورتوں کو چیک کرتا ہوا آگے ناجنگ پہنچے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فلاور نے وہاں سرحد پر کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو کہ اسے چیکنگ کی اطلاع مل جائے اور وہ آگے بڑھنے کی بجائے کسی ہوٹل میں ہی رہ پڑے تاکہ ہم تھک کر اور مایوس ہو کر جب واپس چلے جائیں تب وہ اطمینان سے سرحد پار کر جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"گڈ یہ بہتر اور اچھا آئیڈیا ہے۔ ایک محاورہ ہے ولی را ولی می شناسد یعنی ایک ولی دوسرے ولی کو پہچانتا ہے۔ اس طرح ایک عورت ہی دوسری عورت کو پہچان سکتی ہے۔ اس لئے جولیا اور صفدر بائی روڈ ناجنگ پہنچیں گے جب کہ تنویر میرے ساتھ ناجنگ پہنچ کر چیکنگ کرے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر کا بے اختیار منہ بن گیا۔

"میں مس جولیا کے ساتھ جاؤں گا۔ تم صفدر کو اپنے ساتھ لے

جاؤ"...... تنویر سے شاید رہا نہ گیا تو وہ بول پڑا۔

"نہیں اگر تم جولیا کے ساتھ ہوئے اور فلاور تم سے ٹکرا گئی تو پھر جولیا پہلے ہی اس کے معاملے میں جذباتی ہو رہی ہے اور تم ویسے ہی پھولوں کے بارے میں بہت جذباتی آدمی ہو۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ فلاور تمہارے جذباتی پن کی بھینٹ چڑھ جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عورت کو واقعی زندہ رہنے کا حق نہیں ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"زندہ رہنے کا حق اسے ہے یا نہیں اس کا فیصلہ تو بہرحال عدالت ہی کرے گی البتہ اس سے فائل حاصل کرنے کا حق ہمیں ضرور حاصل ہے اور اس حق کے حصول کے لئے اس کا زندہ رہنا بے حد ضرورت ہے ہو سکتا ہے اس نے فائل کہیں چھپا رکھی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران درست کہہ رہا ہے۔ صفدر میرے ساتھ جائے گا"۔ جولیا نے کہا اور تنویر اس بار خاموش رہا۔

"کرنل دانش یہاں کوئی پرائیویٹ جیپ بھی مل سکتی ہے مطلب ہے فوجی جیپ نہ ہو"...... عمران نے کرنل دانش سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"جی بالکل مل سکتی ہے۔ میرے پاس تو اپنی پرائیویٹ جیپ موجود ہے"...... کرنل دانش نے جواب دیا۔

"نہیں تمہاری جیپ کو یہاں کے لوگ اچھی طرح پہچانتے ہوں گے کوئی دوسری جیپ مل جائے تو بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کی ایک سیاحتی کمپنی جیپیں سیاحوں کو کرایہ پر دیتی ہے وہاں سے منگوائی جا سکتی ہے"...... کرنل دانش نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ جیپ منگوا کر مس جولیا اور صفدر کے حوالے کر دیں اور میرے اور تنویر کے لئے ہیلی کاپٹر تیار کر دیں تاکہ ہم ناجنگ کی سرحد پر پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا تو کرنل دانش نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

فلاور بڑے مطمئن انداز میں ہوٹل کی سب سے اوپر والی منزل پر بنی ہوئی ریلنگ کے قریب کرسی پر بیٹھی ہوئی دور تک پھیلے ہوئے انتہائی خوبصورت نظاروں کو دیکھنے میں مگن تھی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے رضا نیچے گیا ہوا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ کوئی رسالہ خریدنے جا رہا ہے تاکہ اسے پڑھ کر اپنا دل بہلا سکے اور فلاور نے اسے اجازت دے دی تھی کیونکہ اسے رضا کی حالت کا اچھی طرح اندازہ تھا کیونکہ رضا جس قسم کا ہنی مون منا رہا تھا اس انداز میں وہ بیچارہ رسالہ ہی پڑھ کر وقت گزار سکتا تھا اور کیا کرتا۔ رافیہ اور ٹاپ دے ویگن کو فوجیوں کے ساتھ گئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے اور ابھی تک ان کے بارے میں کوئی خبر نہ تھی لیکن فلاور ان کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھی کیونکہ رافیہ اصل تھی اور رافیہ کو فائل کے بارے میں یا فلاور کے موجودہ میک اپ کے بارے میں کچھ بھی

علم نہ تھا اس لئے فوجی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکتے تھے ۔ اسے یقین تھا کہ یہ ساری کارروائی فوجی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علم پر کر رہے ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ فوجی ہیڈ کوارٹر خود بھی پہنچ گئے ہوں کیونکہ اس نے کافی دیر پہلے ایک بڑے سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو دارالحکومت کی سمت سے آتے ہوئے دیکھا تھا ہیلی کاپٹر کچھ فاصلے پر پہاڑیوں کے درمیان اتر گیا تھا ۔ گو اسے اس بات پر حیرت تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے آخر کس طرح محمود خان کا سراغ بھی لگا لیا اور اسے کور کر کے اس سے پلاننگ بھی معلوم کر لی ۔ کیونکہ اس کی پلاننگ کے مطابق تو پروفیسر فضل حسین نے جولیا کے ذہن میں یہ راسخ کر دیا تھا کہ یہ واردات اس نے کی ہے اور شواہد بھی اس کے خلاف ہوں گے ۔ اس لئے ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس جولیا میں ہی الجھ جائے گی ۔ پروفیسر فضل حسین کو اس نے اس لئے گولی ماری تھی کیونکہ یہ ساری پلاننگ اس کے سامنے مکمل ہوئی تھی اور وہ بعد میں بلیک میل بھی کر سکتا تھا اور ہو سکتا ہے کہ اس کا جذبہ حب الوطنی عود کر آتا تو وہ حکومت کو اس کی اطلاع بھی کر سکتا تھا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ رافیہ تک پہنچ گئے تھے ۔ اگر وہ اپنی پلاننگ عین آخری لمحات میں نہ بدل دیتی تو اب تک فائل اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہوتی ۔ وہ نظارے دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ باتیں سوچ رہی تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں کلب کے منیجر اور اپنے دوست آسٹن کا خیال برق کے کوندے کی طرح لپکا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار

کرسی سے اچھل پڑی ۔

"اوہ اوہ کہیں یہ لوگ کسی طرح آسٹن تک تو نہیں پہنچ گئے کیونکہ محمود خان کے علاوہ صرف اسے معلوم تھا کہ میں رافیہ کے روپ میں ناجتنگ جا رہی ہوں" ...... فلاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ آسٹن کا تو کسی صورت بھی کوئی تعلق اس کے موجودہ مشن کے ساتھ نہیں ہو سکتا اس لئے اس تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے ۔ ابھی وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں مصروف تھی کہ اسے اپنی پشت پر تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار چونک کر گردن موڑی ۔ دوسرے لمحے دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا کہ آنے والا رضا تھا ۔

"رافیہ اور اس کے سارے ساتھی واپس آ گئے ہیں مادام" ...... رضا نے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو فلاور چونک پڑی ۔

"اچھا ۔ کیا بتاتے ہیں وہ" ...... فلاور نے چونک کر پوچھا ۔

"ان سب کو فوجی چھاؤنی میں لے گئے پھر ان کی اور ان کے سامان کی تلاشی لی گئی ۔ ویگن کی بھی انتہائی تفصیلی تلاشی لی گئی ہے اس کے بعد انہیں وہیں روک لیا گیا پھر تین سویلین مرد اور ایک سوئس نژاد عورت وہاں پہنچی" ...... رضا نے بتانا شروع کیا ۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو سوئس نژاد عورت" ...... فلاور نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا ۔

"ہاں رافیہ نے یہی بتایا ہے کیوں ۔ آپ کیوں چونکی ہیں" ۔ رضا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال بتاؤ پھر کیا ہوا"...... فلاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

"رافیہ کے مطابق یہ سوئس نژاد عورت اس پر جھپٹ پڑی اور اس کا گلا گھونٹنے لگی وہ اسے فلاور کہہ رہی تھی۔ بمشکل رافیہ کو اس کی گرفت سے چھڑوایا گیا۔ اس کے بعد رافیہ کے چہرے کو کسی خاص قسم کے میک اپ واشر سے چیک کیا گیا پھر انتہائی تیز پانی پھر بھاپ اور گرم پانی سے بھی چہرہ واش کیا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی نے رافیہ پر تیزاب ڈالنے کی دھمکی دے کر اس سے پوچھ گچھ کی۔ اس کے بعد اسے واپس بھیج دیا۔ باقی افراد کو علیحدہ رکھا گیا تھا۔ ان میں سے عورتوں کے چہروں کو بھی میک اپ واشر سے چیک کیا گیا اور اب یہ لوگ آگے جانے کی بجائے واپس دارالحکومت جا رہے ہیں۔ ان کی ویگن اب اس قابل نہیں رہی کہ طویل پہاڑی سفر کر سکے اس لئے ان کا لیڈر ہاشم کمپنی کے منیجر سے بات کر رہا ہے تاکہ انہیں دوسری ویگن مل سکے"...... رضانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ مخبری ہوئی ہے اور جولیا کے ذہن سے یہ بات بھی نکال دی گئی ہے کہ اس نے فائل چوری کی اور وہ میرے متعلق بھی جانتے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے جو جی چاہے کر لیں وہ مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے"...... فلاور نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"مادام اب ہمارے لئے خطرات بڑھ نہیں گئے"...... رضانے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"خطرات کس طرح"...... فلاور نے چونک کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ناجنگ کی سرحد پر چیکنگ شروع کر دیں اور وہاں میک اپ واشر سے ہر ایک کا چہرہ واش کرنے لگ جائیں۔ اس طرح تو آپ ٹریس بھی ہو سکتی ہیں"...... رضانے کہا۔

"تم نے واقعی اچھی بات سوچی ہے۔ میں اس سوئس نژاد لڑکی کے ذکر پر اس لئے چونکی تھی کہ اس لڑکی کا نام جولیا ہے اور اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور میں نے اس کے میک اپ میں فائل حاصل کی تھی۔ گو میں نے اپنے طور پر تو انتہائی کامیاب اور گہری پلاننگ کی تھی لیکن بہرحال انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ جولیا کے روپ میں یہ کام میں نے کیا ہے اس لئے اب وہ مجھے تلاش کر رہے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ میں فائل رافیہ کے روپ میں ناجنگ لے جا رہی ہوں۔ اگر میں آخری لمحات میں پلاننگ بدل نہ دیتی تو مار کھا جاتی۔ بہرحال اب وہ مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں کیونکہ میرے اس موجودہ روپ کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو نہیں ہے۔ جہاں تک میک اپ کا تعلق ہے تو گو میں نے انتہائی خصوصی میک اپ کیا ہوا ہے لیکن جو طریقے انہوں نے رافیہ پر استعمال کئے ہیں اس سے مجھے بھی خدشہ لاحق ہو گیا ہے لیکن فائل بہرحال ہم نے ناجنگ پہنچانی ہی ہے"...... فلاور نے جواب دیا۔

"تو مادام پھر آپ ہی اس کا کوئی حل سوچیں" ...... رضا نے کہا۔

"ظاہر ہے یہ میرا مسئلہ ہے۔ میں سوچ لوں گی تم ذہن پر بوجھ نہ ڈالو۔ تم بس ایسی ہی اداکاری کرتے رہو جیسے تم اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون منانے آئے ہو" ...... فلاور نے کہا اور رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک ویٹر قریب سے گزرا تو فلاور نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔

"جی بیگم صاحبہ" ...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی ایسا گائیڈ مل سکتا ہے جو ان سارے علاقوں کے چپے چپے سے واقف ہو۔ ہم ایسے علاقے دیکھنا چاہتے ہیں جہاں عام سیاح نہ جاتے ہوں۔ ہم معقول معاوضہ دیں گے لیکن آدمی ایماندار اور با اعتماد ہونا چاہئے" ...... فلاور نے ویٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی بیگم صاحبہ میرا بھائی افضل یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے۔ ویسے تو وہ ناجنگ میں رہتا ہے وہاں اس کی ملازمت ہے لیکن آج کل وہ یہاں آیا ہوا ہے۔ ہم لوگ آباؤ اجداد سے یہاں رہتے ہیں اس لئے یہ سارے علاقے ہمارے دیکھے بھالے ہیں۔ میرا بھائی آپ کو ایسی ایسی جگہوں کی سیر کرائے گا کہ مہذب دنیا کا کوئی فرد وہاں تک گیا ہی نہ ہو گا۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے بلا لوں" ...... ویٹر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھائی ناجنگ میں کیا کام کرتا ہے" ...... فلاور نے پوچھا۔

"وہ میری طرح وہاں کے ایک ہوٹل میں ویٹر ہے۔ اصل میں

ناجنگ میں اس کا سسرال ہے اس کی بیوی اپنے میکے رہنا چاہتی تھی اس لئے اس نے وہیں ملازمت کر لی" ...... ویٹر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے وہ تو پاکیشیا کا شہری ہو گا پھر ناجنگ میں کیسے ملازمت کر سکتا ہے۔ شوگران میں تو ورک پرمٹ دینے کا قانون ہی نہیں ہے جب تک حکومت اپنے کسی خاص مقصد کے لئے کسی کو طلب نہ کرے" ...... فلاور نے کہا۔

"بیگم صاحبہ یہ سرحدی علاقے ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں ناجنگ میں بھی ہمارے قبیلے کے لوگ کثرت سے آباد ہیں پہاڑوں میں بکثرت ایسے راستے موجود ہیں کہ ہم اطمینان سے آ جا سکتے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم ان چکروں میں پڑیں اور وہاں ناجنگ میں بھی ہمیں کوئی نہیں پوچھتا" ...... ویٹر نے جواب دیا تو فلاور بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ کیا تمہارا بھائی ایسے راستوں سے واقف ہے جہاں سے سرحدی محافظوں کی نظروں میں آئے بغیر ناجنگ پہنچا جا سکے اور واپس آیا جا سکے" ...... فلاور نے کہا۔

"جی ہاں سارے قبیلے کو ایسے راستوں کا علم ہے۔ البتہ میرا بھائی تو ایسے راستے بھی جانتا ہے جس کا علم یہاں کے رہنے والوں کو بھی نہیں ہے۔ اسے بھی آپ کی طرح نئے سے نئے راستے تلاش کرنے اور علاقے دیکھنے کا بے حد شوق ہے" ...... ویٹر نے جواب دیا تو فلاور نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو بڑے نوٹ نکال کر اس نے ویٹر کی مٹھی

میں دے دیئے تو ویٹر کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"ہم کمرے میں جارہے ہیں۔ تم اپنے بھائی کو لے کر وہاں آجاؤ۔ ہم اسے بھی معقول معاوضہ دیں گے اور تمہیں بھی مزید انعام دیں گے۔ ہمارا کمرہ نمبر جانتے ہو ناں"...... فلاور نے کہا۔

"یس مادام آپ کمرہ نمبر چھ میں رہ رہی ہیں۔ ایک گھنٹے کے اندر میرا بھائی آپ کے کمرے میں پہنچ جائے گا"...... ویٹر نے جلدی سے نوٹ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"سنو یہاں ہمارے چند ساتھی بھی ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ہم ایسے راستوں سے جارہے ہیں تو وہ بھی ساتھ چلنے پر اصرار کریں گے اس طرح ہم ڈسٹرب ہو جائیں گے جب کہ ہم دونوں میاں بیوی اکیلے جانا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس کا کوئی بندوبست کر سکتے ہو"...... فلاور نے کہا۔

"بیگم صاحبہ پھر ایسا ہے کہ آپ دونوں ٹہلتے ہوئے ہوٹل سے باہر شمال کی طرف چلیں۔ وہاں میں اپنے بھائی کے ساتھ پہنچ جاؤں گا وہاں آپ بات چیت کر لیں لیکن آپ کو جیپ یہیں چھوڑنی پڑے گی کیونکہ ان راستوں پر جیپ نہیں جا سکتی۔ پیدل سفر ہو سکتا ہے اس طرح کسی کو بھی علم نہ ہو سکے گا"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"تم اور تمہارا بھائی کتنی دیر میں وہاں پہنچے گا"...... فلاور نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے بعد کیونکہ آدھے گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی اور میں گھر جا کر بھائی کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا"...... ویٹر نے

جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم ایک گھنٹے بعد شمال کی طرف دریا کے کنارے پہنچ جائیں گے تم اپنے بھائی سمیت وہیں ہم سے مل لینا پھر جیسے بھی پروگرام بنے گا طے کر لیں گے"...... فلاور نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو ویٹر سلام کر کے تیزی سے مڑ گیا۔

"طریقہ تو اچھا ہے مادام لیکن جیپ کا کیا ہو گا۔ اگر ہماری جیپ یہاں رہ گئی تو ہو سکتا ہے کہ لوگ مشکوک ہو جائیں گے"...... رضا نے کہا۔

"اس کا بھی کوئی حل سوچ لیں گے لیکن اگر ہماری یہ پلاننگ کامیاب ہو گئی تو پھر ہم انتہائی محفوظ طریقے سے ناجنگ پہنچ جائیں گے پھر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اور فوجی سب چیکنگ ہی کرتے رہ جائیں گے"...... فلاور نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

RAQS.

...سے نوں دسی نال!

پرائیویٹ جیپ ملٹری چھاؤنی سے نکل کر نادر ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ کرنل دانش نے انہیں ناجتگ تک کا تفصیلی نقشہ بھی مہیا کر دیا تھا اور انہیں راستہ بھی اچھی طرح سمجھا دیا تھا اور صفدر اور جولیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے نادر ہوٹل جائیں گے جہاں سے رافیہ اور ویگن کو چھاؤنی لے آیا گیا تھا وہاں سے وہ اپنی چیکنگ کا آغاز کریں گے۔ ملٹری چھاؤنی سے نادر ہوٹل کا راستہ بھی چونکہ صفدر نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"اگر میں میک اپ کر لیتی تو زیادہ بہتر تھا لیکن چھاؤنی میں میک اپ کا سامان ہی موجود نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ نے وہاں کرنل دانش سے بھی میک اپ کے سامان کے

بارے میں پوچھا تھا۔ آپ کیوں میک اپ کرنا چاہتی ہیں کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"فلاور نے میرے میک اپ میں واردات کی ہے اس لئے اگر اس نے مجھے دیکھا تو وہ لامحالہ محتاط ہو جائے گی جب کہ میک اپ میں اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہاں آپ کی بات تو واقعی درست ہے لیکن اب سامان نہ ہونے کی وجہ سے مجبوری ہے۔ ویسے اس سے ایک فائدہ بھی ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"فلاور جیسے ہی آپ کو دیکھے گی وہ چونک پڑے گی اور محتاط ہو جائے گی اس طرح اسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں اگر ہم اس کے چونکنے اور احتیاط کو چیک کر سکیں نجانے وہ کس روپ میں ہو گی۔ اب ہم ہر سیاح عورت کو تو مشکوک قرار نہیں دے سکتے۔ میں مسلسل یہی بات سوچتی چلی آ رہی ہوں کہ آخر ہم کس طرح چیکنگ کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی قد و قامت اور ملتی جلتی جسامت کی عورتوں کو چیک کیا جائے۔ ان سے اچانک سوال کیے جائیں۔ سپیشل فورس والے کارڈ کو استعمال کیا جائے پھر ان کے ردعمل کو دیکھ کر اندازہ لگایا جائے"...... صفدر نے جواب دیا تو جولیا

نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ نادر ہوٹل پہنچ گئے۔ نادر ہوٹل میں ملکی و غیر ملکی سیاح مردوں او عورتوں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ چونکہ موسم انتہائی شاندار تھا اس لئے سب لوگ باہر لان میں موجود کرسیوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔

"اوپر چھت پر بھی روشنیاں ہیں۔ میرے خیال میں اوپر بھی لوگ موجود ہیں"...... جولیا نے سر اٹھا کر بلڈنگ کے اوپر والے حصے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر دونوں نے لان کا ایک چکر لگایا اور ایک طرف رکھی ہوئی دو خالی کرسیوں پر جا کر بیٹھ گئے اور دونوں وہاں بیٹھی ہوئی لڑکیوں کو نگاہوں ہی نگاہوں میں چیک کرنے لگے لیکن کوئی بھی لڑکی یا عورت ایسی نہ تھی جس پر شک کیا جا سکے۔ عمران نے چونکہ انہیں بتا دیا تھا کہ ناجنگ میں سڑک کے راستے صرف پاکیشیائی شہریوں کو جانے کی ہی اجازت دی جاتی ہے اس لئے وہ غیر ملکی عورتوں کی بجائے مقامی عورتوں کو ہی چیک کر رہے تھے۔

"اس وقت تو میں نے تجویز پیش کر دی اور عمران کی تعریف سن کر میں خوشی سے پھول بھی گئی لیکن اب مجھے اپنی حماقت کا احساس ہو رہا ہے۔ عمران نے بھی شاید میرا دل رکھنے کے لئے میری تجویز کی تعریف کی تھی اس طرح بھلا کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ یہ آئیڈیا ہی احمقانہ ہے"...... تھوڑی دیر بعد جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"واقعی سمجھ نہیں آ رہی کہ ایسا کون سا طریقہ استعمال کیا جائے کہ فلاور کو چیک کیا جا سکے"...... صفدر نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب اس حماقت پر مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے وہیں ناجنگ کی سرحد پر ہی پہنچ جانا چاہئے۔ عمران کا طریقہ درست ہے ناجنگ جانے والی سب عورتوں کے میک اپ چیک کئے جائیں اس کے علاوہ اور دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے"...... جولیا نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"اور اگر فلاور چیک پوسٹ کی بجائے کسی دوسرے راستے سے ناجنگ پہنچ گئی تب عمران صاحب کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اوہ واقعی ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ان پہاڑی علاقوں میں واقعی ایسے راستے موجود ہوتے ہیں۔ ویری بیڈ پھر تو مشن کسی صورت بھی مکمل نہیں ہو سکتا"...... جولیا بے حد پریشان ہو گئی تھی۔

"ارے ارے میں نے تو ویسے ہی آپ کی بات کا جواب دینے کی وجہ سے یہ بات کہہ دی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ ایسا ہو"...... صفدر نے اسے انتہائی پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں فلاور بے حد چالاک اور شاطر عورت ہے۔ اسے رافیہ کی چیکنگ اور ہماری موجودگی کا علم ہو گیا ہو گا وہ لامحالہ یہ طریقہ اختیار کرے گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے لیکن وہ غیر ملکی عورت ہے۔ چاہے وہ مقامی

میک اپ میں ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال ہے تو غیر ملکی۔ وہ اپنے طور پر تو ان راستوں پر سفر نہیں کر سکتی۔ لامحالہ اسے یہاں کے کسی مقامی آدمی کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں کسی ویٹر سے اس سلسلے میں بات کی جا سکتی ہے۔ یہ مقامی لوگ ہیں انہیں ایسے راستوں کا بخوبی علم رہتا ہے"...... جولیا نے اچانک کہا اور اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر ویٹر آرڈر لینے کے لئے ان کے پاس پہنچ گیا۔

"ہمیں چند معلومات چاہئیں"...... جولیا نے کہا اور جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے ویٹر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ویٹر کی آنکھوں میں نوٹ دیکھ کر چمک آ گئی۔

"جی میڈم پوچھیں جو مجھے معلوم ہوگا میں بتا دوں گا"...... ویٹر نے جلدی سے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ایک خفیہ سرکاری ادارے سے ہے۔ ہم ایک عورت کو تلاش کر رہے ہیں جو مقامی بھی ہو سکتی ہے اور غیر ملکی بھی۔ وہ عورت ناجنگ جانا چاہتی ہے لیکن ایسے راستوں سے کہ سرحد پر چیک پوسٹ والوں کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کوئی عورت ان راستوں پر گئی ہے یا نہیں وہ لامحالہ یہاں کے کسی مقامی آدمی کی خدمات حاصل کئے بغیر نہیں جا سکتی"...... جولیا نے کہا۔

"جی یہ تو کافی بڑا گاؤں ہے اور یہاں کا ہر آدمی ہی راستوں کے

بارے میں جانتا ہے۔ اب کیسے معلوم کیا جائے کہ کوئی کسی کو لے گیا ہے یا نہیں ویسے بھی یہ غیر قانونی کام ہے۔ ظاہر ہے وہ خفیہ طور پر ہی کام کرے گا"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"تم معلومات تو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ گاؤں جا کر کچھ لوگوں سے پوچھو تو ہی شاید معلوم ہو جائے۔ تمہیں اور بھی انعام دیا جائے گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"میری ڈیوٹی آف ہونے والی ہے۔ میں جا کر معلومات کرتا ہوں۔ ایک دو آدمی میری نظر میں ہیں جو سیاحوں کو ایسے راستوں پر لے جاتے ہیں میں ان سے معلومات کرتا ہوں"...... ویٹر نے کہا۔

"کتنی دیر میں تمہاری واپسی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"او کے پھر جاؤ۔ ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے۔ ہمیں کافی لا دو"...... صفدر نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر ویٹر کو دیتے ہوئے کہا تو ویٹر نے انہیں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ تو اندھیرے میں تیر چلانے والی بات ہے۔ نجانے یہ کیسا مشن ہے کہ کوئی واضح کلیو ہی نہیں مل رہا۔ اس فلاور نے تو ہمیں بے بس کر کے رکھ دیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا اور اس نے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"میں جا رہا ہوں جناب ایک گھنٹے تک آ جاؤں گا"...... ویٹر نے کہا

اور جولیا اور صفدر کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔ جولیا اور صفدر دونوں کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور ویٹر نے آکر برتن سمیٹے اور بل لا کر دیا تو صفدر نے بل کے ساتھ اسے ٹپ بھی دے دی۔ پھر وہ پہلے والے ویٹر کے انتظار میں بیٹھے رہے لیکن ان کی نظریں وہاں موجود عورتوں کا مسلسل جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ ایک گھنٹہ کسی طرح گزرنے میں ہی نہ آ رہا تھا۔

"آؤ صفدر، باہر ٹہلیں مجھے یہاں نجانے کیوں گھٹن سی محسوس ہونے لگی ہے"........ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تو صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ گھٹن ہماری ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہے ورنہ اس قدر شاندار موسم میں گھٹن کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ ہوٹل سے باہر نکل کر ادھر ادھر ٹہلنے لگے اور لوگ بھی وہاں ٹہل رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے اس لئے کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد اچانک وہ ویٹر ان کے پاس آکر رک گیا۔ چونکہ اب وہ ہوٹل کی یونیفارم کی بجائے عام مقامی لباس میں تھا اس لئے جب وہ قریب آکر رکا اور اس نے سلام کیا تو ان دونوں نے اسے پہچانا۔

"اوہ تم آ گئے کچھ پتہ چلا"... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اتفاق سے ایک بات کا علم تو ہوا ہے۔ اب یہ تو معلوم نہیں ہے کہ وہ بات آپ کے کام کی بھی ہے یا نہیں"...... ویٹر نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ"..... صفدر نے کہا۔

"جی میرا نام نعمت علی ہے"..... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ کیا بات ہے"..... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ایک مقامی عورت اور ایک مقامی مرد اپنی جیپ اس ہوٹل کے ویٹر افضل کے احاطے میں چھوڑ کر اس کے بھائی تفضل کے ساتھ کہیں گئے ہیں"..... نعمت علی نے جواب دیا۔

"کہاں گئے ہیں"..... صفدر نے پوچھا۔

"جی یہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ بس انہیں گاؤں سے نکل کر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے"..... نعمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم کرنا چاہئے تھا کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ارد گرد کسی اور گاؤں میں گئے ہوں"..... جولیا نے کہا۔

"میڈم اس ہوٹل کا ویٹر افضل میرے گاؤں میں ہی رہتا ہے۔ اس کا بھائی تفضل البتہ ناجنگ میں رہتا ہے۔ وہ وہاں کے ایک ہوٹل میں ویٹر ہے۔ دونوں بھائیوں کی شہرت اچھی نہیں ہے اس لئے گاؤں کے لوگ ان سے کم ہی بات کرتے ہیں۔ تفضل کئی دنوں سے ناجنگ سے یہاں آیا ہوا تھا۔ ویسے وہ یہاں کے چپے چپے سے واقف ہے اور ناجنگ جانے کے ایسے راستوں سے بھی واقف ہے کہ جن کے متعلق شاید یہاں کے لوگوں کو بھی علم نہ ہو اس لئے میرا اندازہ ہے کہ وہ

انہیں ساتھ لے کر کسی خفیہ راستے سے ہی ناجنگ گیا ہوگا"۔ نعمت علی نے جواب دیا۔

"اس عورت کا قدوقامت اور حلیہ کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں"...... نعمت علی نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ہمیں افضل کے احاطے تک لے جا سکتے ہو جہاں وہ جیپ موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جی وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔ وہ میرا دشمن ہو جائے گا اور میں ایک شریف اور بال بچے دار آدمی ہوں البتہ میں آپ کو یہاں سے گاؤں کا راستہ اور افضل کے گھر کا پتہ سمجھا سکتا ہوں۔ آپ اپنے طور پر جا کر اس سے بات کر لیں لیکن میرا نام سامنے نہ آئے"...... نعمت علی نے جواب دیا۔

"کیا وہ جیپ اس کے احاطے میں موجود ہے"......... صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں جیپ میں نے خود دیکھی ہے تبھی تو میں آپ سے بات بھی کر رہا ہوں"...... نعمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ہمیں تفصیل بتا دو ہم خود افضل سے بات کر لیں گے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر نعمت علی کے ہاتھ میں دے دیا۔

"نہیں جناب میں آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی خدمت نہیں

کر سکا۔ آپ نے جو پہلے رقم دی ہے وہی کافی ہے۔ یہ رکھ لیں"۔ نعمت علی نے نوٹ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں یہ تو میں خوشی سے دے رہا ہوں رکھ لو"...... صفدر نے کہا اور نعمت علی نے نوٹ جیب میں رکھ کر انہیں گاؤں کا راستہ اور افضل کے مکان کی تفصیل بتا دی۔ صفدر نے اس سے افضل کا حلیہ بھی پوچھ لیا اور پھر اسے واپس بھیج کر وہ دونوں گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے صفدر کہ ہم درست سراغ پر چل نکلے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر بنے ہوئے کچے اور ٹیڑھے میڑھے مکانات پر مشتمل گاؤں میں پہنچ گئے۔ ان مکانات کا تعمیر شدہ رقبہ تو بے حد کم تھا البتہ احاطے بڑے بڑے تھے۔ ظاہر ہے یہاں ان لوگوں نے زمین تو کسی سے نہ خریدنی ہوتی تھی ان کے لئے اصل مسئلہ تو کمروں اور چار دیواری کی تعمیر ہوتا تھا۔ اس لئے احاطے بڑے تھے۔ چند لوگوں سے پوچھنے کے بعد وہ آخر کار ایک کچے سے مکان کے سامنے پہنچ گئے جس کے احاطے میں واقعی ایک نئی جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی۔ جیپ پر دارالحکومت کی نمبر پلیٹ تھی مگر کسی سیاحتی کمپنی کا نشان یا اشتہار اس پر چسپاں نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیپ واقعی کسی کی ذاتی ملکیت ہے۔ ان دونوں کے افضل کے مکان کے سامنے رکتے ہی ادھر ادھر سے کئی افراد آ گئے۔

"جی میم صاحب" ...... ایک بوڑھے آدمی نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ ان لوگوں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ غیر ملکی ان لوگوں کو خاصی بڑی ٹپ اور انعامات دے دیتے تھے جب کہ مقامی لوگ ان معاملات میں غیر ملکیوں کی نسبت کنجوسی کرتے تھے۔ اس لئے یہ آدمی جولیا سے مخاطب ہوا تھا۔ صفدر کو اس نے مقامی سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا۔

"نادر ہوٹل کا ویٹر افضل یہاں رہتا ہے۔ ہم نے ایک کام کے سلسلے میں اس سے ملنا ہے" ...... جولیا نے کہا۔

"آپ مجھے بتائیں کیا کام ہے۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے خوشی ہوگی" ...... اس آدمی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بڑے میاں ہم نے افضل سے ملنا ہے۔ تم بس افضل سے ملوا دو ہمیں" ...... جولیا نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک عورت باہر آ گئی۔ وہ صفدر اور جولیا دونوں کو دیکھ کر چونک پڑی۔

"افضل سے ملنے آئے ہیں یہ میڈم اور صاحب" ...... اس باریش آدمی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو گھر پر نہیں ہے کافی دیر ہوئی کہیں چلا گیا ہے" ...... عورت نے جواب دیا۔

"کہاں گیا ہے" ...... اس بار صفدر نے پوچھا۔

"بتا کر نہیں گیا جی" ...... عورت نے جواب دیا۔

"اس کا بھائی تفضل کہاں ہے" ...... صفدر نے پوچھا۔

"جی پتہ نہیں وہ بھی کہیں گیا ہوا ہے" ...... عورت نے جواب دیا

"افضل کس وقت آئے گا" ...... صفدر نے پوچھا۔

"جی پتہ نہیں" ...... عورت نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم پھر آجائیں گے" ...... صفدر نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"آپ نادر ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے۔ آپ اپنا کمرہ نمبر بتا دیں افضل وہیں کام کرتا ہے وہ وہیں آپ کے پاس حاضر ہو جائے گا" ...... اس باریش آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم وہاں نہیں ٹھہرے ہوئے۔ بہرحال ہم پھر آجائیں گے" ...... صفدر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا بھی خاموشی سے اس کے پیچھے مڑ گئی۔

"یہ کہاں چلا گیا ہوگا دیر ہو رہی ہے" ...... جولیا نے کچھ فاصلے پر آنے کے بعد بے چین کے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال وہ آئے گا تب ہی اصل صورتحال کا علم ہوگا" ...... صفدر نے کہا اور پھر وہ واپس ہوٹل کی طرف جا ہی رہے تھے کہ انہیں راستے میں نعمت علی آتا ہوا دکھائی دیا۔

"مل گیا جناب وہ افضل" ...... نعمت علی نے سلام کر کے پوچھا۔

"اوہ نہیں وہ گھر پر ہی نہیں ہے نجانے کہاں چلا گیا ہے" ۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کہیں کام چلا گیا ہوگا۔ آپ ہوٹل چلیں میں چیک کرتا رہوں گا جیسے ہی وہ واپس آئے گا میں آپ کو وہیں ہوٹل میں ہی اطلاع کر دوں گا" ...... نعمت علی نے کہا۔

"بے حد شکریہ" ...... صفدر نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔ ہوٹل پہنچ کر وہ ایک بار پھر لان میں بیٹھ گئے اور مشروبات پینے اور باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ظاہر ہے ان کی باتوں کا موضوع فلاور ہی تھی لیکن ظاہر ہے اسے تلاش کرنے کا کوئی کلیو تو انہیں معلوم نہ تھا اس لئے وہ مسلسل کسی ایسے کلیو کی تلاش کے بارے میں ہی باتیں کرتے رہے۔ پھر یقیناً ایک گھنٹے بعد نعمت علی ان کے پاس پہنچ گیا۔

"صاحب نہ صرف افضل بلکہ اس کا بھائی تفضل بھی واپس آگیا ہے" ...... نعمت علی نے سلام کرتے ہوئے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"اور وہ جوڑا جسے وہ تفضل ساتھ لے کر گیا تھا" ...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جی وہ تو ساتھ نہیں ہے" ...... نعمت علی نے کہا۔

"ان خفیہ راستوں سے ناجنگ پہنچنے میں کتنا وقت لگتا ہے" ۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ناجنگ کا فاصلہ تو کافی زیادہ ہے۔ وہاں تک پیدل جانے میں

تو دس بارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں" ...... نعمت علی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ" ...... صفدر نے کہا تو نعمت علی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"اب تو میرا خیال ہے ان کے پاس جانا فضول ہے۔ وہ جوڑا بھی بہرحال ناجنگ نہیں گیا ورنہ تفضل اتنی جلدی واپس نہ آجاتا" ۔ صفدر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ جوڑا جیپ لینے واپس نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کوئی نہ کوئی گڑبڑ بہرحال ہے۔ ہمیں ان سے ملنا ضرور چاہئے" جولیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ ہاں اس پوائنٹ کی طرف تو میرا خیال بھی نہ گیا تھا" ۔ صفدر نے کہا اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا ہوٹل سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر افضل کے مکان کے سامنے موجود تھے۔ صفدر نے مکان کے دروازے پر لگی ہوئی کنڈی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک مضبوط جسم کا آدمی باہر آگیا وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے جولیا اور صفدر کو دیکھ رہا تھا۔

"افضل آپ کا نام ہے" ...... صفدر نے پوچھا۔

"جی نہیں افضل میرا بھائی ہے فرمایئے" اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے سے ایک اور جوان باہر آگیا۔

"افضل یہ صاحب تمہیں پوچھ رہے ہیں" ...... پہلے آنے والے

نے کہا۔

"جی فرمایئے میرا نام افضل ہے"...... افضل نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ایک کام ہے۔لمبا مال مل سکتا ہے۔کام بھی معمولی نہ ہے کسی جگہ بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے مکان میں تو جگہ نہیں ہے۔آپ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... افضل نے کہا۔

"نہیں ہم وہاں ٹھہرے ہوئے نہیں ہیں ہم نے واپس جانا ہے"...... صفدر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی نکال کر اسے کوٹ کی دوسری جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور اس نے واضح طور پر دیکھ لیا تھا کہ بڑے نوٹوں کی گڈی دیکھ کر ان دونوں بھائیوں کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔انہوں نے بڑے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"جی آپئے گاؤں سے کچھ فاصلے پر ڈیرہ ہے۔وہاں چار پائیاں اور کرسیاں بھی ہیں۔وہاں چل کر بیٹھتے ہیں"...... اس بار افضل نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اس نے جس مقصد کے لئے نوٹوں کی گڈی کی جھلک دکھائی تھی وہ مقصد بہرحال پورا ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھائی جولیا اور صفدر کو ساتھ لئے گاؤں سے کچھ دور اونچی جگہ پر بنے ہوئے ایک احاطے میں پہنچ گئے جہاں ایک بڑا سا برآمدہ بنا ہوا تھا جس میں چار پائیاں بھی تھیں اور چند کرسیاں بھی لیکن

اس نے اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش دلایا۔ہوش میں
آنے کے بعد جب تفضل نے اسے ساری صورتحال بتائی تو افضل کے
چہرے پر بھی اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر تو یہ اپنے ہی بھائی بند ہیں"...... افضل نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں بشرطیکہ تم دونوں اپنے دماغ درست رکھو"...... صفدر نے
کہا۔

"تم فکر مت کرو اب ہمیں اطمینان ہو گیا ہے آؤ ہمارے ساتھ
تفضل نے کہا۔شاید نوٹوں کی گڈی جو صفدر نے اس کی جیب
ڈالی تھی۔اس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ صفدر اس کے خلاف
قانونی کارروائی نہیں کرے گا۔البتہ صفدر نے تفضل کے ریوالور
چیمبر میں موجود اکلوتی گولی نکال کر ریوالور اسے واپس کر دیا تھا جو
نے جیب میں ڈال لیا تھا۔اس احاطے سے نکل کر وہ دونوں
طرف بڑھنے لگے۔صفدر اور جولیا ان دونوں کے پیچھے چل رہے
کچھ دیر بعد وہ گاؤں سے کافی فاصلے پر آ گئے۔یہ واقعی ویران سا
علاقہ تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے تک پہاڑی راستے پر سفر کرنے کے
ایک غار میں پہنچ گئے جہاں واقعی ایک مقامی مرد اور ایک
عورت کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ایک طرف وہ فائل بھی پڑی ہوئی
جسے تفضل نے بیکار سمجھ کر پھینک دیا تھا۔جولیا نے غار میں
ہوتے ہی جھپٹ کر اسے اٹھا لیا۔اس کے چہرے پر انتہائی مسرت

تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چیک کر لیا مکمل ہے" ...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ہاں یہ مکمل بھی ہے اور درست حالت میں بھی ہے" ...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے اس کا مطلب ہے ہمارا مشن مکمل ہو گیا اب اسے فائنل ٹچ دے دیں" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے فائل کو تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"چلو بھئی" ...... صفدر نے تفضل اور افضل سے کہا جو خاموش کھڑے ہوئے تھے اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے غار کے دہانے کی طرف مڑے ہی تھے کہ صفدر اور جولیا دونوں ایک بار پھر ان پر جھپٹ پڑے اور ایک بار پھر وہ دونوں چیختے ہوئے ہوا میں اچھلے اور نیچے گر کر پہلے کی طرح چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئے۔

"اب ان کی گردنیں سیدھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ قاتل ہیں انہیں انجام تک پہنچنا چاہئے" ...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ صفدر نے جھک کر البتہ تفضل کی جیب سے نوٹوں کی وہ گڈی نکال لی جو اس نے اسے دی تھی اور پھر وہ دونوں غار سے نکلے اور واپس اسی راستے پر چل پڑے جدھر سے افضل اور تفضل نہیں لے کر یہاں تک آئے تھے۔

"یہ پہلا مشن ہے صفدر جسے ہم نے مکمل کیا ہے۔ عمران وہاں چیک پوسٹ پر کھڑا گزرنے والی عورتوں کے میک اپ چیک کر رہا ہو گا جب کہ فائل ہم نے حاصل بھی کر لی ہے" ...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مشن شروع بھی آپ سے ہوا تھا اور ختم بھی آپ کے ہاتھوں ہی ہوا" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے ہنستے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں ساری سیکرٹ سروس سمیت موجود تھی ۔ چیف نے انہیں کال کیا تھا۔

"صالحہ یہاں بھی نظر نہیں آ رہی ہیں اس کے فلیٹ پر بھی گیا لیکن فلیٹ بھی بند ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اس کا نام صالحہ ہے اس لئے اسے فلیٹ پر تلاش کرنے کی بجائے کسی ویرانے میں تلاش کرنا چاہئے تھا تمہیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ویرانے کا صالحہ کے نام سے کیا تعلق" ...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"صالحہ کا مطلب ہے نیک خاتون اور نیک خاتون کا دنیا سے کیا تعلق ۔ وہ تو کسی ویرانے میں بیٹھی عبادت کر رہی ہو گی" ...... عمر

نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"صالحہ کو چیف نے ایک خصوصی ٹریننگ کے لئے ملٹری کمانڈوز کے ایک ٹریننگ سنٹر میں بھیجا ہوا ہے ۔ تین ماہ کا کورس ہے ۔ وہ مکمل کر لینے کے بعد ہی صالحہ واپس آئے گی" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خصوصی ٹریننگ تو وہ پہلے ہی کامیابی سے مکمل کر چکی ہے بلکہ ایک دو کیسز میں ہمارے ساتھ کام بھی کر چکی ہے ۔ پھر دوبارہ ٹریننگ بھیجنے کا کیا مطلب" ...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اس کے ٹیسٹ کیسز تھے ۔ چیف نے مجھ سے صالحہ کی کارکردگی رپورٹ طلب کی تھی میں نے تو مثبت رپورٹ دی تھی لیکن نجانے چیف نے کیا محسوس کیا کہ اسے مزید ٹریننگ کے لئے بھجوا دیا" ۔ جولیا نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران نے اس کے بارے میں غلط رپورٹ دی ہو گی" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے صالحہ کے بارے [illegible] دی تھی" ...... جولیا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چیف نے اس کے لئے مجھے علیحدہ چیک دیا تھا" ...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ دی تھی تم نے" ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

ہوئے انتہائی اہم فائل کو غیر ملکی ایجنٹ کے قبضے سے برآمد کر لیا۔ جب کہ عمران اس غیر ملکی ایجنٹ فلاور کو تلاش کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے اور اگر یہ دونوں اس شاندار کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرتے تو یہ فائل یقیناً برآمد نہ ہو سکتی اور اس سے پاکیشیا بہت بڑے نقصان سے دوچار ہو جاتا لیکن اس کیس میں جو پراسرار طریقہ استعمال کیا گیا ہے اس نے مجھے چونکا دیا ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبرز کے ذہنوں کو کنٹرول کر کے ان سے واردات کرنا یا کرانا انتہائی اہم اور خطرناک مسئلہ ہے۔ مستقبل میں اس کی مکمل پیش بندی ضروری ہے"۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب اس کے لئے میرے پاس ایک انتہائی شاندار تجویز موجود ہے"...... اچانک عمران نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو"...... ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میری تجویز ہے جناب کہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے دماغ ہی بدل دیئے جائیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیسے ممکن ہے فضول باتیں مت کرو ورنہ"...... ایکسٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چلیے جناب اگر یہ ممکن نہیں ہے تو نکال کر پھینکے تو جا سکتے ہیں۔ نہ دماغ ہوں گے نہ کوئی کنٹرول کر سکے گا"...... عمران نے ایسے لہجے

میں کہا جیسے اس نے شاندار تجویز پیش کر دی ہو۔

"کسی ممبر کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو پیش کرے"...... ایکسٹو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

"جناب اس کیس کی جو تفصیلات مجھے معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق مس جولیا کے ذہن کو ہپناٹزم میں استعمال ہونے والی کسی جدید ترین مشین کے ذریعے کنٹرول کیا گیا تھا اور دوسری بار کسی پروفیسر فضل حسین نے جولیا کے ذہن میں چند باتیں راسخ کر دی تھیں اور آپ اب یہ چاہتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہ ہو سکے تو جدید ترین ریسرچ کے مطابق اگر اعصابی تحریک کو کنٹرول کرنے والے مرکز جسے حرام مغز کہا جاتا ہے میں ایسی تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں کہ ایک خاص فریکونسی پر اعصاب کو تحریک مل سکتی ہے اور ذہن کام کر سکتا ہے۔ اس کے بعد ذہن بلینک ہو جائے گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ماہرین کے مشورے کے بعد اعصابی تحریک کو ایک خاص فریکونسی تک محدود کرا دیا جائے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب حیرت اور تحسین بھرے انداز میں اسے دیکھنے لگے۔

"اس تجویز پر پہلے غور ہو چکا ہے کیپٹن شکیل۔ لیکن ماہرین کے مطابق یہ ڈیوائس صرف عام سطح کے ذہنوں پر استعمال ہو سکتی ہے۔ اس سطح سے بلند ذہن پر اس ڈیوائس کا استعمال ابھی ممکن نہیں ہو سکا اور آپ سب ممبران کی ذہنی سطح عام لوگوں سے بہت بلند ہے اس لئے یہ ڈیوائس آپ ممبران پر استعمال نہیں ہو سکتی"...... ایکسٹو نے